اس شمارے میں

حرفِ اوّل

رجوع الی القرآن کا فکری اور سیاسی پہلو 2

حافظ عاطف وحید

مطالعہ قرآن حکیم

جہاد بالقرآن کے پانچ محاذ 3

ڈاکٹر اسرار احمد

توضیح و تنقیح

چہرے کا پردہ ـ واجب' مستحب یا بدعت؟ 39

حافظ محمد زبیر

پیش رفت

سالانہ رپورٹ مرکزی انجمن خدام القرآن و منسلک انجمنیں 63

مرتب: حافظ خالد محمود خضر

وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

(البقرہ: ۲۶۹)

ماہنامہ

حکمت قرآن

لاہور

بیادگار: ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم

مدیر اعزازی: ڈاکٹر ابصار احمد

مدیر منتظم: حافظ عاکف سعید

نائب مدیر: حافظ خالد محمود خضر

ادارہ تحریر:

حافظ عاطف وحید

پروفیسر حافظ نذیر احمد ہاشمی۔ پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

جلد ۲۴ ذوالقعدہ ۱۴۲۶ھ - دسمبر ۲۰۰۵ء شمارہ ۱۲

یکے از مطبوعات

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

۳۶۔کے۔ماڈل ٹاؤن۔لاہور ۱۴۔فون: ۵۸۶۹۵۰۱

ویب سائٹ: www.tanzeem.org

سالانہ زرتعاون: 100 روپے، فی شمارہ: 10 روپے

ایشیا، یورپ، افریقہ وغیرہ: 700 روپے امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ: 900 روپے

اس شمارے کی قیمت 20 روپے

حرفِ اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجوع الی القرآن کا فکری اور سیاسی پہلو

اس بات سے تو کسی بھی مسلمان کو انکار نہیں کہ ملتِ مسلمہ کی فکری اور سیاسی' دونوں قسم کی شیرازہ بندی کا اصل ذریعہ قرآن مجید ہی ہے۔ قرآن کو ''حبل اللہ'' یعنی اللہ کی رسی قرار دینے میں ایک یہ مصلحت بھی کارفرما نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ وہ سب مل کر اس ''حبل اللہ'' کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور متفرق نہ ہوں۔ اس ہدایت کا یہ لازمی تقاضا ہے کہ مسلمانوں کے مابین جتنے بھی اختلاف پیدا ہوں...... چاہے یہ اختلاف فکری و نظری نوعیت کے ہوں یا عملی و سیاسی نوعیت کے...... وہ ان کے فیصلے کے لیے قرآن کی طرف رجوع کریں۔ اس اعتبار سے ''حبل اللہ'' یعنی قرآن' مسلمانوں کے فکری اور سیاسی جوڑ بند مضبوط کرنے کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔

قرآن حکیم سے صحیح طور پر استفادے کے لیے ایک انتہائی اہم چیز یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کے اندر قرآن مجید کے تقاضوں کے مطابق اپنے آپ کو بدلنے کا پختہ عزم و ارادہ موجود ہو۔ تبدیلی کا یہ عمل جہاں اشخاص سے انفرادی سطح پر درکار ہے وہیں قرآن کے ماننے والوں سے ہیئتِ اجتماعیہ کی سطح پر بھی مطلوب ہے۔ اس بات کا شعوری احساس اس لیے ضروری ہے کہ قرآن کے بہت سے مطالبے اور تقاضے اکثر انسانوں کی خواہشوں اور چاہتوں سے بالکل مختلف ہیں۔ ان کے تصورات اور نظریات بھی بالعموم قرآن سے مختلف ہیں اور ان کے معاملات اور تعلقات بھی قرآن کی مقرر کردہ حدود سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اندریں حالات دو قسم کے رویے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو عزم و ہمت سے تہی ہیں وہ اس خلیج کو پاٹنے کی ہمت نہیں کر پاتے جو وہ اپنے اور قرآن کے مابین حائل پاتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنے عقائد و نظریات اور اعمال کو قرآن کے مطابق بنانے کی کوشش کریں تو انہیں ذہنی اور فکری اعتبار سے نیا جنم لینا پڑے گا اور ان کا اپنا ماحول ان کے لیے اجنبی بن جائے گا' اور جن لذات سے وہ مستفید ہو رہے ہیں ان سے مستفید ہونا تو الگ بات'

(باقی صفحہ 38 پر)

جہاد بالقرآن کے پانچ محاذ

ڈاکٹر اسرار احمد حفظہ اللہ

الحمد للہ وکفی والصلوۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی
خصوصا علی افضلھم سید المرسلین خاتم النبیین
محمد الامین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین...... امّا بعد:
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۝۱﴾

﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا ۝۳۰﴾

﴿فَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَجَاھِدْھُمْ بِہٖ جِھَادًا کَبِیْرًا ۝۵۲﴾ (الفرقان)

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص﴾ (آل عمران:۱۰۳)

صدق اللہ العظیم

خطبۂ مسنونہ' تلاوتِ آیات اور ادعیۂ ماثورہ' کے بعد :

میں نے جہاں تک غور کیا ہے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہماری دینی' ملّی' قومی اور معاشرتی زندگی میں اِس وقت پانچ محاذ ایسے ہیں جو جہاد بالقرآن کے شدید طور پر متقاضی ہیں ـــــ رہا مسلمانوں سے باہر کا دائرہ تو وہ ابھی بڑی دُور کی بات ہے۔ پہلا مسئلہ تو ''Physician heals thyself'' کے مصداق خود اپنا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو پوری نوعِ انسانی کی ہدایت و رہنمائی کے لیے برپا فرمایا ہے۔ از روئے الفاظِ قرآنی: ﴿کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ ''تم وہ بہترین امت ہو جس کو نوعِ انسانی کے لیے نکالا گیا ہے'' ـــــ دنیا کی دوسری قومیں اپنے لیے جیتی ہیں لیکن تمہیں ان کے لیے جینا ہے۔ بقول علامہ اقبال۔

ہم تو جیتے ہیں کہ دنیا میں ترا نام رہے
کہیں ممکن ہے کہ ساقی نہ رہے' جام رہے؟

ہماری مثال تو اس ساقی کی سی ہے جس کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا جامِ ہدایت تھما دیا ہے اور ایک ایک فردِ نوعِ بشر کو اس سے سیراب کرنا ہماری ذمہ داری ٹھہرائی ہے۔ لیکن میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ تو بہت دور کی بات ہے۔ اِس وقت یہ خیر اُمت اور اُمت وسط خود کئی طرح کے ذہنی' فکری' اعتقادی' نفسیاتی' جذباتی اور عملی انتشار سے دوچار ہے اور اسے مختلف روگ لگ گئے ہیں۔ یہ اس وقت نہایت مہلک اور مزمن امراض میں مبتلا ہو چکی ہے ——— اور یہ کوئی دو چار برس کی بات نہیں ہے' ہمارا یہ زوال وانحطاط صدیوں پر پھیلا ہوا ایک عمل ہے۔

لہٰذا پہلی اور مقدم ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنی ملّت اور معاشرے کے دائرے کے اندر جائزہ لیں کہ اِس وقت وہ کون کون سے فکری' نظریاتی اور عملی محاذ ہیں جن پر ہمیں قرآن مجید کی شمشیرِ بُرّاں کو ہاتھ میں لے کر صف آراء ہونا ہے اور ان کے بارے میں ہمیں قرآن مجید اور سیرتِ مطہرہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے کیا بنیادی واساسی ہدایات ملتی ہیں۔ نیز ان ہدایات کے انطباق کے عملی طریقے اور تقاضے کیا ہیں؟ اس مسئلہ پر غور وفکر کے نتیجے میں اِس وقت پانچ محاذ میرے سامنے آئے ہیں۔

محاذ اوّل

جاہلیّتِ قدیمہ

اس ضمن میں سب سے بڑا محاذ جاہلیّت قدیمہ کا ہے۔ بڑا اس اعتبار سے کہ یہ ہمارے عوام کی اکثریت کا معاملہ ہے۔ عوام الناس کی بڑی عظیم اکثریت کے اندر جاہلیّتِ قدیمہ رچی بسی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ پہلے آپ جاہلیّتِ قدیمہ کی اس اصطلاح کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ قرآن مجید اور احادیث شریفہ کی رو سے اسلام سے

پہلے کے دور کو ''دورِ جاہلیّت'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس اصطلاح کے معنی یہ ہیں کہ اسلام کی حقانیت' صداقت اور ہدایت کے برعکس جو کچھ بھی پہلے تھا اور جو کچھ اب ہے وہ ''جاہلیّت'' ہے۔

جاہلیّت کو جہالت کے معنوں میں مت لیجیے گا' یہ خلط مبحث ہو جائے گا۔ ویسے جہالت کے بھی عربی میں وہ معنی نہیں ہیں جو ہم اُردو میں استعمال کرتے ہیں۔ اُردو میں ہم اَن پڑھ انسان کو جاہل کہتے ہیں' یعنی عالم کے مقابلے میں اُردو میں جاہل کا لفظ مستعمل ہے' جبکہ عربی میں جاہل کا لفظ حلیم کے مقابلے میں بولا جاتا ہے۔ ایک وہ انسان ہے جو بردبار ہے' صاحبِ عقل ہے' غور و فکر کرتا ہے' محض جذبات سے مغلوب نہیں ہوتا' بلکہ عقل کی رہنمائی میں فیصلے کرتا ہے اور اسی کے مطابق اپنی زندگی کا رُخ متعین کرتا ہے۔ عقلی دلیل کی بنیاد پر کسی بات کو قبول یا مسترد کرتا ہے۔ یہ ہے حلیم انسان۔ اور ایک شخص وہ ہے جو جذباتی ہے' اکھڑ ہے' غیر مہذب ہے' ناشائستہ ہے' شہوات و جذبات کی رَو میں بہہ جاتا ہے۔ اس کی عقل پر تعصّبات و خواہشات کے پردے پڑے ہوئے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ایسا شخص پی ایچ ڈی ہو' بہت تعلیم یافتہ انسان ہو' لیکن اسلام کی رُو سے یہ شخص جاہل ہے۔ جاہل سے ''جہالت'' بنے گا' لیکن اسی لفظ جہل سے ''جاہلیّت'' کی اصطلاح بنتی ہے' جس کا مفہوم یہ ہے کہ اسلام کے ماوراء اور اسلام کے سوا جو کچھ ہے اور جو کچھ تھا!

جاہلیّتِ قدیمہ کے اجزائے ترکیبی

اِس جاہلیّت کو میں اس وقت دو حصوں میں تقسیم کر کے آپ حضرات کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ ایک جاہلیّت قدیمہ ہے۔ یہ وہ جاہلیّت ہے جو عرب معاشرے میں اُس وقت نہایت غالب عنصر کی حیثیت سے موجود تھی جس وقت نبی اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی تھی۔ یہ جاہلیّت قدیمہ دو چیزوں سے مرکب تھی۔ ایک شرک' یعنی مشرکانہ اوہام' جو توحید کی ضد ہے ——— اور دوسرے ''شفاعت باطلہ'' کا تصور و عقیدہ' جو ایمان بالآخرة

کی ضد ہے۔

جاہلیّت قدیمہ میں اللہ کا انکار نہیں تھا۔ مشرکین مکہ اللہ کو مانتے تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا شخص جو گاہ بگاہ بھی ترجمہ دیکھ لیتا ہے اُس پر یہ حقیقت روشن ہو گی کہ قرآن نے متعدد بار یہ بات کہی ہے کہ اے نبیؐ! اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو یہ لوگ فوراً پکار اٹھیں گے کہ اللہ نے![1] اور اے نبیؐ! اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان سے بارش کون برساتا ہے اور اس کے ذریعے سے مردہ زمین سے نباتات کون اُگاتا ہے تو فوراً کہیں گے کہ اللہ![2] —— تو وہ اللہ کے منکر نہیں تھے۔ البتہ انہوں نے اللہ کے ساتھ دیگر معبودوں کی ایک فوج تصنیف کر رکھی تھی۔ کہیں وہ اللہ کے ساتھ جنات کو پوجتے تھے، کہیں انہوں نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دے کر اُن کے نام پر دیویاں تراش لی تھیں اور ان کے لیے استھان بنا لیے تھے، جہاں وہ چڑھاوے چڑھاتے تھے، وہاں جا کر منتیں مانتے تھے اور دعائیں کیا کرتے تھے۔ یہ تھا ان کا شرک! یہ شرک آج بھی آپ کو اپنے عوام میں بتمام وکمال ملے گا، ایک شوشے کا فرق نہیں ہے۔ اس شرک نے صرف ہیئت بدل لی ہے کہ آج پتھر کی بنی ہوئی مورتیاں سامنے نہیں رکھی جاتی ہیں، لیکن قبروں کے ساتھ وہی معاملہ ہو رہا ہے جو اُس دَور میں بتوں کے ساتھ ہوتا تھا۔ سرمو فرق نہیں۔ عرسوں کے نام سے یہ جو بڑے بڑے میلے ہوتے ہیں ذرا ان میں جا کر دیکھئے کہ وہاں کیا ہوتا ہے! میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ نے عرب کے دورِ جاہلیّت کے میلوں کی رودادیں پڑھی ہوں تو وہ شاید ان سے کہیں پیچھے رہ جائیں۔ تو اس جاہلیّتِ قدیمہ کا ایک جزو تو یہ شرک ہے!

جاہلیّت قدیمہ کا دوسرا جز وشفاعتِ باطلہ کا عقیدہ وتصور ہے۔ جب ان سے یہ کہا

---

(۱) ﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ﴾ (لقمان:۲۵)

(۲) ﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ﴾ (العنکبوت:۶۳)

جاتا تھا کہ تم مانتے ہو کہ اللہ ہی خالق ہے' اللہ ہی مالک ہے' اُسی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے' اُسی نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے تو ﴿فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ﴾ [1] اور ﴿فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ﴾ [2] یہ سب کچھ مان کر کہاں سے اندھے ہوئے جا رہے ہو؟ کہاں سے پھرائے جا رہے ہو؟ کہاں سے تمہیں اُچکا جا رہا ہے؟ تمہاری مت کیوں ماری جا رہی ہے؟ اس کے جواب میں قرآن مجید نے ان کے متعدد اقوال نقل کیے ہیں۔ سورۂ یونس میں ان کا یہ قول نقل ہوا: ﴿وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (آیت ۱۸) کہ ہم ان بُتوں کو خالق اور مالک تو نہیں مانتے' لیکن ہم کچھ برگزیدہ ہستیاں ضرور مانتے ہیں جن کے نام پر ہم نے یہ بُت بنا لیے ہیں۔ یہ ہستیاں مقربین بارگاہِ ربّ العزت ہیں۔ یہ اللہ کے لاڈلے اور چہیتے ہیں۔ فرشتے جن کو ہم نے دیویاں بنایا ہے' یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں' اور بیٹیاں بہت لاڈلی ہوتی ہیں' کوئی لاڈلی بیٹی اگر فرمائش کرے تو کوئی باپ اس کی فرمائش کو ردّ نہیں کرتا۔ لہٰذا ہم جو اِن بُتوں کو پوجتے ہیں تو صرف اس لیے کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی بنیں گے' ہماری شفاعت کریں گے اور وہاں ہمیں چھڑوا لیں گے۔ گویا اللہ کے عدل وانصاف کے آگے یہ روک بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الزمر کی تیسری آیت میں ان کے اس باطل عقیدے کا ذکر فرما کر اس کی قطعی طور پر نفی فرما دی۔ وہاں ارشاد ہوتا ہے:

﴿اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۭ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝﴾

''آگاہ رہو کہ دینِ خالص اللہ ہی کا حق ہے (ہر نوع کی عبادت واطاعت کا سزاوار اور مستوجب و مستحق صرف اللہ ہے)۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے اس کے سوا دوسروں کو اپنا پشت پناہ اور مددگار بنا رکھا ہے (اس یقین کے ساتھ) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرا

---

(۱) ﴿ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝﴾ (غافر)

(۲) ﴿ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝﴾ (الزمر)

دیں (وہ اللہ کے ہاں ہمارے اور اُس کے درمیان عفو و مغفرت کا واسطہ اور ذریعہ بن جائیں اور ہمیں اس کا قرب دلا دیں۔ اے نبیؐ ان کو متنبہ کر دیجیے کہ) اللہ اُن کے درمیان ان تمام باتوں کا (آخرت میں) فیصلہ فرما دے گا جن میں یہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا‘ منکرِ حق اور ناشکرا ہو“۔

تو وہ لوگ آخرت کے منکر نہیں تھے‘ البتہ آخرت میں محاسبہ سے محفوظ رہنے کے لیے شفاعتِ باطلہ کا تصور رکھتے تھے۔

یہ دو چیزیں یعنی شرک اور شفاعتِ باطلہ کا عقیدہ اصلاً تو ایک ہی ہے۔ انہیں تصویر کے دو رُخ کہہ لیجیے۔ میں نے بغرضِ تفہیم انہیں علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے کہ جاہلیّت قدیمہ ان دو اجزاء سے مرکب تھی۔ قرآن مجید میں اس جاہلیّت قدیمہ کا ذکر نہایت جلی انداز میں ہے۔ چونکہ اُس دور میں یہی شرک غالب تھا اور اصل گمراہی یہی تھی‘ لہٰذا مکی سورتوں کا سب سے بڑا مضمون یہی ہے۔ اور جن حضرات کو بھی قرآن مجید سے شغف ہے وہ اس بات کو جانتے ہوں گے کہ قرآن مجید کا دو تہائی حصہ مکی سورتوں پر مشتمل ہے۔ قرآن حکیم میں بار بار مختلف پیرایوں اور مختلف اسالیب میں‘ مختلف انداز سے اس شرک اور شفاعتِ باطلہ کے عقیدے کی تردید کی گئی ہے۔ کہیں تمثیلات کے انداز میں سمجھایا جا رہا ہے‘ کہیں عقلی دلائل کے ذریعے سے جھنجوڑا جا رہا ہے‘ کہیں ان ہی کے موقف سے اُن پر حجت قائم کی جا رہی ہے۔ سورۃ الکہف میں تصریف الآیات کے متعلق جو الفاظ آئے ہیں: ﴿وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ﴾ (آیت ۵۴) اور ذرا سی ترتیب کی تبدیلی کے ساتھ یہی بات سورۃ الاسراء میں بایں الفاظ آتی ہے: ﴿وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ﴾ (آیت ۸۹)۔ یہ الفاظ اس بات کے اظہار کے لیے آئے ہیں کہ ہم نے کوئی طرزِ اسلوب اور کوئی اندازِ بیان چھوڑا نہیں ہے کہ جس کے ذریعے اس ضلالت و گمراہی کی نفی نہ کر دی ہو اور اس کا ابطال نہ کر دیا ہو۔ آج اگر کوئی شخص آنکھیں کھول کر اپنے معاشرے کا تنقیدی

جائزہ لے تو اسے صاف نظر آ جائے گا کہ ہمارے معاشرے کی عظیم اکثریت بھی انہی دونوں گمراہیوں میں مبتلا ہے۔ اس عظیم اکثریت کا دین اولیاء پرستی' عرس میلے اور تعزیہ پرستی کا دین ہے' قبروں پر حاضری اور وہاں چڑھاوے چڑھانے' منتیں ماننے اور دعائیں مانگنے کا دین ہے۔ نماز روزہ تو اس دین میں بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ اگر ہو جائے تو بڑی بات ہے' ورنہ یہ اس عوامی دین کے لزوم میں داخل نہیں۔ یہ اکثریت اس وہم میں مبتلا ہے کہ یہ اولیاء کرام جن کی قبروں پر ہم نذر و نیاز چڑھاتے ہیں' آخرت میں ہمارے سفارشی بن جائیں گے' اور پھر ہمارے سب سے بڑے شفیع خود رسول اللہ ﷺ ہوں گے جن کے ہم نام لیوا ہیں۔ چنانچہ کسی محاسبہ اُخروی کے خوف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جاہلیّتِ قدیمہ کے خلاف قرآن کی تلوار کا استعمال

پہلا محاذ یہ جاہلیّت قدیمہ ہے جس کے خلاف ہمیں تلوار اٹھانی ہوگی۔ لیکن تلوار کون سی؟ قرآن کی تلوار!...... اس محاذ پر ابلیس کے اس فریب و اغوا کے لیے قرآن ہی تلوار کا کام دے گا۔ میں اس موضوع پر علامہ اقبال کے یہ اشعار بارہا آپ کو سنا چکا ہوں جن میں درحقیقت دو احادیث کی ترجمانی کی گئی ہے۔

کشتنِ ابلیس کارے مشکل است   زانکہ اُو گم اندر اعماقِ دل است
خوشتر آں باشد مسلمانش کنی!   کشتۂ شمشیرِ قرآنش کنی!

میں سمجھتا ہوں کہ اس جاہلیّت قدیمہ کے محاذ کے لیے کسی دقیق یا بھاری بھرکم علمی منصوبے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر صرف دورۂ ترجمۂ قرآن کی مہم ہمارے معاشرے میں چل جائے تو وہ لوگوں کے عقائد کی تطہیر کے لیے کافی ہو جائے۔ اس کے لیے دقیق و عمیق تفاسیر کی ضرورت نہیں۔ خوش قسمتی سے ہمارے یہاں ایک کام عظیم پیمانے پر ہو رہا ہے' لیکن کاش کہ وہ کام فضائل سے متعلق ضعیف و شاذ روایات سے بلند تر ہو اور اس کا تعلق ترجمۂ قرآن کے ساتھ قائم ہو جائے کہ ہر مسجد میں فرض نمازوں کے بعد لوگ

جمع ہو جائیں اور قرآن حکیم کے متن کے ساتھ کوئی مستند ترجمہ لوگوں کو سنایا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ (اِن شاء اللہ العزیز) قرآن مجید کے متن کے ساتھ مجرد ترجمہ اس جاہلیتِ قدیمہ کا قلع قمع کرنے کے لیے کافی ہوگا۔ اس کے لیے قرآن حکیم کی حکمت کے اتھاہ سمندر میں غوطہ زنی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے لیے میں مثال دیا کرتا ہوں کہ اگر سمندر میں کہیں تیل گر جائے' فرض کریں کہ تیل کا کوئی ٹینکر پھٹ جائے تو تیل سطح سمندر کے اوپر ہی رہتا ہے۔ بالکل اسی طریقے سے قرآن مجید میں جاہلیت قدیمہ کا جو ابطال اور اس کی جو تردید ہے اور توحید خالص کی جو دعوت اور اس کے لیے جو استدلال ہے وہ بالکل سطح پر ہے' سامنے موجود ہے۔ اس کے لیے گہرائی میں اترنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تو یہ بات جان لیجیے کہ اس محاذ پر جب تک قرآن مجید کے ساتھ جہاد نہیں ہوگا تب تک مشرکانہ اوہام اور شفاعت باطلہ کے عقیدے کی تردید ممکن نہیں ہے۔ پھر یہ کہ ہمارے یہاں فرقہ وارانہ انداز سے ان عقائد کے حاملین پر جو تنقیدیں ہوتی ہیں اور جس انداز سے ان کی نفی کی جاتی ہے' اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح تو ضد اور ہٹ دھرمی میں اضافہ ہوتا ہے اور کدورت اور تلخی مزید پختہ ہوتی ہے۔ اس لیے کہ پھر وہاں معاملہ آجاتا ہے فرقہ وارانہ عصبیت اور فرقہ وارانہ مفادات کا۔ چنانچہ اس رنگ اور اس انداز میں تردید کرنا اور چند مخصوص چیزوں کو نشانہ بنا کر انہی پر مسلسل گولہ باری کرتے چلے جانا' اس سے کچھ حاصل نہیں ہو رہا ہے۔ قرآن مجید نے اس مسئلہ کا جو "Panoramic View" لیا ہے اور اسے اس کے وسیع پس منظر میں جس قابلِ فہم اور فصیح و بلیغ انداز اور بدیہیاتِ فطرت کے تاروں کو چھیڑنے والے اسلوب میں بیان کیا ہے' اس کے مقابل میں کون مسلمان یہ گمان کر سکتا ہے کہ وہ اس سے بہتر اور دلنشین انداز اور ناقابل تردید دلائل اختیار کر سکتا ہے؟ اور اگر یہ گمان کرے تو کیا اس کا ایمان سلامت رہ جائے گا؟ معاذ اللہ! کیا کوئی مسلمان بقائمیٔ ہوش و حواس یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس کا بیان کردہ فلسفہ اور اس کے پیش کردہ دلائل قرآن حکیم کی حکمت اور آیاتِ

بیّنات سے زیادہ محکم اور روشن ہیں؟ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!...... آیاتِ بیّنات تو وہ ہیں جن کے متعلق سورۃ الحدید میں ارشاد فرمایا گیا:

﴿هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۝﴾

''وہی (اللہ تبارک و تعالیٰ) تو ہے جو اپنے بندے (محمد رسول اللہ ﷺ) پر روشن اور واضح آیات نازل فرما رہا ہے تاکہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تم پر نہایت شفیق اور مہربان ہے''۔

رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور قرآن حکیم کا نزول اُس کی شانِ رأفت اور شانِ رحمانیت و رحیمیّت کے مظاہر اتم ہیں۔ از روئے الفاظِ قرآنی: ﴿اَلرَّحْمٰنُ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۝﴾ (الرحمٰن)

پس اگر ملک گیر پیمانے پر قرآن مجید کے ترجمے کی مہم شروع ہو جائے تو میرے نزدیک یہ ہے پہلے محاذ کے روگ کا مداوا۔ میں نے اس کو نمبر ایک پر اس لیے رکھا ہے کہ عددی اعتبار سے ہماری ملت اور ہماری قوم کی عظیم ترین اکثریت درحقیقت اسی جاہلیّت قدیمہ کا شکار ہے۔

محاذ دوم

جاہلیّت جدیدہ

جہاد بالقرآن کا دوسرا محاذ جاہلیّت جدیدہ کے خلاف ہے۔ جاہلیّت جدیدہ الحاد و مادہ پرستی کا دوسرا نام ہے۔ اس میں اللہ کا انکار بھی ہے اور بعث بعد الموت کا بھی۔ اس میں مادے (matter) سے ماوراء کسی شے کو تسلیم کرنے سے اعراض اور احتراز ہے۔ اسی جاہلیّتِ جدیدہ کے لیے میں طبیعیاتی عقل پرستی یا Scientific Rationalism کا لفظ بھی استعمال کیا کرتا ہوں۔

جدید دَور کی اس جاہلیّت کی عمر قریباً تین سو برس ہے۔ یورپ کے دو ممالک

فرانس اور جرمنی میں دو تحریکیں بیک وقت شروع ہوئی تھیں: ایک تحریک اصلاحِ مذہب (Reformation) اور دوسری تحریک احیاء العلوم (Renaissance)۔ بدقسمتی ہے اُس وقت یورپ میں عیسائیت کے نام سے جو مذہب تھا وہ نہایت ظالمانہ و جابرانہ اور انتہائی غیر معقول اور بعید از انصاف نظام کا حامل تھا۔ اس میں ملوکیت (Monarchy) اور پاپائیت (Theocracy) کا گٹھ جوڑ تھا۔ اس کی وجہ سے لوگوں میں ردِّعمل کے طور پر مذہب سے ایک نفرت پیدا ہو گئی تھی۔ اس پس منظر اور اس فضا میں جب سائنس کی ترقی شروع ہوئی تو سائنس کی جڑوں میں الحاد پیوست ہو گیا اور سائنسی نقطۂ نظر یہ بن گیا کہ جو چیز verifiable نہیں ہے' جس کی ہم توثیق یا تردید نہیں کر سکتے' اس کی طرف کوئی توجہ نہیں ہونی چاہیے' یہ چیزیں لائق اعتناء نہیں ہیں۔ ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے کہ ہم یقین کے ساتھ یہ جان سکیں کہ اللہ موجود ہے یا نہیں ہے' تو اس پر ایمان چہ معنی دارد! اسی طرح ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی ہے یا نہیں ہے۔ اس کا ہمارے پاس نہ کوئی سائنسی ثبوت ہے اور نہ کسی نے موت کی سرحد پار کرنے کے بعد پھر واپس آ کر ہمیں خبر دی ہے۔ لہٰذا اس کو چھوڑیئے' یہ خواہ مخواہ کے ڈھکوسلے ہیں۔ کوئی اسے "Dogma" کے طور پر مانتا ہے تو مانتا رہے' لیکن یہ کوئی قابل توجہ مسئلہ نہیں ہے۔ اسی طریقے سے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ ہمارے جسم میں جو جان (life) ہے' اس کے علاوہ روح نام کی بھی کوئی شے ہے۔ اس کی آج تک کوئی توثیق (verification) نہیں ہو سکی' لہٰذا اس مسئلہ کو چھوڑو۔ معقول طرزِ عمل یہی ہے کہ جو چیزیں موجود ہیں' ٹھوس ہیں' قابل تصدیق ہیں' ہمارے حواسِ خمسہ کے دائرے میں آتی ہیں اُن ہی پر توجہ مرتکز رکھو۔ لہٰذا طبیعیاتی عقل پرستی کا فارمولا یہ بنا کہ چونکہ اللہ ایک خیالی و تصوراتی چیز ہے جب کہ کائنات ایک حقیقت ہے' روح بھی ایک تصوراتی چیز ہے جب کہ مادہ اور جسم ایک ٹھوس حقیقت ہے' اور حیاتِ اُخروی بھی اسی قبیل کی شے ہے جب کہ حیاتِ دُنیوی ایک حقیقت ہے اور اس سے ہر وقت' ہر لمحہ اور ہر لحظہ سابقہ ہے' لہٰذا ماورائے حواس اور خیالی

وتصوراتی باتوں پر غور کرنا وقت کا زیاں ہے۔ اس کے بجائے ہماری توجہات کا ارتکاز اُن چیزوں پر ہونا چاہیے جو ٹھوس ہیں' نگاہوں کے سامنے ہیں' حواس کی گرفت میں آنے والی ہیں' قابل توثیق ہیں اور جن سے ہمیں ہر دم واسطہ پڑتا ہے۔ یہ ہے اصل میں اِس دَور کی جاہلیّت' یعنی جاہلیّتِ جدیدہ کا صغریٰ کبریٰ۔

جاہلیّتِ جدیدہ کا ذکر قرآن میں

اس موقع پر میں آپ سے یہ عرض کر دوں کہ یہ نہ سمجھئے کہ یہ بالکل نئی جاہلیّت ہے۔ دبے دبے انداز میں ایک محدود پیمانے پر الحاد و مادہ پرستی پر مشتمل یہ جاہلیّت' جس کے لیے موزوں ترین لفظ ''دہریت'' استعمال کیا جا سکتا ہے' بعثتِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے وقت بھی موجود تھی۔ میں حیران ہوں کہ قرآن مجید میں ایک ہی جملہ میں اُس قلیل گروہ کے فلسفہ دہریت کو اس طور سے بیان کر دیا گیا ہے کہ دورِ جدید کی ہر نوع کی جاہلیّت اور دہریت کی طرف بھی اس میں واضح اشارات موجود ہیں۔ اور واقعہ یہ ہے کہ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ قرآن کلام الٰہی ہے' جس کے متعلق نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اس میں پچھلے زمانے کی خبریں بھی ہیں اور آنے والے زمانے کی بھی۔ تو قرآن کا یہ ایک جملہ دہریت والحاد کے تمام مکاتیبِ فکر کی نمائندگی کرتا ہے:

﴿وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ﴾

(الجاثیہ:۲۴) اس مکتبِ فکر کا قول نقل فرمایا گیا کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ زندگی تو بس ہماری یہی دنیا کی زندگی ہے۔ یعنی ہم نہیں مانتے کہ اس زندگی کے بعد بھی کوئی زندگی ہے۔ پھر یہ کہ ایسی کوئی بالاتر طاقت یا ہستی نہیں ہے جس کے فیصلے سے ہمارا یہ مرنا اور جینا ہو رہا ہو۔ ہم خود ہی مرتے ہیں اور خود ہی زندہ ہوتے ہیں...... جبکہ قرآن مجید میں اس کے بالکل برعکس حقیقت بیان ہوتی ہے: ﴿يُحْيٖ وَيُمِيْتُ﴾ ''وہ (اللہ) ہی زندہ رکھتا ہے اور وہی موت دیتا ہے''۔ یہ کارگاہِ موت و حیات اُسی کی تخلیق ہے۔ ﴿اَلَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ﴾ ''وہی ہے جس نے موت اور زندگی کی تخلیق

فرمائی''۔لیکن یہاں نسبت اپنی طرف ہے:﴿نَمُوْتُ وَنَحْيَا﴾ ''ہم خود ہی مرتے ہیں اور خود ہی جیتے ہیں''۔﴿وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ﴾ ''اور ہمیں ہلاک کرنے والی چیز بھی سوائے گردشِ افلاک کے اور کچھ نہیں''۔ایک نظام رواں دواں ہے۔کچھ قوانین طبیعیہ (Laws of Nature) ہیں جن کے تحت اس کائنات کا کارخانہ چل رہا ہے۔لوگ پیدا ہوتے ہیں' جیتے ہیں' مرتے ہیں۔کسی بالاتر طاقت اور موت کے بعد دوبارہ وجود اور کسی دوسری زندگی کو ہم نہیں مانتے......!

بتائیے کہ اِس دَور کی جدید جاہلیت اس سے آگے اور کہاں جائے گی؟ بلکہ آج کے دور کے سائنٹیفک ذہن رکھنے والے لوگ تو پھر بھی محتاط الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ یہ باتیں حقیقت رکھتی ہیں یا نہیں! ہم کوئی حتمی حکم نہیں لگا سکتے کہ اللہ ہے یا نہیں! آخرت ہے یا نہیں! اس طرح سے وہ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو شکوک وشبہات میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ برٹرینڈ رسل اس دَور کے عظیم ترین اور نہایت مسلّمہ فلسفیوں میں سے تھا اور اس نے الحاد و مادیت اور دہریت کے فلسفے کا پرچار اور اللہ' آخرت' روح اور اخلاق کا ابطال جس بڑے پیمانے پر اور جس مقبولِ عام اور دلنشین اسلوب و انداز سے کیا ہے' اس کا صحیح اندازہ ہم کو نہیں ہے۔اس نے ہماری نئی نسل کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی اکثریت کے اذہان کو مغلوب کر رکھا ہے۔

جیسا کہ میں نے ابھی سورۃ الجاثیہ کی ایک آیت کے ابتدائی حصے کے حوالے سے بیان کیا ہے' اس نوع کی جاہلیّت کے جراثیم اگرچہ وہاں بھی موجود تھے' لیکن اُس دور میں ایسے مسخ شدہ ذہنیت والے دانشور آٹے میں نمک کے برابر تھے۔ وہاں جو غالب جاہلیّت تھی اسے میں جاہلیّت قدیمہ کے ضمن میں بیان کر چکا ہوں۔یعنی اللہ کو ماننے کے ساتھ جھوٹے معبودوں کا اقرار اور اُن کی پوجا پاٹ' اور آخرت کو ماننے کے ساتھ شفاعتِ باطلہ کا تصور وعقیدہ ——— جس پر قرآن میں نہایت واضح اور نمایاں انداز میں بحث کر کے اُس کا پوری طرح سے ابطال کیا گیا ہے۔البتہ جاہلیّتِ جدیدہ کا معاملہ

چونکہ وہاں بہت کم تھا لہٰذا اس پر قرآن مجید میں بحث اس انداز میں نہیں ہے جس طرح جاہلیّت قدیمہ کے ضمن میں کی گئی ہے۔ لیکن اس معاملے میں بھی قرآن حکیم بھرپور رہنمائی فراہم کرتا ہے اور یہ رہنمائی اُن باصلاحیت' باہمت اور ذہین لوگوں کے لیے ہے جو کمر کس لیں اور پھر قرآن حکیم کی آیاتِ بیّنات میں غوطہ زنی کریں اور جدید اسلوب و انداز کے ساتھ اس کا ابلاغ و اعلام کریں۔ اس لیے کہ زمانہ اور اس کے تقاضے بدل گئے ہیں' جن اصطلاحات میں لوگ بات سمجھتے ہیں وہ اصطلاحات بدل گئی ہیں۔ اگر آپ بہترین اور مسکت بات کہیں گے لیکن قدیم اصطلاحات میں کہیں گے تو یہ لوگوں کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔ اس کے لیے استدلال آپ کو جدید اصطلاحات میں ڈھال کر پیش کرنا ہوگا۔ پھر یہ کہ اس جاہلیّت جدیدہ کے لیے اس دَور میں جو عقلی مواد فراہم کیا گیا ہے' اس کے ابطال کے لیے آپ کو عقلی دلائل لانے ہوں گے۔ اگرچہ ان تمام کاموں کے لیے اصل تلوار قرآن ہی کی استعمال ہوگی' لیکن جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا کہ اس میدان میں سخت محنت کی ضرورت ہوگی۔ اس کے لیے قرآن حکیم میں غوطہ زنی کرنی ہوگی جس کے لیے کچھ نوجوانوں کو اپنی پوری پوری زندگیاں وقف کرنی ہوں گی۔

جاہلیّتِ جدیدہ کے لامحدود گوشے

جاہلیّتِ قدیمہ کے برعکس جاہلیّت جدیدہ کئی گوشوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ بے خدا سائنس اور فکر و فلسفہ کی جولانگاہیں لامحدود ہیں۔ اس دور میں علم الحیاتیات اور علم الحیوانات کی طرح کی "Physical Sciences" بھی ہیں' پھر "Social Sciences" بھی ہیں' جن کا دائرۂ کار وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔ اور یہ بات جان لیجیے کہ ڈارون کا فلسفۂ ارتقاء اب صرف حیاتیات کے میدان تک محدود نہیں رہا ہے' اس نے انسان کی معاشرتی اقدار اور تمدنی وتہذیبی فکر' حتیٰ کہ فلسفۂ اخلاقیات تک کو تلپٹ کر کے رکھ دیا ہے۔ اور یہ فلسفہ انسان کو محض ایک ترقی یافتہ حیوان کی سطح پر لا کھڑا

کرتا ہے۔ اس فلسفہ نے حیوانی شہوات و داعیات کی تسکین کے لیے انسان کو حیوانات کی طرح کھلا لائسنس دے دیا ہے۔ چنانچہ ہمیں اس زہر کا تریاق فراہم کرنا ہوگا۔ پھر ماہرین نفسیات نے نفسیات (Psychology) کے میدان میں جو گل کھلائے ہیں اور جس طرح کی گمراہیاں پھیلائی ہیں' ان سب کا ابطال کرنا ہوگا۔ اس میدان میں سب سے بڑی گمراہی فرائیڈ کی پیدا کردہ ہے جس نے انسان کے تمام محرکاتِ عمل کو جنسی جذبے کے تابع قرار دے دیا ہے۔ اسی طرح عمرانیات (Socialogy) کے میدان میں جو بھی باطل اور گمراہ کن نظریات در آئے ہیں' ان سب کا توڑ کرنا ہوگا۔

مارکسزم (Marxism) اِس دَور کا سب سے مقبول فکر ہے جس کا صرف اذہان ہی پر نہیں' بلکہ دنیا کے قابل ذکر ممالک پر عملاً اس نظامِ فکر کا استیلاء و تسلط ہے۔ مارکسزم اور کمیونزم کے متعلق یہ بات ذہن نشین کر لیجیے کہ یہ مادیت ہی کا نقطۂ عروج ہے۔ مادیت (Materialism) ہی اپنی انتہا کو پہنچ کر جدلی مادیت (Dialectical Materialism) کی شکل اختیار کرتی ہے۔ اور جیسے ڈارون کے نظریے نے اخلاقیات' معاشرت اور عمرانیات میں نفوذ کر رکھا ہے' اسی طرح مارکسزم کے نظریے نے انسان کی اخلاقی قدروں اور انسانی تہذیب کے تصورات کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ اس نے دین و مذہب کے عقائد کی بنیادیں ڈھا کر رکھ دی ہیں اور اپنے ماننے والوں کو مکمل طور پر دہریہ و ملحد بنا کر رکھ دیا ہے۔ انسان کے ماورائی عقائد اور اخلاقی قدریں اس فکر و نظریہ کے تحت آ کر بالکل نیا رُخ اختیار کر گئی ہیں۔

الغرض اس تیسرے محاذ یعنی جاہلیت جدیدہ کی کوکھ سے بہت سے فتنے جنم لے چکے ہیں۔ ان سب کے خلاف محاذ آرائی کرنی ہوگی۔ اس جاہلیّتِ جدیدہ کے ابطال کے لیے خود اِس کے اندر بہت سے محاذ کھولنے ہوں گے۔ لہٰذا ان میں سے ہر ایک کے مقابلے کے لیے ضرورت ہے کہ چند باصلاحیت نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ باصلاحیت ہونے کے ساتھ ساتھ وہ باہمت' محنتی اور کام میں غرق ہو جانے والے ہوں۔ ایسے نوجوانوں کے لیے نبی اکرم ﷺ کی بشارت ہے: ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ

الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)) ''تم میں سے بہترین انسان وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں''۔ قرآن حکیم کے معارف وحکم سے خود بھی بہرہ مند ہوں اور خلق خدا کو بھی مستفید کریں۔

جاہلیتِ قدیمہ کا ابطال' جیسا کہ میں نے عرض کیا' محض ترجمۂ قرآن سے بھی ہو جائے گا' لیکن اس جاہلیت جدیدہ کے ابطال اور اس کی بیخ کنی کے لیے قرآن حکیم میں غور وتدبر کرنا ہوگا اور اس کے معانی ومفاہیم کے جواہر کی یافت کے لیے قرآن کے بحرِ بیکراں میں غوطہ زنی کرنی ہوگی۔

ایک طویل حدیث میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' قرآن حکیم کی شان میں یہ الفاظ آئے ہیں:

((وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ))

''علماء کبھی اس کتاب سے سیر نہ ہو سکیں گے' نہ کثرت وتکرارِ تلاوت سے اس کے لطف وتاثیر میں کوئی کمی آئے گی اور نہ ہی اس کے عجائبات (یعنی نئے نئے علوم ومعارف) کا خزانہ کبھی ختم ہو سکے گا''۔

قرآن مجید کی یہ تین شانیں جو نبی اکرم ﷺ نے اس حدیث میں بیان فرمائی ہیں' ان میں سے آخری شان میری اس گفتگو سے بہت زیادہ متعلق ہے۔ ایک ہیرے کی کان کا تصور کیجیے' جس میں کارکن لگے ہوئے ہیں اور ہیرے برآمد کر رہے ہیں۔ لیکن ایک وقت ایسا آ کر رہتا ہے کہ کان خالی ہو جاتی ہے اور ہیرے دستیاب نہیں ہوتے۔ لیکن قرآن ایسی معدن' ایسی کان نہیں ہے کہ جس کے متعلق کبھی یہ کہا جا سکے کہ حکمت کے موتی اب اس میں سے مزید نہیں نکل سکتے۔ قرآن تو اُس اتھاہ سمندر کے مانند ہے کہ انسان اس کی جتنی گہرائیوں میں جائے گا اتنے ہی اعلیٰ دُرِّ شہوار نکال کر لائے گا اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری وساری رہے گا۔ لیکن ظاہر ہے کہ قرآن کی حکمت کے سمندر میں غوطہ زنی ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس بحر کی گہرائیوں سے حِکَم و معارف کے موتی نکال لانے کے لیے جان گسل کوشش اور پِتّا مار کر محنت کرنا ہوگی۔ لہٰذا ذہین وباصلاحیت اور دولتِ ایمانی کے حامل حضرات کو اس بحر زخار کی غواصی سے ہر

دَور کے تمام باطل نظریات اور خدا نا آشنا افکار کے ابطال کے لیے نہایت محکم دلائل اور قاطع براہین ملتے رہیں گے‘ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((وَلَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ)) پس اس دوسرے محاذ پر یعنی جاہلیت جدیدہ سے نبرد آزما ہونے کے لیے بھی ہمیں قرآن کی شمشیرِ برّاں ہاتھ میں لے کر مورچہ لگانا ہوگا۔

محاذ سوم

بے یقینی

ہمارے معاشرے میں معتدبہ تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جو بحمد اللہ شعوری سطح پر جاہلیت قدیمہ اور جدیدہ دونوں سے بچے ہوئے ہیں‘ لیکن ان کی بیماری ایک تیسری نوع کی بیماری ہے اور وہ ہے بے یقینی کی بیماری۔ یعنی مثبت طور پر جو یقین ہونا چاہیے انہیں وہ میسر نہیں ہے۔ اور ظاہر بات ہے کہ محض منفی چیزوں سے اگر آپ نے خود کو بچا بھی لیا تو اس سے آپ کے اخلاق و کردار پر اور آپ کی زندگی کے رُخ پر کوئی فیصلہ کن اثر مترتب نہیں ہوسکتا جب تک کہ مثبت طور پر یقین نہ ہو۔ سورۃ الحجرات کی آیت ۱۴ کے درس کے ضمن میں مَیں نفاق اور ایمان کے بارے میں یہ عرض کیا کرتا ہوں کہ ان دونوں کو یوں سمجھئے کہ نفاق ایک منفی قدر (minus value) ہے اور ایمان ایک مثبت قدر (plus value) ہے۔ پھر اس مثبت قدر میں درجہ بدرجہ اضافہ ہوتا ہے۔ ایک میرا اور آپ کا ایمان ہے‘ ایک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ‘عشرہ مبشرہ اور بالخصوص انبیاء ورُسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ایمان ہے۔ تو یوں سمجھ لیجیے کہ یہ معاملہ لامحدود درجے (plus infinity) تک چلتا جائے گا۔ اسی طرح نفاق کا معاملہ ہے۔ اس کا ایک نقطۂ آغاز بھی ہے اور اس کا تیسرا درجہ بھی ہے‘ جہاں پہنچ کر یہ ٹی بی کے مرض کی طرح لا علاج ہو جاتا ہے۔ نفاق اور ایمان کے مابین ایک اور مقام ہے جسے میں ''zero level'' سے تعبیر کرتا ہوں۔ میں نے جس تیسرے طبقے کا ذکر کیا

ہے‘ بدقسمتی سے اس کی اکثریت اسی سطح پر کھڑی ہے۔ یعنی کوئی منفی چیز بھی نہیں ہے‘ نہ جاہلیت قدیمہ ہے نہ جاہلیتِ جدیدہ —— کم از کم شعوری سطح پر نہیں ہے —— لیکن مثبت طور پر یقین محکم والا ایمان بھی نہیں ہے اور اس کی طرف کوئی پیش قدمی بھی نہیں ہو رہی۔ تو ضرورت اسی یقینِ محکم اور ایمانِ کامل والے ایمان کی ہے‘ جیسے کہ علامہ اقبال نے کہا ہے۔

یقیں پیدا کر اے ناداں یقیں سے ہاتھ آتی ہے
وہ درویشی کہ جس کے سامنے جھکتی ہے فغفوری

ایمان جب یقین کی شکل اختیار کرے گا جب ہی تو اس میں ایک قوت پیدا ہوگی! جب ہی وہ شخصیت کو ایک خاص سانچے میں ڈھالے گا اور پوری شخصیت کی کایا پلٹ دے گا!

سورۃ الحجرات ہی کی آیت ۷ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے: ﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ﴾ ’’اللہ نے ایمان کو تمہارے نزدیک بہت محبوب کر دیا ہے اور اس کو تمہارے دلوں کے اندر مزین کر دیا ہے‘‘۔ نورِ ایمان نے تمہارے دلوں کو منور کر دیا ہے۔ یہ ایمان اللہ کے فضل و کرم سے تمہارے دلوں میں راسخ اور جاگزیں ہوگیا ہے۔ جب تک یہ کیفیت نہ ہو‘ ایمان کے اثرات انسان کے سیرت و کردار‘ معاملات اور عملی رویے پر مترتب نہیں ہوں گے۔ اب اس بے یقینی کا علاج کہاں سے لایا جائے؟ اس کا دارو کہاں ملتا ہے؟

علاج اس کا وہی آبِ نشاط انگیز ہے ساقی

اسی قرآنِ حکیم کی آیات بیّنات ہی سے اس بے یقینی کا علاج ہوگا۔ بقول مولانا ظفر علی خان مرحوم:

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئے دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں

یقین والے ایمان کا اصل ذریعہ (source) قرآن ہے۔ اگرچہ اس کا ایک ذریعہ اور بھی ہے' لیکن وہ ثانوی ہے۔ صاحب یقین کی صحبت سے بھی یقین والا ایمان پیدا ہوتا ہے ع ''صحبت صالح ترا صالح کند''۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صاحبِ یقین کے قرب کی مثال ایسے ہے جیسے آگ کی ایک بھٹی دہک رہی ہو' آپ اس کے قریب جائیں گے تو حرارت آپ کو پہنچ کر رہے گی۔ یہ قانونِ طبعی ہے۔ برف کی سل کے پاس بیٹھیں گے تو برودت تو آپ سے آپ پہنچے گی۔ تو اگر کسی کے دل میں یقین والے ایمان کی شمع روشن ہے تو آپ اگر اُس کے قریب رہیں گے' اس کی صحبت سے فیض اٹھائیں گے تو آپ کو بھی یقین کی دولت ملے گی۔ لیکن میں اس کو ثانوی اس لیے کہہ رہا ہوں کہ ہمیں پہلے یہ طے کرنا پڑے گا کہ وہ صاحبِ یقین کہاں سے آئے گا! تو اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے کہ ایسے صاحب یقین پیدا کرنے کا واحد ذریعہ بھی قرآن حکیم ہے۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت میں یہ دوں گا کہ دنیا کے سب سے عظیم صاحبِ یقین' جن سے بڑا کوئی صاحبِ یقین ہو ہی نہیں سکتا' خاتم النبیین' سید المرسلین حضرت محمد ﷺ ہیں۔ قرآن مجید میں سورۃ الشوریٰ کی آخری سے پہلی آیت یعنی آیت ۵۲ میں نبی اکرم ﷺ کے ایمان و یقین کا تجزیہ کر کے بتا دیا گیا کہ حضور ﷺ کو ایمان و یقین کہاں سے ملا! ارشاد فرمایا گیا:

﴿وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝﴾

''اور (اے نبیؐ!) اسی طرح ہم نے اپنے امر سے ایک روح (یعنی یہ قرآن مجید) آپ کی طرف وحی کیا ہے' (اس سے پہلے) آپؐ کو معلوم نہ تھا کہ کتاب کسے کہتے ہیں اور ایمان کیا ہوتا ہے! لیکن ہم نے اس (قرآن) کو نور بنا دیا جس کے ذریعہ سے ہم ہدایت دیتے ہیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں اور (اب جبکہ آپ ﷺ حاملِ قرآن بن گئے تو) آپؐ یقیناً نوعِ انسانی کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیں گے''۔

نورِ وحی سے قبل حضور ﷺ کے ایمان کی ماہیت:

یہاں مجھے تھوڑی سی وضاحت کرنی ہوگی' مبادا مغالطہ ہو جائے۔ یہاں اشکال پیدا ہوتا ہے کہ کیا حضور ﷺ وحی کے نزول سے قبل مؤمن نہیں تھے؟ اسی نوع کی ایک بحث ہمارے یہاں حضور ﷺ کے آباء واجداد کے بارے میں بھی چلتی ہے کہ کیا جناب عبداللہ' جناب عبدالمطلب' جناب آمنہ کو ہم کافر یا مشرک کہیں گے؟ یہ بحثیں عوامی سطح پر ہوتی ہیں اور اس میں بڑی جذباتیت آ جاتی ہے۔ تو جان لیجیے کہ قرآن مجید ہمیں سورۃ النور کی آیاتِ نور کے ذریعے یہ بتاتا ہے کہ نورِ ایمان کے دو اجزائے ترکیبی ہیں' ایک نورِ فطرت اور ایک نورِ وحی۔ نورِ فطرت کی مثال صاف شفاف روغن کی ہے جو گویا بھڑکنے کے لیے بے تاب ہوتا ہے چاہے دیا سلائی ابھی اس کے قریب نہ آئی ہو' جیسے پٹرول۔ تو درحقیقت انسان کی فطرت میں ایمان کا نور بالقوہ (potentially) موجود ہوتا ہے' البتہ اس پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کے وہ پردے اتنے دبیز اور بھاری ہوتے ہیں کہ اٹھائے نہیں اٹھتے۔ نورِ وحی بھی آ کر اُن لوگوں کے ان پردوں کو چیر کر دل کے اندر موجود نورِ فطرت کے روغن تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔ لہٰذا ایسے لوگ نورِ ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس وہ شخص جس کے قلب پر کوئی حجاب نہیں' یعنی سلیم الفطرت اور سلیم القلب انسان' (جیسا کہ قرآن حکیم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں الفاظ آئے ہیں: ﴿اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ﴾ (الصّٰفّٰت) تو اس کے پاس جیسے ہی نورِ وحی آتا ہے تو یوں سمجھئے جیسے کہ آئینے کے سامنے روشنی آ گئی۔ لہٰذا نورِ وحی سے اس کا آئینہ قلب جگمگا اٹھتا ہے۔ تو یہ ہے مثال نورِ فطرت اور نورِ وحی کی۔ اسی کو سورۃ النور میں نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہم یوں کہیں گے کہ نبی اکرم ﷺ کے قلبِ مبارک میں ایمان بالقوہ یا dormant form میں تو موجود تھا' لیکن اس کو تحریک وحی سے ملی' وحی نے اسے متحرک کیا' اسے actualise کیا۔ یہ ہے مفہوم ان الفاظِ مبارکہ کا: ﴿مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ

وَلَا الۡاِیۡمَانُ وَلٰکِنۡ جَعَلۡنٰہُ نُوۡرًا نَّھۡدِیۡ بِہٖ مَنۡ نَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِنَا ؕ﴾

سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات جن کے متعلق صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ یہ آیات حضور ﷺ کو شبِ معراج میں اُمت کے لیے بطور تحفہ خاص عطا ہوئی تھیں' ان میں سے پہلی آیت میں قرآن حکیم پر پہلے خود نبی اکرم ﷺ کے ایمان لانے کا ذکر ہے اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان لانے کا: ﴿اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ مِنۡ رَّبِّہٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ﴾

دلکش ترین ایمان کس کا ہے؟

اس ضمن میں نبی اکرم ﷺ کی ایک بڑی پیاری حدیث مشکوٰۃ شریف کے آخری باب: باب ثواب ھٰذہِ الاُمۃ میں امام بیہقیؒ کی ''دلائل النبوۃ'' کے حوالے سے آئی ہے۔ اس حدیث کو حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ چشم تصور سے دیکھئے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ مسجد نبوی میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مجلس میں رونق افروز ہیں۔ آپؐ صحابہؓ سے سوال کرتے ہیں: ((اَیُّ الۡخَلۡقِ اَعۡجَبُ اِلَیۡکُمۡ اِیۡمَانًا)) ''مجھے بتاؤ تمہارے نزدیک سب سے زیادہ عجیب ایمان کس کا ہے؟'' اعجب' عجیب سے اسم تفضیل ہے۔ اردو میں عجیب کا لفظ حیران کن یا غیر معمولی بات کے لیے مستعمل ہے' لیکن عربی میں عجیب دل کو لبھانے والی شے کو کہتے ہیں' یعنی دلکش اور دل خوش کن چیز۔ سورۃ الاحزاب میں یہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ فرمایا گیا: ﴿وَلَوۡ اَعۡجَبَکَ حُسۡنُھُنَّ﴾ ''اور چاہے ان کا حسن آپؐ کے دل کو کتنا ہی لبھانے والا کیوں نہ ہو''۔ سورۃ المنافقون میں ارشاد ہوا: ﴿وَاِذَا رَاَیۡتَھُمۡ تُعۡجِبُکَ اَجۡسَامُھُمۡ﴾ ''اور جس وقت آپؐ ان کو دیکھتے ہیں تو اُن کے بدن آپ کو خوش لگتے ہیں''۔ تو حضور ﷺ نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ تمہارے نزدیک سب سے زیادہ دلکش' دل کو لبھانے والا اور حسین ایمان کس کا ہے؟ یہ بھی حضور ﷺ کی تعلیم و تربیت کا ایک انداز ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: ''فرشتوں کا''۔

حضورﷺ نے اس کو ردّ فرما دیا: ((وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ)) ''وہ ایمان کیسے نہیں لائیں گے جبکہ وہ اپنے ربّ تعالیٰ کے پاس ہیں!'' ان کے لیے تو غیب کا پردہ حائل نہیں ہے۔ وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں تو اس میں کون سا کمال ہے؟ پھر صحابہؓ نے عرض کیا: فَالنَّبِيُّوْنَ ''پھر نبیوں کا ایمان ہے!''

حضورﷺ نے فرمایا: ((وَمَالَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ)) ''وہ کیسے ایمان نہیں لائیں گے جبکہ اُن پر وحی نازل ہوتی ہے!'' انبیاء ؑ پر اللہ کا فرشتہ وحی لے کر نازل ہوتا ہے' انہیں غیب کی خبروں سے مطلع کرتا ہے' پھر اللہ ان کو اپنی نشانیوں میں سے کچھ نشانیوں کا مشاہدہ کراتا ہے۔ لہٰذا وہ کیسے ایمان نہیں لائیں گے اور ان کا ایمان ''اعجب'' کیسے ہوگا! تیسری بار صحابہ کرامؓ نے بڑی ہمت و جرأت کر کے اور ڈرتے ڈرتے عرض کیا: ''فَنَحْنُ'' ''پھر ہم ہیں''۔ ہمارا ایمان اعجب ہے۔ حضورﷺ نے اس کو بھی ردّ فرما دیا: ((وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ)) ''تم کیسے ایمان نہ لاتے جب کہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں''۔ یعنی اللہ کی سب سے بڑی نشانی اور اس کا سب سے بڑا معجزہ تمہارے سامنے ہے۔ تم کو میرے دیدار اور میری صحبت کا فیض حاصل ہے۔ میری ذات سے جن برکات کا ظہور اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا جو نزول ہو رہا ہے وہ تمہارے سامنے ہے۔ انتہائی قلیل تعداد اور بے سروسامان ہونے کے باوجود اللہ کی نصرت و تائید سے تمہیں مشرکین و کفار پر جو فتوحات حاصل ہو رہی ہیں' ان کا تم اپنی چشم سر سے ہر لمحہ مشاہدہ کرتے ہو۔ میں نے بنفسِ نفیس تمہیں توحید کی دعوت پہنچائی ہے' تم پر قرآن مجید کی تبلیغ اور اس کے معارف و حکم کی تبیین کی ہے' تو تم کیسے ایمان نہ لاتے! اب حضورﷺ خود جواب ارشاد فرماتے ہیں: ((اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَيَّ اِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ)) ''میرے نزدیک تو سب سے زیادہ دلربا' دلکش اور حسین ایمان اُن لوگوں کا ہوگا جو میرے بعد ہوں گے'' ((يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ)) ''ان کو تو اوراق ملیں گے جن میں ایک کتاب (قرآن مجید) درج ہوگی''۔ ((يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا)) ''وہ اس پر ایمان لائیں گے جو کچھ اُن اوراق میں ہوگا''۔ یعنی وہ نہ میرے

دیدار سے شاد کام ہوئے‘ نہ انہوں نے میری صحبت سے فیض اٹھایا‘ نہ انہوں نے ان برکات‘ معجزات‘ نزولِ رحمت اور نصرتِ الٰہی کا بچشم سر مشاہدہ کیا‘ لیکن وہ اس قرآن پر ایمان لانے کے ذریعے سے ان تمام حقائق کونیہ وتشریعیہ پر ایمان لائیں گے جو میں لے کر آیا ہوں۔

اس مقام پر ایک اہم بات کی وضاحت ضروری ہے۔ یہاں افضلیت کی بات نہیں ہو رہی۔ انبیاء کے بعد افضل ترین ایمان لاریب صحابہ کرام ؓ ہی کا ہے۔ یہاں حسین ودلکش ایمان کی بات ہو رہی ہے‘ ان کے ایمان کی جنہوں نے نہ اللہ کی سب سے عظیم نشانی یعنی نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کا دیدار کیا اور نہ دنیا کے عظیم ترین مربی ومزکی کی صحبت سے مستفیض ہوئے‘ لیکن انہوں نے نورِ ایمان قرآن مجید سے حاصل کیا جو درحقیقت منبع وسرچشمۂ ایمان ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نور قرار دے رہا ہے: ﴿جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ﴾ تو ایک سند قرآن مجید سے اور ایک سند حدیث شریف سے کافی ہے۔ معلوم ہوا کہ بے یقینی کے اس روگ کا واحد علاج قرآن حکیم ہی ہے۔ یہی بے یقینی کو ختم کرنے والی واحد تلوار ہے۔ چنانچہ ’’بے یقینی‘‘ کے خلاف بھی ’’جہاد بالقرآن‘‘ کرنا ہوگا۔ اس کے سوا ہمارے پاس اور کوئی چارۂ کار نہیں!

محاذ چہارم

نفس پرستی اور شیطانی ترغیبات

اس دَور میں نفس پرستی اور شیطانی ترغیبات کا محاذ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس ضمن میں عام لوگوں کی نفس پرستی اتنی اہمیت نہیں رکھتی۔ اس لیے کہ اس کا سبب تو وہی ہے جس پر جاہلیتِ قدیمہ‘ جاہلیتِ جدیدہ اور بے یقینی کے محاذوں کے ضمن میں گفتگو

کے دوران اشارات ہو چکے ہیں' اور پھر اس نفس پرستی کا تعلق زیادہ تر افراد کی اپنی ذاتی زندگی سے ہے' لیکن ہمارے یہاں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس نے اسے باقاعدہ ایک منظم ادارے (institution) کی شکل دے رکھی ہے اور کلچر اور ثقافت کے نام پر منکرات وفواحش کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ ایک مسلمان کے دل میں اباحیت اور منکرات سے جو بُعد اور نفور ہوتا تھا اور حرام چیزوں کے خلاف دل میں جو جذبۂ نفرت ہوتا تھا اسے ثقافتی طائفوں' ریڈیو اور ٹی وی ڈراموں' راگ و رنگ کی محفلوں اور تعلیمی' کاروباری' دفتری اور صنعتی اداروں میں مُرد وزن کے مخلوط طریقِ کار کے ذریعے ختم کر دیا گیا ہے۔ اور اس سارے نظام کو ایک طرف اباحیت پسند طبقے اور دوسری طرف خود سرکاری سطح پر سرپرستی حاصل ہے۔ اس کو تہذیب' ثقافت' فنونِ لطیفہ اور مُرد وزن کی مساوات کے خوشنما نام دیے گئے ہیں۔ اب بے پردگی' نیم عریانی' خواتین کی رنگین و مزین تصاویر کو تہذیب وتمدن کی ناگزیر ضرورت قرار دیا گیا ہے اور اس طرح عورت کو چراغِ خانہ سے شمع محفل اور اس سے بڑھ کر اشتہاری جنس بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ ہمارے اخبارات و رسائل (اِلاّ ماشاء اللہ) اور دوسرے ذرائع ابلاغ اس میں مسابقت کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں' اس کو وقت اور زمانے کا تقاضا سمجھ لیا گیا ہے۔ دین تو رہا ایک طرف' ہماری جو معاشرتی' تہذیبی اور مجلسی اقدار تھیں' ان سب کو بھی پائمال کیا جا رہا ہے۔

جو لوگ یہ سب کچھ کر رہے ہیں وہ اگرچہ اقلیت پر مشتمل ہیں لیکن بدقسمتی سے ان کا ذرائع ابلاغ پر پوری طرح غلبہ اور تسلط ہے۔ اس اقلیتی گروہ نے کچھ وقتی تقاضوں اور کچھ لوگوں کے دینی رجحان کے پیش نظر ان ذرائع ابلاغ کا کچھ حصہ اسلامی اور دینی پروگراموں کے لیے بھی مخصوص کر رکھا ہے جو اکثر و بیشتر محض بہلاوے اور دکھاوے کے لیے ہوتے ہیں' اور بڑی چابک دستی' ہوشیاری اور احتیاط یہ برتی جاتی ہے کہ کہیں کوئی ایسا کام نہ ہو جائے کہ ان ذرائع ابلاغ سے عوام الناس تک دین کا حقیقی پیغام پہنچ جائے۔ مبادا اعجازِ قرآنی لوگوں کے اذہان وقلوب میں نفوذ کر کے ان کو مسخر کر لے۔ یہ

وہی خوف ہے جس کا اظہار علامہ اقبال مرحوم نے اپنی نظم ''ابلیس کی مجلسِ شوریٰ'' میں ابلیس کی زبان سے اس طرح کرایا ہے ؎

عصر حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبرؐ کہیں!

لہٰذا سرکاری ذرائع ابلاغ میں دین و مذہب کے نام سے جو پروگرام رکھے جاتے ہیں یا اخبارات و رسائل میں جو صفحات مختص کیے جاتے ہیں ان میں بظاہر احوال کوشش یہ ہوتی ہے کہ غیر محسوس طریقے سے انتشار (confusion) کو ہوا دی جائے۔ چنانچہ کوئی مشرق کی بات کہتا ہے تو کوئی مغرب کی بات لکھتا ہے۔ کوئی شمال کی بات کہے گا تو اگلا جنوب کی بات کرے گا' تا کہ دین و مذہب کے بارے میں نفسیاتی الجھاؤ اور ذہنی انتشار بڑھتا چلا جائے۔ پھر بالفرض کوئی مؤثر بات آ ہی جائے تو فوری طور پر اس کے متصلاً بعد کچھ ایسے پروگرام رکھ دیے جائیں گے جن کے ذریعے یہ اثرات زائل ہو جائیں' ذہن سے محو ہو جائیں' یعنی ؏

چشمِ عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئیں تو خوب

پھر ان تمام ذرائع ابلاغ و وسائلِ ابلاغ کے کرتا دھرتا اُن خواتین کے بیانات' مضامین' انٹرویوز' تصاویر اور خبروں کو انتہائی نمایاں کرتے ہیں جو مغرب زدہ اور اباحیت پسند ہیں اور ہمارے ملک میں انتہائی اقلیت میں ہیں۔ لیکن تأثر یہ دیا جاتا ہے کہ گویا ہمارے ملک کی خواتین کی اکثریت اسی طرزِ فکر کی حامل خواتین کی ہے جن کے نزدیک دین و مذہب اور ہماری تہذیب و معاشرتی اقدار پرکاہ کے برابر بھی وقعت اور حیثیت نہیں رکھتیں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کی عظیم اکثریت ان دین پسند خواتین پر مشتمل ہے جن کے نظریات ان مغرب زدہ خواتین کے نظریات کے بالکل برعکس ہیں۔ لیکن معاملہ چونکہ یہ ہے کہ ؏ ''ولیکن قلم در کفِ دشمن است'' لہٰذا خواتین کے اس قلیل ترین طبقے کو وسائلِ ابلاغ کے ذریعے اس طرح project اور نمایاں کیا جاتا ہے گویا پاکستان میں بسنے والی تمام خواتین اسی نظریہ و خیال کی حامی ہیں۔ یہ ہے

اس جہاد کا چوتھا محاذ۔ اب سوال یہ ہے کہ اس محاذ پر ہم کیا کر سکتے ہیں!

کشتۂ شمشیرِ قرآنش کنی

ان ذرائع ابلاغ سے معاشرے میں نفس پرستی کا جو نفوذ ہو رہا ہے اور انسان کی سوچ اور رجحانات و میلانات کو جس طرح غلط رُخ پر ڈالا جا رہا ہے اس سے مقابلے کے لیے بھی ہمارے پاس ڈھال اور تلوار قرآن ہی ہے۔ میں نے حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کے اس عزم کو بہت عام کیا ہے جس کا حضرت شیخ الہندؒ نے ۱۹۲۰ء میں اسارتِ مالٹا سے رہائی کے بعد دارالعلوم دیوبند میں علماء کے ایک اجتماع میں اظہار کیا تھا:

> ''میں وہیں (مراد ہے اسارتِ مالٹا) سے یہ عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی زندگی اس کام میں صرف کر دوں کہ قرآن کریم کو لفظاً و معناً عام کیا جائے۔ بڑوں کو عوامی درسِ قرآن کی صورت میں اس کے معانی سے روشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے لیے آمادہ کیا جائے......''

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے علمائے حقانی و ربانی جو اپنا تعلق امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہما اللہ سے قائم کرنے کو اپنے لیے موجب اعزاز و افتخار سمجھتے ہیں' وہ فقہی و کلامی تعبیر اور استنباط کی بحثوں سے صرفِ نظر کر کے ایک منظم تحریک کی شکل میں حضرت شیخ الہندؒ کے عزم کو عملی شکل دینے کے لیے کمر ہمت کس لیں۔ شہر شہر' محلّہ محلّہ' کوچہ کوچہ' قریہ قریہ عوامی درسِ قرآن کے حلقے قائم کریں اور قرآن مجید' فرقانِ حمید کی شمشیر برّاں کے ذریعے نفس پرستی اور اباحیت پسندی کے خلاف جہاد کریں اور اس سیلاب کے آگے سدِّ ذوالقرنین بن جائیں۔ یہی پیغام اس مردِ قلندر نے آج سے قریباً نصف صدی قبل دیا تھا جس کو بجا طور پر حکیم الامت کہا جاتا ہے' یعنی ڈاکٹر علامہ اقبال مرحوم و مغفور۔ ان کا پیغام تھا۔

اے کہ می نازی بہ قرآنِ عظیم   تا کجا در حجرہ ہا باشی مقیم!
در جہاں اسرارِ دیں رافاش کن   نکتۂ شرعِ مبیں را فاش کن!

''اے وہ شخص جسے حاملِ قرآن عظیم ہونے پر فخر ہے' آخر کب تک حجروں اور گوشوں میں دبکے رہو گے؟ اٹھو اور دنیا میں دینِ حق کے اسرار و رموز اور عرفان و فیضان کو عام کرو اور شریعت اسلامی کے حکم وعبر کی نشر و اشاعت کے لیے سرگرم عمل ہو جاؤ!''

یہ ہے علامہ مرحوم کا پیغام حاملِ قرآن اُمت اور بالخصوص علمائے حق کے لیے۔ بفضلہٖ تعالیٰ ملک کا کوئی قابلِ ذکر شہر ایسا نہیں ہے جس میں غالب اکثریت ایسے علمائے کرام کی نہ ہو جن کا امام الہند شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی یا حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسے اکابر سے ارادت وعقیدت کا تعلق نہ ہو۔ آخر الذکر بھی درحقیقت ولی اللّٰہی اور دیوبند کے مکتبِ فکر سے وابستہ رہے ہیں اور تھانوی مکتب فکر ہو یا ندوی' یہ سب ایک ہی تسبیح کے دانے ہیں۔ اسی طرح مسلکِ سلفی کا تعلق تو براہِ راست حضرت شاہ اسماعیلؒ جیسے غازی ومجاہد اور شہید اور امام الہند شاہ ولی اللہ دہلویؒ سے قائم ہے۔ اگر ہمارے یہ علماءِ عظام منظم ہو کر عوامی درسِ قرآن کی تحریک برپا کر دیں تو اِن شاء اللہ العزیز نفس پرستی' اباحیت پسندی اور خدا ناآشنا ثقافت وفنونِ لطیفہ کے نام سے جو زہر ہمارے معاشرے میں پھیلایا جا رہا ہے اس کا سدّ باب بھی ہو جائے گا اور جیسے جیسے قرآن حکیم اُمت کے اذہان وقلوب میں نفوذ اور سرایت کرے گا تو نتیجتاً ذرائع ابلاغ پر قابض اباحیت پسند قلیل طبقہ یا تو اپنا رویہ تبدیل کرنے پر یا اسلام کے سچے خادموں کے لیے جگہ خالی کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ البتہ اس کے لیے ناگزیر شرط یہ ہے کہ تمام انواع کے فقہی وکلامی اختلافات و تأویلات سے دامن بچایا جائے اور قرآن حکیم کا انقلابی پیغام عامۃ الناس تک پہنچایا جائے۔ اگر اس احتیاط کو ملحوظ نہ رکھا گیا تو ابلیس کا وہ مشورہ کارگر ہو گا جو اُس نے اپنی شوریٰ میں بقول علامہ اقبال پیش کیا تھا کہ ؎

ہے یہی بہتر الٰہیات میں اُلجھا رہے ۔۔۔ یہ کتاب اللہ کی تأویلات میں اُلجھا رہے

ذہن وفکر کی تطہیر اور سیرت وکردار کی تعمیر کی اساس اور نفس پرستی کے سیلاب کے

آگے کوئی چیز اگر سدّ اور بند بن سکتی ہے تو وہ صرف اور صرف قرآن مجید ہے۔ اباحیت ونفس پرستی کے قلع قمع کے لیے اگر ہمارے ہاتھ میں کوئی تیغ بے زنہار ہے تو وہ قرآن مجید ہے۔ علامہ اقبال کے یہ اشعار میں نے بارہا آپ کو سنائے ہیں۔ انہیں پھر پیش کر رہا ہوں۔ یہ اشعار میرے مفہوم ومطلوب کو آپ کے اذہان وقلوب میں منتقل اور جاگزیں کرنے میں بہت مدد ومعاون ہوں گے۔

کشتنِ ابلیس کارے مشکل است زانکہ اُو گم اندر اعماقِ دل است
خوشتر آں باشد مسلمانش کنی کشتۂ شمشیرِ قرآنش کنی!

''ابلیس کو ہلاک کر دینا ایک نہایت مشکل کام ہے' اس لیے کہ اس کا بسیرا نفسِ انسانی کی گہرائیوں میں ہے۔ بہتر صورت یہ ہے کہ اسے قرآنِ حکیم کی حکمت و ہدایت کی شمشیر سے گھائل کر کے مسلمان بنالیا جائے''۔

واقعہ یہ ہے کہ آج ہماری ملی وقومی زندگی کے شعور کی گہرائیوں میں آرٹ کونسلز' ثقافتی طائفوں کے مبادلوں' راگ ورنگ کی محفلوں' رومانی ڈراموں' افسانوں اور لٹریچر اور ٹیلی ویژن کے مختلف "Cultural Shows" نے ڈیرا لگا رکھا ہے۔ ہمارے ملک کی اعلیٰ ترین شخصیتیں اس میٹھے زہر کی سرپرستی کر رہی ہیں۔ ان سے نبرد آزما ہونا آسان کام نہیں ہے۔ بہتر شکل یہی ہے کہ قرآن کی تلوار سے ان اربابِ اختیار کو مسلمان بنانے کی کوشش کی جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ نفسانیت اور شہوانیت تو ہمارے نفس کے اندر ہی ہیں۔ شیطان ان نفسانی خواہشات وداعیات کو بھڑکاتا ہے' انہیں مشتعل کرتا ہے' اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کرتا۔ چنانچہ آخرت میں جب فیصلے چکا دیے جائیں گے تو جو لوگ دنیا میں شیطان کے دجل وفریب کا شکار ہوئے تھے وہ اس کو ملامت کریں گے۔ شیطان اس کا جو طویل جواب دے گا اُسے اللہ تعالیٰ نے سورۃ ابراہیم میں نقل فرمایا ہے۔ اس جواب میں وہ کہے گا:

﴿وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ

فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِکُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ ؕ﴾ (آیت ۲۲)

''میرا تم پر کوئی زور تو تھا نہیں' میں نے اس کے سوا اور کچھ نہیں کیا کہ تمہیں اپنے راستے کی طرف بلایا (اسے خوش نما' دلفریب اور تمہارے نفس کے لیے لذت آفریں بنا کر پیش کیا) تو تم نے میری دعوت پر لبیک کہا۔ پس اب مجھے ملامت نہ کرو' بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو۔ یہاں نہ میں تمہاری کوئی فریادرسی کر سکتا (اور تمہارے کام آ سکتا) ہوں اور نہ ہی تم میری فریادرسی کر سکتے (اور میرے کام آ سکتے) ہو۔''

معلوم ہوا کہ شیطان اپنے راستے کو بہت مزین کر کے انسان کو اس کی طرف بلاتا ہے' پھر انسان کے نفس میں' اس کے پورے وجود میں اس کی دعوت خوش نما زہر بن کر سرایت کر جاتی ہے۔ لہٰذا اس زہر کے لیے تریاق بھی وہ درکار ہے جو پورے وجود میں سرایت کر سکے اور پھر جس میں حلاوت اور تاثیر بھی ہو۔ ایسا کوئی تریاق سوائے قرآن کے اور کوئی نہیں ہے۔

چوں بجاں در رفت جاں دیگر شود
جاں چوں دیگر شد جہاں دیگر شود

''یہ قرآن اگر کسی کے اندر اتر جائے تو اُس کے باطن میں ایک انقلاب آ جائے' اور فرد کے اندر کا یہ انقلاب ایک بین الاقوامی انقلاب کا پیش خیمہ بن سکتا ہے''۔

محاذ پنجم

فرقہ واریت

ہمارا پانچواں محاذ جس پر ہمیں جہاد بالقرآن کرنا ہے' وہ فرقہ واریت' تشتت' انتشار اور باہمی اختلافات کا محاذ ہے۔ یہ عناصر وحدتِ اُمت کو صدیوں سے دیمک کی

طرح چاٹ رہے ہیں۔ انہی کے باعث دولتِ عباسیہ ختم ہوئی اور سقوطِ بغداد کا سانحہ پیش آیا۔ انہی کی وجہ سے بغداد کے گلی کوچوں میں اہل سنت کے دو گروہ دست بگریباں ہوئے' تلواریں بے نیام ہوئیں اور خون کی ندیاں بہائی گئیں۔ سلطنتِ ہسپانیہ کے زوال وانحطاط اور پھر کامل سقوط کے عوامل میں جہاں قبائلی عصبیتیں کارفرما تھیں وہاں اس تباہی میں فقہی وکلامی اختلافات کا عمل دخل بھی تھا۔ اور اب محسوس ہو رہا ہے کہ یہ اختلافات سلطنتِ خداداد پاکستان کے لیے بھی روز بروز زیادہ سے زیادہ نازک اور خطرناک صورت اختیار کرتے چلے جارہے ہیں۔

ماضی قریب میں بادشاہی مسجد کے ایک مبینہ واقعہ بلکہ محض افواہ پر معرکہ آرائی کی جو تکلیف دہ صورتِ حال بنی تھی' یہ چنگاری جنگل کی آگ بن سکتی تھی اور ہم میں سے ہر شخص اپنے طور پر اس کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ آگ ہمارے لیے کتنی ہولناک اور تباہ کن ثابت ہو سکتی تھی۔ فرقہ واریت کا بارود اب بھی ہمارے یہاں موجود ہے' کوئی شر پسند گروہ اس کو کسی وقت بھی دیا سلائی دکھا سکتا ہے۔ اس نازک صورت حال میں ہماری ملی وسیاسی زندگی اور ہمارے وطن کے مستقبل کے لیے جو خطرات مضمر ہیں' میں اس وقت ان کے بارے میں بات نہیں کر رہا۔ پھر یہ کہ فی الوقت صورتِ حال جس ہلاکت خیزی کے دہانے تک پہنچی ہوئی ہے اس کے اسباب وعلل کے متعلق بھی میں اس وقت کچھ عرض نہیں کروں گا۔ اِس وقت مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اس کا علاج صرف تشویش ظاہر کرنے سے تو نہیں ہو جائے گا' محض پریشان ہونے سے تو کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا! اس کے لیے مثبت کام کرنا ہوگا۔ اس کے لیے بھی جہاد کرنا ہوگا اور اس جہاد کے لیے بھی قرآن ہی واحد تلوار ہے۔

اعتصام کن کہ حبل اللہ اوست

فرقہ واریت کے اس عفریت کا سر قلم کرنے' اس کا قلع قمع کرنے اور اس کو نیست ونابود کرنے کے لیے واحد تلوار صرف قرآن ہے۔ یہی سبق ہم کو سورۃ آل عمران کی

آیت۱۰۳ کے ابتدائی الفاظ میں ملتا ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ تمام مفسرین اور تمام علماء عظام کا اس امر پر اجماع ہے کہ یہاں حبل اللہ سے مراد قرآن مجید ہے اور یہ رائے متعدد احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں قائم کی گئی ہے۔ آیتِ مبارکہ کے اس حصے سے علامہ اقبال مرحوم نے جو کچھ اخذ کیا ہے وہ میں آگے بیان کروں گا۔ اس وقت میں اکبرالہ آبادی مرحوم کا ایک شعر سناتا ہوں جو ہمارے موجودہ حالات پر منطبق ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں ع

صوم ہے ایمان سے‘ ایمان غائب صوم گم

یعنی آدمی روزہ تو ایمان ہی کے تقاضے کے تحت رکھ سکتا ہے۔ (خاص طور پر موسمِ گرما کے روزے) جب ایمان ہی نہیں رہا تو صوم تو آپ سے آپ گیا! پھر اس کا التزام و اہتمام کیسے ہوگا؟ اگلا مصرع نہایت قابل توجہ ہے ع

قوم ہے قرآن سے‘ قرآن رخصت قوم گم

مسلمانوں کی ملّی اور قومی شیرازہ بندی قرآن سے ہے۔ قرآن درمیان سے ہٹ گیا یا آپ کی توجہ قرآن سے ہٹ گئی تو نتیجہ ایک ہی ہوا‘ یعنی وحدتِ ملّی کا شیرازہ بکھر گیا۔ اسے اقبال نے اس طرح تعبیر کیا ہے ع

یا مسلماں مُرد یا قرآں بمرد!

یعنی یا مسلمان مر چکا ہے یا (معاذ اللہ) قرآن مر چکا ہے۔ اقبال دراصل یہ کہہ رہے ہیں کہ قرآن تو زندہ و پائندہ ہے‘ لیکن مسلمانوں کی توجہ مر چکی ہے۔ قرآن سے ان کا شغف و التفات ختم ہو چکا ہے۔ چنانچہ علامہ مرحوم نے مسلمانوں کو چونکانے کی غرض سے یہ پیرایۂ بیان اختیار کیا ہے۔

عظمتِ قرآن کے بیان میں علامہ اقبال کے یہ اشعار بھی انتہائی قابل توجہ ہیں:

فاش گویم آنچہ در دل مضمر است — ایں کتابے نیست چیزے دیگر است
مثلِ حق پنہاں و ہم پیدا ست ایں — زندہ و پائندہ و گویا ست ایں
صد جہانِ تازہ در آیاتِ اوست — عصر ہا پیچیدہ در آناتِ او ست

''اس قرآن کے بارے میں جو بات میرے دل میں پوشیدہ ہے اُسے اعلانیہ ہی کہہ گزروں! حقیقت یہ ہے کہ یہ محض کتاب نہیں ہے' کچھ اور ہی شے ہے! یہ ذاتِ حق سبحانہ وتعالیٰ کا کلام ہے لہٰذا اُسی کی مانند پوشیدہ بھی ہے اور ظاہر بھی۔ اور یہ کتاب جیتی جاگتی اور بولتی بھی ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والی بھی ہے۔ اس کی آیتوں میں سینکڑوں تازہ جہان آباد ہیں اور اس کے ایک ایک لمحے میں بے شمار زمانے موجود ہیں۔''

لیکن مسلمانوں کا اس کتابِ الٰہی' اس ''ھدًی لِلنّاس '' اس فرقانِ حمید' اس نسخۂ شفا کے ساتھ کیا سلوک ورویہ باقی رہ گیا ہے' اس کا نوحہ اقبال اس طرح کرتے ہیں ۔

با یاتش ترا کارے جز ایں نیست! — کہ از یٰسینِ او آساں بمیری!

''لیکن افسوس کہ اے مسلمان! تجھے اس قرآن کی آیات سے اب اس کے سوا اور کوئی سروکار نہیں رہا کہ اس کی سورۂ یٰسین کے ذریعے موت کو آسان کرلے''۔

علامہ کے یہ اشعار بھی میں بارہا اپنی تقریر وتحریر میں پیش کر چکا ہوں جن میں انہوں نے بڑی دل سوزی کے ساتھ ہماری ذلت وخواری' ہمارے انتشار' ہماری آپس کی چپقلش اور تنازعات کی تشخیص بھی کی ہے اور علاج بھی تجویز کیا ہے ۔

خوار از مہجوریٔ قرآں شدی — شکوہ سنجِ گردشِ دوراں شدی

اے چو شبنم بر زمیں افتندۂ — در بغل داری کتابِ زندۂ

حضرت شیخ الہندؒ نے اسارتِ مالٹا سے رہائی کے بعد پوری دنیا کے مسلمانوں کی دینی و دُنیوی تباہی و بربادی کا جہاں ایک سبب ''قرآن کو چھوڑ دینا'' قرار دیا تھا وہاں دوسرا سبب ''آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی'' بھی بیان کیا تھا۔ عوامی درسِ قرآن کے حلقے قائم کرنے کے عزم کے ساتھ ساتھ آپ نے اس ارادہ کا اظہار بھی کیا تھا کہ مسلمانوں کے باہمی جنگ وجدال کو ختم کرنے کے کام میں بھی وہ اپنی باقی زندگی صرف کریں گے۔ مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ جو اِس روایت کے راوی ہیں' انہوں نے اس پر اس طرح تبصرہ فرمایا تھا کہ ''حضرتؒ نے ہمارے زوال وانحطاط کے جو دو سبب

بیان کیے تھے‘ غور کیا جائے تو یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ ہمارے باہمی اختلافات اور باہمی جنگ و جدال کا سبب بھی قرآن کو ترک کر دینا ہی ہے‘‘۔ان دو اکابر کا اس پر کامل اتفاق نظر آتا ہے کہ مسلمانوں کی اصلاح اور ان کے باہمی اختلاف کو ختم یا کم از کم ان کی شدت کو کم کرنے اور ان میں اعتدال پیدا کرنے کا واحد ذریعہ اعتصام بالقرآن ہے۔

علامہ اقبال نے اسے جس پُر شکوہ انداز میں ادا کیا ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔ فرماتے ہیں ؎

از یک آئینی مسلماں زندہ است　　پیکرِ ملّت ز قرآں زندہ است
ماہمہ خاک و دل آگاہ اوست　　اعتصامش کن کہ حبل اللہ اوست

’’وحدتِ آئین ہی مسلمان کی زندگی کا اصل راز ہے اور ملت کے جسدِ ظاہری میں روحِ باطنی کی حیثیت صرف قرآن کو حاصل ہے‘ ہم تو سرتاپا خاک ہی خاک ہیں‘ ہمارا یہ وجود مٹی ہے! ہاں اس میں دل ہے‘ جس کی دھڑکن اس کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ (ہمارا قلبِ زندہ اور ہماری روحِ تابندہ تو اصل میں قرآن ہی ہے۔) اس کو مضبوطی کے ساتھ تھامو کہ یہی حبل اللہ یعنی اللہ کی مضبوط رسّی ہے‘‘۔

اور فرماتے ہیں ؎

چوں گہر در رشتۂ او سفتہ شو
ورنہ مانندِ غبار آشفتہ شو

’’اے ملتِ اسلامی! اب بھی وقت ہے کہ تو اپنے آپ کو تسبیح کے موتیوں کی طرح قرآن کے رشتے میں بیندھ لے اور پرو لے‘ ورنہ پھر اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ خاک اور دُھول کی مانند پریشان و منتشر اور ذلیل و خوار رہ!‘‘

میرا تاثر یہ ہے اور میں اسے تقریر میں بھی اور تحریر میں بھی برملا ظاہر کرتا رہا ہوں کہ ماضی قریب میں قرآن کی عظمت اور مرتبہ و مقام کا انکشاف جس شدت کے ساتھ علامہ اقبال پر ہوا شاید ہی کسی اور پر ہوا ہو۔ علامہ مرحوم نے اپنی شاعری بالخصوص فارسی

شاعری میں نہایت دل گداز' مؤثر اور تیر کی طرح دل میں پیوست ہو جانے والے مختلف اسالیب سے ملتِ اسلامیہ کو جھنجھوڑا ہے اور اسے دعوت دی ہے کہ دین و دنیا کی فوز وفلاح چاہتے ہو تو قرآن کو تھامو۔ یہی تمہارے اتحاد اور تمہارے عروج کا واحد ذریعہ ہے۔ان کا یہ شعر آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہے ؎

گر تو می خواہی مسلماں زیستن!
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن!

''تو اگر مسلمان ہو کر جینے کا خواہش مند ہے' اس کی تمنا اور آرزو رکھتا ہے تو اچھی طرح جان لے کہ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اپنی حیات کی بنیاد قرآن پر قائم کرے''۔

حاصل کلام

حاصل کلام یہ ہے کہ ہمارے سامنے پانچ محاذ ہیں جن کے خلاف منظم ہو کر جہاد بالقرآن کے لیے کمر کسنے کی ضرورت ہے۔آپ میں سے اکثر لوگ جانتے ہیں کہ اسی جہاد کے لیے میں نے اپنا پروفیشن تج دیا۔ میں اپنی زندگی کے بہترین دن اسی کام میں لگا چکا ہوں۔اب تو بڑھاپے میں قدم رکھ چکا ہوں۔ع ''شادم بر عمر خویش کہ کارے کردم''۔الحمد للہ میری زندگی کے جو بہترین ایام تھے وہ اس جہاد بالقرآن میں بسر ہوئے ہیں۔ میرے شب و روز اور میری صلاحیتیں اور توانائیاں دروسِ قرآن' تقاریر' خطباتِ جمعہ' انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی کے قیام' قرآن کانفرنسوں اور محاضراتِ قرآنی کے انعقاد' قرآنی تربیت گاہوں کے انصرام' قرآنی سلسلۂ اشاعت کے انتظام' قرآن کے پیغام پر مشتمل مطبوعات کی اشاعت اور ملک کے مختلف شہروں کے دعوتی دَوروں میں لگی ہیں۔

اور الحمد للہ قرآن کا پیغام لے کر میں دوسرے ممالک میں بھی گیا ہوں۔صنم خانۂ ہند' عالمِ عرب' امریکہ اور یورپ میں چراغ روشن کیے ہیں۔لوگوں کو آمادہ کیا ہے کہ کمر کسیں اور اس جہاد بالقرآن کے لیے میدان میں آئیں۔ظاہر بات ہے کہ کام کے

نتائج ظاہر ہونے میں وقت لگتا ہے۔ آپ کے اسی شہر لاہور میں مَیں نے یہ کام چھ سال تن تنہا کیا' جبکہ کوئی ادارہ نہیں تھا' کوئی تنظیم نہیں تھی۔ مطب بھی کر رہا تھا اور یہ کام بھی کر رہا تھا۔ وہ جو حسرت موہانی نے کہا تھا ع ''ہے مشقِ سخن جاری اور چکی کی مشقت بھی'' تو یہ دونوں چیزیں میرے لیے بھی جاری تھیں۔ پھر ۱۹۷۲ء میں مرکزی انجمن خدام القرآن قائم ہوئی اور بقول اقبال ؎

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب مرے راز داں اور بھی ہیں

بہرحال میرا اور انجمن کا کام اسی جہاد بالقرآن کے گرد گھومتا رہا ہے۔ آج میں نے اس پورے کام کو پانچ محاذوں کی شکل میں مرتب کر کے آپ حضرات کے سامنے رکھ دیا ہے' ورنہ یہ باتیں تو میں نے بارہا کہی ہیں۔ میں ان کو مختلف موضوعات و عنوانات کے تحت اور مختلف پیرایوں میں بیان کرتا رہا ہوں۔

آج مجھے آپ حضرات سے یہ کہنا ہے کہ رمضان المبارک کے جمعہ کی اس مبارک ساعت (۱) میں کچھ غور کیجیے' کچھ سوچیے' کچھ اپنے گریبانوں میں جھانکیے۔ میں عرض کروں گا کہ ہمارا پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ ہم میں سے ہر شخص یہ معین (assess) کرے کہ میں قرآن کریم کے اعتبار سے کس مقام پر کھڑا ہوں۔ کیا میں قرآن پڑھتا ہوں؟ قرآن پر غور و تدبر کرتا ہوں؟ قرآن سے مجھے کتنا شغف اور تعلق ہے؟ پھر یہ کہ قرآن کا جو حکم سامنے آجائے کیا بے چون و چرا اُسے مان لیتا ہوں؟ کیا قرآن کے پیغام کو آگے پہنچانے کا کوئی ارادہ' کوئی عزم میرے اندر ہے؟ اس ضمن میں تن من دھن سے کوئی خدمت میں نے آج تک کی ہے؟ یہ خود احتسابی ضروری ہے۔ انسان پہلے خود اپنا جائزہ لے' پھر فیصلہ کرے کہ بحیثیت مسلمان اس کو قرآن مجید کے جو حقوق ادا کرنے ہیں' اس کام کے لیے اس کے دل میں کتنی لگن' تڑپ' ولولہ اور حوصلہ ہے! اگر نہیں ہے تو شعوری طور پر اس کے لیے کوشاں ہو۔ یہ بھی نہ کر سکے تو پھر اپنے ایمان کی خیر منائے۔

میں نے ۱۹۶۸ء میں ''مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق'' کے موضوع پر تقریر کی

---

(۱) واضح رہے کہ یہ خطاب رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ کے ایک مبارک جمعہ کے موقع پر کیا گیا تھا۔

تھی۔ اس میں قرآن مجید کے پانچ حقوق گنوائے تھے۔ پہلا یہ کہ اسے مانا جائے۔ دوسرا یہ کہ اسے پڑھا جائے۔ تیسرا یہ کہ اُسے سمجھا جائے۔ چوتھا یہ کہ اس پر عمل کیا جائے اور پانچواں یہ کہ اسے دوسروں تک پہنچایا جائے۔ یہ تقریر مطبوعہ شکل میں موجود ہے۔ ان حقوق کے حوالے سے اپنا محاسبہ خود کیجیے کہ کیا ہم ان کو ادا کر رہے ہیں! اگر نہیں کر رہے ہیں تو آج ہی یہ عزم کر کے اٹھیے کہ ہم ان شاء اللہ ان حقوق کو ادا کریں گے۔

یہ بھی حسنِ اتفاق ہے کہ میں نے قرآن مجید کے پانچ حقوق گنوائے تھے اور آج میں نے پانچ ہی محاذ آپ کے سامنے رکھ دیے ہیں جو ہماری اپنی ملّت کی اصلاح اور اس کی دینی وملّی زندگی کو سنوارنے کے لیے جہاد بالقرآن کے متقاضی ہیں۔ یہ تو ہماری جدوجہد کا پہلا مرحلہ ہے۔ ہمیں تو اس قرآن کی شمشیر بے زنہار' تیغ برّاں کو ہاتھ میں لے کر پورے کرۂ ارضی پر کفر' شرک' الحاد' دہریت' اباحیت' شیطنت اور ان کے ذریعے پیدا ہونے والے تمام امراض کا قلع قمع کرنا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ "Physician heals thyslef" کے مصداق اس کام کو اپنی ذات سے شروع کیجیے۔ پھر کمر کسیے کہ جہاد بالقرآن کے ذریعے پاکستان کے مسلم معاشرے کی اصلاح کے لیے اپنی بہترین توانائیاں' اپنی بہترین صلاحیتیں اور اپنے بہترین اوقات وقف کریں گے' اور اگر اللہ توفیق اور ہمت دے تو پوری زندگی اسی کے لیے وقف ومختص رہے گی' از روئے آیتِ قرآنیہ:

﴿اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (الانعام)

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو نیز تمام مسلمانوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اقول قولی هذا واستغفر اللہ لی ولکم ولسائر المسلمین والمسلمات

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

''تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے''

(رواه البخاری' عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ)

بقیہ: حرفِ اوّل

بعید نہیں کہ قید و بند کی صعوبتوں سے بھی دوچار ہونا پڑے۔ لہٰذا یا تو وہ یہ کہتے ہوئے اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑتے ہیں کہ قرآن کا راستہ ہے تو بالکل صحیح لیکن اس پر ہمارا چلنا نہایت مشکل ہے..... اور یا وہ اپنی کمزوریوں کو عزیمت اور اپنے نفاق کو ایمان کے روپ میں پیش کرنے کے لیے جھوٹی اور باطل تاویلات کے ذریعے سے باطل کو حق کے روپ میں پیش کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ اس رویے کے برعکس اصحابِ ہمت و عزیمت یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ خواہ کچھ بھی ہو وہ اپنے آپ کو حتی الامکان ہر قسم کی قربانیاں دے کر اور ہر نوع کے مصائب جھیل کر قرآن کے مطابق بنانے کی کوشش کریں گے۔ نتیجۃً وہ اپنی نیت اور ہمت کے مطابق اللہ کی طرف سے اس کی توفیق پاتے ہیں۔

رجوع الی القرآن کے انہی دو پہلوؤں کا مظہر ہیں وہ تحریکیں جو اب اپنے عہد طفولیت سے گزر کر شباب کی حدود میں داخل ہو رہی ہیں۔ انجمن ہائے خدام القرآن کی صورت میں رجوع الی القرآن کا فکری و نظری عنصر نمایاں ہے جب کہ تنظیم اسلامی اس کے عملی اور سیاسی پہلو کی امین ہے۔ ماہِ دسمبر میں مرکزی انجمن خدام القرآن کا تینتیسواں سالانہ اجلاس منعقد کیا جا رہا ہے۔ اسی نسبت سے حکمت قرآن کے اس شمارے میں مرکزی انجمن خدام القرآن کے مختلف شعبوں کی کارگزاری کی مختصر رپورٹ بھی شامل ہے۔ دیگر مضامین میں صدرِ مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی کا فکر انگیز خطاب بعنوان ''جہاد بالقرآن کے پانچ محاذ'' اور حافظ زبیر احمد صاحب کا مضمون ''چہرے کا پردہ.....واجب' مستحب یا بدعت؟'' اسی رجوع الی القرآن کے فکری و نظری پہلوؤں کی نمائندہ تحریریں ہیں۔

اطلاع برائے قارئین

حکمت قرآن کا زیر نظر شمارہ نومبر۔دسمبر ۲۰۰۵ء کا مشترکہ شمارہ ہے۔ اس مناسبت سے اس کی ضخامت بھی دوگنی ہے اور قیمت بھی۔

توضیح و تنقیح

چہرے کا پردہ

واجب' مستحب یا بدعت؟

تحریر: حافظ محمد زبیر

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نوعِ انسانی کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے دو سلسلے جاری فرمائے۔ ان میں سے ایک کلامِ الٰہی کا سلسلہ ہے جس کا اختتام قرآن مجید کی صورت میں ہوا اور دوسرا سلسلہ انبیاء و رُسل کا ہے جس کی انتہا ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر ہوئی۔ انبیاء کی بعثت اور کتبِ سماویہ کے نزول کا واحد مقصد نوعِ انسانی کی ہدایت اور رہنمائی ہے' تاکہ اللہ کے بندے اپنی نفسانی خواہشات کو اللہ کے نازل کردہ احکامات کے تابع کرتے ہوئے اس دنیا میں زندگی گزاریں۔ ان احکاماتِ الٰہیہ کا ایک بڑا حصہ حیا اور مکارمِ اخلاق سے متعلق رہنمائی پر مشتمل ہے۔ یہ حیا ہی ہے جسے اللہ کے رسول ﷺ نے ایمان کا حصہ قرار دیا ہے اور یہ ایک حکم شرعی ہونے کے ساتھ ساتھ انسانی فطرت کا خاصہ بھی ہے۔

اگر انسانوں نے جانوروں کی طرح اپنی فطرت کو مسخ کر لیا ہو تو الگ بات ہے ورنہ ایک سلیم الفطرت انسان باحیا ہونے کے ساتھ ساتھ باکردار بھی ہوتا ہے۔ اسلام میں ستر و حجاب کے احکامات اسی فطری حیا کا حصہ ہیں۔

ہمارے پیشِ نظر اس وقت اگست ۲۰۰۵ء کا ماہنامہ ''اشراق'' ہے جس کے ''نقطۂ نظر'' کے کالم میں ''چہرے کا پردہ'' کے عنوان سے محترم جناب خورشید عالم صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں فاضل مصنف علماء کے شذوذات سے استدلال کرتے ہوئے چہرے کے پردے کو واجب یا مستحب تو کجا بدعت قرار دینے کی طرف مائل نظر آتے ہیں۔ ہمارے علم کی حد تک شاید ہی کسی معروف عالم نے چہرے کے پردے کے بارے میں ایسا فلسفہ وفکر پیش کیا ہو جس سے اس کے استحباب کی بھی نفی ہوتی ہو۔ عربوں میں پردہ نشینی کی

بقیہ: حرفِ اوّل

بعید نہیں کہ قید و بند کی صعوبتوں سے بھی دوچار ہونا پڑے۔ لہٰذا یا تو وہ یہ کہتے ہوئے اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑتے ہیں کہ قرآن کا راستہ ہے تو بالکل صحیح لیکن اس پر ہمارا چلنا نہایت مشکل ہے..... اور یا وہ اپنی کمزوریوں کو عزیمت اور اپنے نفاق کو ایمان کے روپ میں پیش کرنے کے لیے جھوٹی اور باطل تاویلات کے ذریعے سے باطل کو حق کے روپ میں پیش کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ اس رویے کے برعکس اصحابِ ہمت و عزیمت یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ خواہ کچھ بھی ہو وہ اپنے آپ کو حتی الامکان ہر قسم کی قربانیاں دے کر اور ہر نوع کے مصائب جھیل کر قرآن کے مطابق بنانے کی کوشش کریں گے۔ نتیجۃً وہ اپنی نیت اور ہمت کے مطابق اللہ کی طرف سے اس کی توفیق پاتے ہیں۔

رجوع الی القرآن کے انہی دو پہلوؤں کا مظہر ہیں وہ تحریکیں جو اب اپنے عہدِ طفولیت سے گزر کر شباب کی حدود میں داخل ہو رہی ہیں۔ انجمن ہائے خدام القرآن کی صورت میں رجوع الی القرآن کا فکری و نظری عنصر نمایاں ہے جب کہ تنظیم اسلامی اس کے عملی اور سیاسی پہلو کی امین ہے۔ ماہِ دسمبر میں مرکزی انجمن خدام القرآن کا تینتیسواں سالانہ اجلاس منعقد کیا جا رہا ہے۔ اسی نسبت سے حکمت قرآن کے اس شمارے میں مرکزی انجمن خدام القرآن کے مختلف شعبوں کی کارگزاری کی مختصر رپورٹ بھی شامل ہے۔ دیگر مضامین میں صدرِ مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی کا فکر انگیز خطاب بعنوان ''جہاد بالقرآن کے پانچ محاذ'' اور حافظ زبیر احمد صاحب کا مضمون ''چہرے کا پردہ....واجب' مستحب یا بدعت؟'' اسی رجوع الی القرآن کے فکری و نظری پہلوؤں کی نمائندہ تحریریں ہیں۔

اطلاع برائے قارئین

حکمت قرآن کا زیر نظر شمارہ نومبر۔ دسمبر ۲۰۰۵ء کا مشترکہ شمارہ ہے۔ اس مناسبت سے اس کی ضخامت بھی دوگنی ہے اور قیمت بھی۔

چہرے کا پردہ

واجب' مستحب یا بدعت؟

تحریر: حافظ محمد زبیر

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نوعِ انسانی کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے دو سلسلے جاری فرمائے۔ ان میں سے ایک کلامِ الٰہی کا سلسلہ ہے جس کا اختتام قرآن مجید کی صورت میں ہوا اور دوسرا سلسلہ انبیاء ورُسل کا ہے جس کی انتہا ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر ہوئی۔ انبیاء کی بعثت اور کتبِ سماویہ کے نزول کا واحد مقصد نوعِ انسانی کی ہدایت اور رہنمائی ہے' تاکہ اللہ کے بندے اپنی نفسانی خواہشات کو اللہ کے نازل کردہ احکامات کے تابع کرتے ہوئے اس دنیا میں زندگی گزاریں۔ ان احکاماتِ الٰہیہ کا ایک بڑا حصہ حیا اور مکارمِ اخلاق سے متعلق رہنمائی پر مشتمل ہے۔ یہ حیا ہی ہے جسے اللہ کے رسول ﷺ نے ایمان کا حصہ قرار دیا ہے اور یہ ایک حکمِ شرعی ہونے کے ساتھ ساتھ انسانی فطرت کا خاصہ بھی ہے۔

اگر انسانوں نے جانوروں کی طرح اپنی فطرت کو مسخ کر لیا ہو تو الگ بات ہے ورنہ ایک سلیم الفطرت انسان باحیا ہونے کے ساتھ ساتھ باکردار بھی ہوتا ہے۔ اسلام میں ستر و حجاب کے احکامات اسی فطری حیا کا حصہ ہیں۔

ہمارے پیشِ نظر اس وقت اگست ۲۰۰۵ء کا ماہنامہ ''اشراق'' ہے جس کے ''نقطۂ نظر'' کے کالم میں ''چہرے کا پردہ'' کے عنوان سے محترم جناب خورشید عالم صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں فاضل مصنف علماء کے شذوذات سے استدلال کرتے ہوئے چہرے کے پردے کو واجب یا مستحب تو کجا بدعت قرار دینے کی طرف مائل نظر آتے ہیں۔ ہمارے علم کی حد تک شاید ہی کسی معروف عالم نے چہرے کے پردے کے بارے میں ایسا فلسفہ وفکر پیش کیا ہو جس سے اس کے استحباب کی بھی نفی ہوتی ہو۔ عربوں میں پردہ نشینی کی

روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے پروفیسر صاحب رقمطراز ہیں:

''دورِ ملوکیت میں روم اور ایران کی شہنشاہیت کے زیر اثر عورتوں کو مردوں سے علیحدہ کر دیا گیا۔ پردہ نشینی عرب سماج میں مروج ہوگئی اور حرم کا نظام عمل میں آ گیا''۔ (۱)

آگے چل کر ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''بڑھتے ہوئے وقت کے تقاضوں نے ہمارے مذہبی رہنماؤں کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ شہر میں بسنے والی خواتین کی دونوں آنکھوں کو کھولنے کی اجازت دے دیں' حالانکہ جس ضعیف اثر کے سہارے وہ جمہور علماء کی مخالفت کرتے تھے اس میں ہمیں صرف ایک آنکھ کو کھلا رکھنے کا حکم ہے اور وہ دن دور نہیں ہے جب بڑھتے ہوئے وقت کا تقاضا انہیں پورا چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت پر مجبور کر دے گا' کیونکہ پورے چہرے میں حسین ترین بولنے والی چیز آنکھیں ہی تو ہوتی ہیں...... چنانچہ قرآن حکیم کا منشا بھی یہی ہے کہ ان اعضاء کو کھلا چھوڑا جائے جن کو ضروریاتِ انسانی کے زیر اثر عادتاً کھلا چھوڑا جاتا ہے اور اس کے علاوہ مخفی زینت کے مقامات کو چھپا کر رکھا جائے''۔ (۲)

چہرے کے پردے کے قائل علماء کے بارے میں پروفیسر صاحب کا یہ تبصرہ ان کے موقف کو خوب اچھی طرح واضح کر رہا ہے۔

ذیل میں ہم اس موضوع پر مزید کچھ لکھنے سے پہلے چہرے کے پردے کے بارے میں علمائے اسلام کے اس اختلاف کا جائزہ لیتے ہیں جس سے پروفیسر صاحب نے اپنے پورے مقالے میں صرفِ نظر کیا ہے۔

چہرے کے پردے کے بارے میں علماء اسلام کا موقف

چہرے کے پردے پر بحث کرنے سے پہلے اس بحث کی حدود کا تعین کرنا ضروری ہے کہ علماء کے درمیان اس مسئلہ میں اتفاق کس حد تک ہے اور اصل اختلاف کہاں ہے۔ مسئلۂ ہٰذا کا مطالعہ کرتے وقت یہ بات ہمارے قارئین کے ذہن نشین رہنی چاہیے کہ اس مسئلے میں اہل سنت کے تمام فقہاء اور علماء کا درج ذیل باتوں پر اتفاق ہے:

۱) نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے لیے اجنبیوں سے اپنے چہرے کو چھپانا واجب تھا۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں:

فرض الحجاب مما اختصص به ـ ای زوجاته۔ فھو فرض علیھن بلا
خلاف فی الوجه و الکفین فلا یجوز بھن کشف ذلک(۳)

۲) ماسوا چہرہ اور ہاتھوں کے' سارے جسم کو ڈھانپنا تمام علماء کے ہاں متفق علیہ مسئلہ ہے۔مثلاً کلائی' سر کے بال' گردن اور سینہ وغیرہ سب علماء کے نزدیک ستر میں داخل ہیں۔

۳) علماء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ اگر چہرے اور ہاتھوں میں زینت ہو تو ایسی صورت میں ان دونوں کا چھپانا بھی واجب ہے۔مثلاً چہرے پر میک اپ کیا ہو یا ہاتھوں میں سونا وغیرہ پہنا ہو۔

۴) علماء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ چہرے اور ہاتھوں کا ڈھانپنا فتنے کی صورت میں واجب ہوگا۔

۵) پس علماء کے درمیان محل اختلاف چہرہ اور دونوں ہاتھ ہیں بشرطیکہ ان میں زینت نہ ہو اور ان کے ظاہر کرنے میں کسی قسم کے فتنے کا بھی اندیشہ نہ ہو۔اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ چہرے کا پردہ واجب ہے یا مستحب؟ جو علماء اس بات کے قائل ہیں کہ عورت کا چہرہ ستر میں داخل ہے وہ چہرے کے پردے کو واجب قرار دیتے ہیں اور جو علماء اس بات کے قائل ہیں کہ عورت کا چہرہ ستر میں داخل نہیں ہے وہ چہرے کے پردے کو مستحب قرار دیتے ہیں۔

۶) علمائے اہل سنت میں سے کسی کا بھی یہ دعویٰ نہیں ہے کہ عورت کے لیے اپنا چہرہ کھلا رکھنا واجب یا افضل ہے۔علماء کی بحث اس مسئلے میں صرف اس بات تک محدود ہے کہ عورت کا چہرہ ستر میں داخل ہے یا نہیں' یعنی عورت اپنا چہرہ کھلا رکھنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی یا نہیں۔ جہاں تک چہرے کے پردے کے مستحب ہونے کا تعلق ہے تو تمام علماء اس بات کے قائل ہیں کہ کم از کم چہرے کا پردہ مستحب ہے' ماسوائے عصر حاضر کے بعض متجددین کے جو چہرے کے پردے کو اپنی کم علمی کی وجہ سے بدعت قرار دینے کی طرف مائل ہیں۔

۷) مذاہب اربعہ کے متبعین جمہور علماءِ متأخرین کا مذہب یہ ہے کہ چہرے کا پردہ کرنا واجب ہے۔عصر حاضر میں علامہ البانی نے چہرے کے پردے کے بارے میں استحباب کا موقف پورے شد و مد کے ساتھ پیش کیا۔اور حقیقت یہ ہے کہ علامہ البانی کے دور کے اور مابعد کے تمام نام نہاد محققین حضرات نے علامہ البانی کے ہی بیان کردہ دلائل اور تحقیق کا خلاصہ پیش کیا ہے۔جہاں تک علامہ البانی کی بات ہے تو ہم ان کو اس حدیث ((اذا حکم الحاکم ثم اصاب فله اجران و اذا حکم فاجتھد ثم اخطا فله اجر))(۴) کے مصداق

کے طور پر معذور اور عند اللہ ماجور سمجھتے ہیں' لیکن پروفیسر صاحب سے ہم یہ گزارش کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ اس موضوع پر قلم اٹھاتے وقت اپنے بدعی موقف کے ساتھ علامہ البانی یا دیگر علمائے سلف کے موقف کو خلط ملط نہ کریں۔ دراصل یہ متجددین مغرب کی اندھی تقلید میں پردے کو روایت پسندی قرار دیتے ہیں جبکہ بعض علمائے سلف اور علامہ البانی کے نزدیک چہرے کا پردہ مستحب ہے۔

علامہ البانی فرماتے ہیں:

نلفت نظر النساء المؤمنات الی ان کشف الوجه و ان کان جائزا فستره افضل (٥)

''ہم عورتوں کو اس بات کی توجہ دلاتے ہیں کہ چہرہ کھلا رکھنے کا اگرچہ جواز ہے لیکن اس کا ڈھانپنا افضل ہے''۔

آگے جا کر فرماتے ہیں:

فبینا ما یجب علی المرأة و ما یحسن بها' من التزم الواجب فبها و نعمت'و من اخذ بالاحسن فهو افضل وهذا هو الذی التزمته عملیا مع زوجی' و ارجو الله تعالی ان یوفقنی لمثله مع بناتی حین یبلغن (٦)

''پس ہم نے اچھی طرح سے واضح کر دیا ہے کہ عورت کے لیے کیا واجب ہے اور کیا مستحسن ہے۔ جس نے واجب کو مضبوطی سے پکڑا تو وہ اس کو کفایت کرے گا اور وہ بہتر ہے' اور جس نے احسن کو پکڑا تو وہ افضل ہے۔ اور یہ (چہرے کا پردہ) وہی ہے جس کا التزام میں نے ازدواجی زندگی میں اپنی بیوی کے ساتھ کیا ہے اور میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ مجھے اسی بات (چہرے کے پردے) کی اپنی بیٹیوں کے بارے میں بھی توفیق دے جب وہ جوان ہو جائیں''۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

فمن حجب ذلك ای الوجه و الکفین ایضا منهن' فذلك ما نستحبه و ندعو الیه (٧)

''جس نے ان دونوں یعنی چہرے اور ہاتھوں کو ڈھانپا تو اسی بات کو ہم مستحب سمجھتے ہیں اور اسی کی دعوت دیتے ہیں''۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

ویقابل ھؤلاء طائفة اخری یرون ان سترہ بدعة و تنطع فی الدین' کما قد بلغنا عن بعض من یتمسك بما ثبت فی السنة فی بعض البلاد اللبنانیة ' فالی ھؤلاء الاخوان و غیرھم نسوق الکلمة التالیة لیعلم ان ستر الوجه و الکفین له اصل فی السنة' وقد کان معھودا فی زمنهﷺ....(۸)

''اور اس کے بالمقابل ایک دوسرا گروہ ہے جن کا خیال یہ ہے کہ چہرے کا پردہ بدعت ہے اور دین میں ایک نئی ایجاد ہے۔ جیسا کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ لبنان کے بعض علاقوں کے رہنے والے حاملین سنّت نے بھی ایسی بات کہی ہے۔ ہم اپنے ان بھائیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کے لیے بھی ذیل میں چند دلائل بیان کرتے ہیں جس سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ چہرے اور دونوں ہاتھوں کے ڈھانپنے کی اصل قرآن و سنّت میں موجود ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے میں عورتیں اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ ڈھانپتی تھیں......''

اس کے بعد علامہ البانی نے گیارہ کے قریب احادیث اور آثار صحابہ سے استدلال کرتے ہوئے اپنی اس بحث کو واضح فرمایا جن کی اسناد اور ان کی تحقیق ''حجاب المرأة المسلمة'' کے صفحات ۴۷ تا ۵۳ پر دیکھی جا سکتی ہیں۔

۸) عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ جو خواتین پردہ کرتی ہیں وہ چہرے کے ساتھ ساتھ اپنے سارے بدن کو بھی ڈھانپتی ہیں جبکہ چہرے کا پردہ نہ کرنے والی خواتین چہرے کے ساتھ ساتھ سر کے بال' گردن' سینے کا کچھ حصہ اور بازو وغیرہ بھی کھلے رکھتی ہیں۔ یہ ایسے اعضاء ہیں جن کے ڈھانپنے پر علماء کا اجماع ہے۔ پروفیسر صاحب سے ہم بصد احترام یہی گزارش کریں گے کہ فتنے کے اس دور میں ایسے مضامین لکھنا کوئی حکیمانہ طرزِ عمل نہیں ہے اور آپ جیسے اہل علم حضرات کے فتاویٰ کو مغرب پرست خواتین اور این جی اوز بطور دلیل استعمال کرتے ہوئے اسلامی معاشرے میں عریانی اور فحاشی کو فروغ دیتی ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ سلف صالحین میں اگر کوئی چہرے کے پردے کو مستحب سمجھتا ہے تو اس معنی میں جس کو علامہ البانی کی مذکورہ بالا عبارات واضح کر رہی ہیں۔ ہم پروفیسر صاحب سے صرف ایک ہی سوال کریں گے کہ کیا ان کے اس مضمون سے کوئی صاحب عقل یہ نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ وہ بھی بعض سلف صالحین کی طرح چہرے کے پردے کے استحباب اور افضلیت کے قائل ہیں اور علامہ البانی کی طرح

اپنی زوجہ محترمہ اور بیٹیوں کے لیے چہرے کا پردہ پسند کرتے ہیں؟

چہرے کے پردے کے بارے میں دلائل

چہرے کے پردے کے بارے میں دلائل کو ہم پانچ حصوں میں تقسیم کریں گے۔ سب سے پہلے ہم قرآنی دلائل' پھر احادیثِ صحیحہ' پھر آثارِ صحابہ' پھر علمائے سلف صالحین کے اقوال اور آخر میں چند عقلی دلائل پیش کریں گے:

قرآن میں چہرے کے پردے کے اثبات ووجوب کے درج ذیل دلائل ہیں:

دلیل اول:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ﴾ (الاحزاب:٥٩)

''اے نبی ﷺ! آپ کہہ دیں اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو اور اہل ایمان کی عورتوں کو' کہ وہ اپنے جلباب (چادروں) کا بعض حصہ اپنے (چہروں کے) اُوپر لٹکا لیا کریں۔ ان کا یہ عمل اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ ان کو پہچان لیا جائے اور ان کو تکلیف نہ دی جائے''۔

مسلمان عورتوں اور ازواج مطہرات کے حجاب کا فرق؟

اس آیہ مبارکہ سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ جس حجاب کا حکم ازواج مطہرات کو دیا جا رہا ہے اسی حجاب کا حکم عام مسلمان عورتوں کو دیا جا رہا ہے' اور ہم یہ بات پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ''تمام علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ازواج مطہرات کے حجاب میں چہرے کا پردہ واجب تھا''۔

''جلباب مع الادناء'' کا مفہوم

''جلباب مع الادناء'' سے مراد تمام بدن کے ساتھ ساتھ چہرے کو بھی ڈھانپنا ہے جبکہ ہمارے محترم پروفیسر صاحب جلباب کے بارے میں لمبی چوڑی لغوی بحث کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ''چہرے کو ڈھانپنا جلباب کے مقصد میں قطعی شامل نہیں ہے''۔ (۹) ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ ''اگر ادناء سے مراد چہرہ چھپانا لیا جائے تو پھر سورۂ نور کے احکام معاذ اللہ بے معنی ہو کر رہ جائیں گے''۔ (۱۰)

پروفیسر صاحب سے ہم یہی گزارش کریں گے کہ وہ معاجم لغویہ کے ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ کا بھی مطالعہ فرمالیں تا کہ جلباب کے لغوی معنی کے بالمقابل اس کے شرعی معنوں سے بھی ان کو واقفیت حاصل ہو جائے۔ جلباب کے شرعی معنوں میں بدن کے علاوہ چہرے کو ڈھانپنا بھی شامل ہے اور جلباب انہی معنوں میں عہد نبوی ﷺ میں معروف تھا۔ اس کی دلیل بخاری کی درج ذیل روایت ہے جس میں واقعہ افک کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے سیدہ عائشہ ؓ صفوان بن معطلؓ کے بارے میں فرماتی ہیں:

فعرفنی حین رآنی و کان یرانی قبل الحجاب فاستیقظت باسترجاعه حین عرفنی' فخمرت وجهی بجلبابی' و فی روایة"فسترت وجهی عنه بجلبابی" (۱۱)

''تو انہوں نے مجھے پہچان لیا جب مجھے دیکھا اور وہ مجھے حجاب کے حکم کے نزول سے پہلے دیکھا کرتے تھے۔ پس میں ان کے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے کی وجہ سے بیدار ہو گئی تو میں نے اپنا چہرہ اپنے جلباب (چادر) سے ڈھانپ لیا''۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ''میں نے اس سے اپنا چہرہ اپنے جلباب (چادر) سے چھپالیا''۔

بخاری کی اس نص کے بعد لغت کی کتابوں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا کہ جلباب چہرے کو ڈھانپنے کے لیے استعمال نہیں ہوتا تھا' ایک لا حاصل اور لا یعنی تحقیق ہے۔ کیونکہ اصول تفسیر کا پہلا اور بنیادی اصول یہ ہے کہ الفاظ قرآنیہ کے اصطلاحی اور شرعی معنوں کی تعیین کے لیے احادیث مبارکہ کو لغت' عقل اور ادب جاہلی وغیرہ جیسے دوسرے اصول تفاسیر پر فوقیت اور ترجیح حاصل ہے۔ چنانچہ اس حدیث کے مطابق حضرت عائشہ ؓ کے بقول جلباب عہد نبوی میں چہرے کے ڈھانپنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔

حدیث کا یہ ٹکڑا ''و کان یرانی قبل الحجاب'' بہت اہم ہے۔ اس سے درج ذیل مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔

۱) حدیث کے اس ٹکڑے سے اس بات کی وضاحت ہو رہی ہے کہ حضرت عائشہؓ کا کہنا یہ تھا کہ حضرت صفوان بن معطلؓ نے مجھے حجاب کے حکم کے نازل ہونے سے پہلے دیکھا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ حجاب کا حکم کہاں ہے جس کی طرف حضرت عائشہؓ نے اشارہ کیا ہے؟ وہ حجاب کا حکم اسی آیت میں ہے۔ حضرت عائشہؓ کا اپنا چہرہ چھپاتے ہوئے اس آیت کی طرف

اشارہ کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس آیت میں چہرے کے پردے کا حکم بھی شامل ہے۔ کیونکہ جلباب لٹکانے کا حکم اس آیت میں بالکل واضح طور پر موجود ہے اور تقریباً تمام مفسرین نے چہرے کے پردے میں استدلال اسی آیت سے کیا ہے' جیسا کہ ہم آگے چل کر ذکر کریں گے۔

۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان سے اس آیت میں چہرے کے پردے کا وجوب بھی ثابت ہو رہا ہے' کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ وضاحت کہ ''**وکان یرانی قبل الحجاب**'' اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد چہرے کو کھلا رکھنا حضرت عائشہؓ کے نزدیک گناہ تھا' اس لیے حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے جب ان کو پہچان لیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی توجیہہ بیان کی کہ انہوں نے مجھے اس آیت کے نزول سے پہلے دیکھا ہوا تھا۔ اگر چہرے کا کھلا رکھنا جائز ہوتا تو حضرت عائشہؓ کو یہ وضاحت پیش کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ علاوہ ازیں حدیث کے اس ٹکڑے سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ عمل اس بات کی وضاحت کر رہا ہے کہ صحابیات مطہرات رضی اللہ عنہن اس آیت سے چہرے کے پردے کا وجوب مراد لیتی تھیں۔

۳) اگر پروفیسر صاحب ''**فسترت وجھی عنه بجلبابی**'' کی یہ تاویل کریں کہ یہ حدیث تو ازواج مطہرات کے لیے خاص ہے تو اس کے جواب میں ہم یہ عرض کریں گے کہ ''**وکان یرانی قبل الحجاب**'' کا قرینہ اس کے عموم کو ثابت کر رہا ہے' کیونکہ حضرت عائشہؓ نے اپنا چہرہ چھپانے کے لیے اپنے عمل کو دلیل نہیں بنایا بلکہ اپنا چہرہ چھپاتے وقت ایک دلیل کی طرف اشارہ کیا جس دلیل کی بنیاد پر وہ چہرہ چھپا رہی تھیں اور وہ دلیل حکمِ حجاب ہے جو کہ اس آیت مبارکہ میں دیا گیا ہے اور یہ آیت صرف ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے لیے خاص نہیں ہے بلکہ تمام مسلمان عورتوں کے لیے عام ہے' جیسا کہ اس کے الفاظ ''**وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ**'' سے ظاہر ہوتا ہے۔

۴) چہرے کا پردہ تمام مؤمن عورتوں کے لیے لازم ہے۔ یہ حکم صرف ازواج مطہرات کے لیے خاص نہیں ہے۔ اس کے ثبوت کے لیے ہم دلیل کے طور پر مزید دو احادیث کا تذکرہ کیے دیتے ہیں تاکہ پروفیسر صاحب کے لیے ''**وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ**'' کی کیفیت پیدا ہو سکے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے:

کان الرکبان یمرون بنا و نحن مع رسول اللہ ﷺ محرمات' فاذا حاذوا
بنا سدلت احدانا جلبابھامن رأسھاعلی وجھھا' فاذا جاوزونا کشفناہ(۱۲)

''ہمارے پاس سے قافلے گزرتے تھے اور ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں ہوتیں' پس جب وہ ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم میں سے کوئی ایک اپنی چادر اپنے سر سے اپنے چہرے پر لٹکا لیتی' پس جب وہ ہمارے پاس سے گزر جاتے تو ہم اس کو کھول دیتیں''۔

اسی طرح حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' اور یہ روایت حجاب کے حکم کے عموم کے بارے میں نص قطعی ہے:

کنا نغطی وجوھنا من الرجال' و کنا نتمشط قبل ذلك فی الاحرام(۱۳)

''ہم اپنے چہروں کو مردوں سے ڈھانپتی تھیں اور اس سے پہلے ہم حالت احرام میں کنگھی بھی کر لیا کرتی تھیں''۔

امام حاکم نے اس حدیث کو شیخین کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت اختیار کی ہے۔

''یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ'' اور مفسرین کی آراء

ذیل میں ہم ان متقدمین اور متأخرین مفسرین کی آراء بیان کریں گے جنہوں نے اس آیۂ مبارکہ ''یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ'' سے استدلال کرتے ہوئے چہرے کے پردے کو واجب یا مستحب قرار دیا ہے۔ ہمیں اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ ان مفسرین کے دلائل کیا ہیں' انہوں نے صحیح احادیث سے استفادہ کیا ہے یا ضعیف سے' ہمارا مقصود اس بحث سے صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ درج ذیل مفسرین نے ''جلباب مع الادناء'' سے چہرے کا پردہ مراد لیا ہے' تاکہ پروفیسر صاحب کے اس قول مبارک ''یہی وجہ ہے کہ فقہ کے کسی امام نے وجوب ستر کے دلائل میں اس آیت سے استنباط نہیں کیا''(۱۴) کی قلعی کھل سکے۔ ہم ان سے یہی عرض کریں گے کہ ان مفسرین کی فقاہت کے بارے میں ان کا کیا خیال ہے۔ اور یہ بات بھی بالکل واضح رہنی چاہیے کہ اس آیت سے چہرے کے پردے پر استدلال کرنے میں ہمارے نزدیک اصل دلائل وہی ہیں جو ہم نے اوپر بیان کر دیے ہیں' لیکن اطمینانِ قلب کے لیے ہم بعض جلیل القدر مفسرین کی آراء بھی نقل کیے دیتے ہیں:

① تفسیر طبری، امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری، التوفی ۳۱۰ھ۔

﴿یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾

اس آیت کی تشریح میں علامہ ابن جریر طبری فرماتے ہیں:

لا تتشبهن بالاماء فی لباسهن اذا هن خرجن من بیوتهن لحاجتهن، فکشفن شعورهن ووجوههن ولکن لیدنین علیهن من جلابیبهن لئلا یعرض لهن فاسق، اذا علم انهن حرائر باذی من قول (۱۵)

''جب وہ مسلمان عورتیں اپنی ضرورت کے تحت گھروں سے نکلیں تو لونڈیوں کے ساتھ لباس میں مشابہت اختیار کرتے ہوئے اپنے بالوں اور چہروں کو کھلا نہ رکھیں، بلکہ اپنے اوپر اپنی چادروں کو لٹکا لیا کریں تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں اور فاسقین کی اذیت دہ باتوں سے بچ سکیں''۔

② معانی القرآن، ابوزکریا یحییٰ بن زیاد الفراء، التوفی ۲۰۷ھ

امام فراء اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

والجلباب الرداء حدثنا ابو العباس، قال حدثنا محمد قال حدثنا الفراء قال حدثنی یحیی بن المهلب ابو کدینة عن ابن عون عن ابن سیرین فی قوله ﴿یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ﴾ هکذا : قال تغطی احدی عینیها وجبهتها والشق الآخر الا العین (۱۶)

''جلباب سے مراد چادر ہے۔ہم سے ابوالعباس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے امام فراء نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے یحییٰ بن مہلب نے بیان کیا، وہ ابن عون سے اور وہ ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے قول ﴿یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ﴾ کے بارے میں کہ انہوں نے (ابن سیرین نے) کہا کہ وہ (عورت) اپنی ایک آنکھ اور اپنی پیشانی کو ڈھانپے گی اور دوسری طرف کو بھی ڈھانپے گی سوائے ایک آنکھ کے''۔

③ احکام القرآن، ابوبکر احمد بن علی الرازی الجصاص، التوفی ۳۷۰ھ

قال ابوبکر فی هذه الآیة دلالة علی ان المرأة الشابة مامورة بستر

وجهها عن الاجنبيين ......وفيها دلالة على ان الامة ليس عليها بستر وجهها وشعرها لان قوله تعالى ﴿وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ ظاهره انه اراد الحرائر(۱۷)

''ابوبکر نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ یہ آیت اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ نوجوان عورت کو اجنبی مردوں سے اپنے چہرے کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے......اور اس آیت میں اس بات کی طرف بھی رہنمائی موجود ہے کہ لونڈی پر اپنے چہرے اور بالوں کو چھپانا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ سے ظاہری طور پر یہ واضح ہو رہا ہے کہ یہاں مراد آزاد مسلمان عورتیں ہیں''۔

④ تفسیر بغوی، ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، التوفی ۵۱۶ھ

امام بغوی اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ جمع الجلباب وهو الملاءة التى تشتمل به المرأة فوق الدرع والخمار وقال ابن عباس وابوعبيدة امر نساء المؤمنين ان يغطين رؤوسهن ووجوههن بالجلابيب الا عينا واحدة ليعلم انهن حرائر(۱۸)

''جلابیب، جلباب کی جمع ہے اور یہ وہ چادر ہے جسے عورت اپنی قمیص اور دوپٹے کے اوپر اوڑھتی ہے اور ابن عباس اور ابوعبیدہ نے کہا کہ عورتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے سر اور چہروں کو اپنے جلباب (چادر) سے ڈھانپیں اور ایک آنکھ کھلی رکھیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ آزاد ہیں''۔

⑤ الکشاف، ابوالقاسم جاراللہ محمد بن عمر الزمخشری الخوارزمی، التوفی ۵۳۸ھ

علامہ زمخشری اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ومعنى ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ يرخينها عليهن ويغطين بها وجوههن واعطافهن يقال اذازل الثوب عن وجه المراة ادنى ثوبك على وجهك(۱۹)

''اور ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ کا معنی یہ ہے کہ وہ ان جلابیب کو اپنے

اوپر لٹکا لیں اور ان کے ذریعہ اپنے چہروں اور پہلوؤں کو ڈھانپ لیں' کیونکہ جب عورت کے چہرے سے کپڑا ہٹ جائے تو کہا جاتا ہے اپنے کپڑے کو اپنے چہرے کے قریب کر''۔

⑥ زاد المسیر' امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی البغدادی' المتوفی ۵۹۷ھ۔

علامہ ابن جوزی اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

قوله تعالٰی ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ قال ابن قتيبة :يلبسن الاردية۔
وقال غيره :يغطين رؤوسهن ووجوههن ليعلم انهن حرائر[۲۰]

''ابنِ قتیبہ نے کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چادریں اوڑھ لیں' جبکہ دوسرے علماء کا کہنا ہے کہ وہ اپنے سر اور چہرے کو ڈھانپ لیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں''۔

⑦ التفسیر الکبیر' امام فخر الدین رازی' المتوفی ۶۰۶ھ

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ويمكن ان يقال المراد يعرفن انهن لا يزنين لان من تستر وجهها مع انه ليس بعورة لا يطمع فيها انها تكشف عورتها فيعرفن انهن مستورات لا يمكن طلب الزنا منهن[۲۱]

''اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ بات کہی جائے کہ ان کے بارے میں یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ زانی عورتیں نہیں ہیں' کیونکہ جس نے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا اس کے باوجود کہ وہ ستر میں داخل نہیں ہے' اس سے یہ اُمید کبھی نہ کی جائے گی کہ وہ اپنے ستر کو کسی کے سامنے کھول دے گی' پس ان کو پہچان لیا جائے گا کہ وہ پردہ والی عورتیں ہیں اور ان سے زنا کا مطالبہ بھی ممکن نہ ہوگا''۔

⑧ تفسیر بیضاوی' قاضی ناصر الدین عبداللہ بن عمر البیضاوی الشافعی المتوفی ۶۹۲ھ

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾

اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

یغطین وجوھھن وابدانھن بملاحفھن اذا برزن لحاجة ومن للتبعیض فان المراۃ ترخی بعض جلبابھا وتتلفع ببعض(۲۲)

''وہ اپنے چہروں اور بدنوں کو اپنی چادروں سے ڈھانپ لیں جبکہ وہ کسی حاجت کے لیے باہر نکلیں اور ''مِنْ'' یہاں پر تبعیض کے لیے ہے یعنی عورت اپنی چادر کے بعض حصے کو لٹکا لے اور بعض کو لپیٹ لے۔''

⑨ تفسیر نسفی' امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی الحنفی' المتوفی ۷۰۱ھ۔اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ومعنی ﴿یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ﴾ یرخینھا علیھن ویغطین بھا وجوھھن واعطافھن یقال اذا زال الثوب عن وجه المراۃ ادن ثوبك علی وجھك(۲۳)

''﴿یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ﴾ کا معنی یہ ہے کہ وہ جلابیب (چادروں) کو اپنے اوپر لٹکا لیں اور اُن سے اپنے چہروں اور پہلوؤں کو ڈھانپ لیں۔اگر عورت کے چہرے سے کپڑا ہٹ جائے تو کہا جاتا ہے اپنے کپڑے کو اپنے چہرے کے قریب کرو۔''

⑩ تفسیر خازن' امام علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی الصوفی الشافعی' المتوفی ۷۲۵ھ۔اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿یُدْنِیْنَ﴾ ای یرخین ویغطین ... قال ابن عباس امر نساء المومنین ان یغطین رؤوسھن ووجوھھن بالجلابیب الا عینا واحدۃ لیعلم انھن حرائر(۲۴)

''﴿یُدْنِیْنَ﴾ سے مراد یہ ہے کہ وہ لٹکائیں یا ڈھانپیں... (آگے چل کر اس آیت کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں) ابن عباسؓ نے کہا کہ اہل ایمان کی عورتوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے سروں اور چہروں کو اپنی چادروں سے ڈھانپیں سوائے ایک آنکھ کے' تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں''۔

⑪ البحر المحیط' امام محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی' متوفی ۷۵۴ھ' اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وعليهن شامل لجميع اجسادهن او عليهن على وجوههن لان الذى كان يبدو منهن فى الجاهلية هو الوجه(۲۵)

''اور ﴿عَلَيْهِنَّ﴾ ان عورتوں کے سارے جسم کو شامل ہے یا ''علیھن'' سے مراد صرف چہرہ ہے' کیونکہ جاہلیت میں عورتیں جس چیز کو ظاہر کرتی تھیں وہ چہرہ ہی تھا''۔

⑫ تفسیر قرطبی' ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی' المتوفی ۶۷۱ھ۔ اس آیۂ مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

لما كانت عادة العربيات التبذل وكن يكشفن وجوههن كما يفعل الاماء وكان ذلك داعية الى نظر الرجال اليهن' وتشعب الفكرة فيهن' امر الله رسوله ﷺ ان يامرهن بارخاء الجلاليب عليهن اذا اردن الخروج الى حوائجهن(۲۶)

''چونکہ عرب خواتین میں (دورِ جاہلیت کا) کچھ چھچھورا پن باقی تھا اور وہ لونڈیوں کی طرح اپنے چہروں کو کھلا رکھتی تھیں اور ان کا یہ فعل مردوں کے ان کی طرف دیکھنے اور ان کے حوالے سے منتشر خیالی کا باعث بن رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو یہ حکم دیا کہ ان کو اپنے اوپر چادروں کو لٹکانے کا حکم دیں جب بھی وہ اپنی ضرورت کے تحت باہر نکلنے کا ارادہ کریں''۔

⑬ تفسیر ابن کثیر' حافظ عماد الدین اسماعیل بن کثیر' متوفی ۷۷۴ھ۔ اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقال محمد بن سيرين سالت عبيدة السلمانى عن قول الله عزوجل ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ فغطى وجهه وراسه وابرز عينه اليسرى(۲۷)

''محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سلمانی سے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے (اس آیت کی عملی تفسیر بتاتے ہوئے) اپنا چہرہ اور سر ڈھانپ لیا اور اپنی بائیں آنکھ کو ظاہر کیا''۔

⑭ تفسیر جلالین' امام جلال الدین محمد بن احمد المحلی وامام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی۔ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ای یرخین بعضها علی الوجوه اذا خرجن لحاجتهن الا عینا واحدة(۲۸)

''یعنی وہ ان چادروں کا بعض حصہ اپنے چہروں پر ڈال لیں جب وہ کسی حاجت کے لیے نکلیں اور ایک آنکھ کھلی رکھیں''۔

⑮ اللباب فی علوم القرآن' ابوحفص عمر بن علی بن عادل الدمشقی الحنبلی' متوفی ۸۶۰ھ۔ اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قال ابن عباس وابوعبیدة من نساء المومنین ان یغطین رؤوسهن ووجوههن بالجلالیب الا عینا واحدة لیعلم انهن حرائر(۲۹)

''ابن عباس اور ابوعبیدۃ نے ''نساء المؤمنین'' کے بارے میں کہا ہے کہ وہ اپنے سر اور چہرے چادروں سے ڈھانپیں سوائے ایک آنکھ کے' تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں''۔

⑯ نظم الدرر' برہان الدین ابراہیم بن عمر البقاعی' متوفی ۸۸۵ھ۔ اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿یُدْنِیْنَ﴾ای یقربن ﴿عَلَیْهِنَّ﴾ ای علی وجوههن وجمیع ابدانهن فلا یدعن شیئا منها مکشوفا(۳۰)

''﴿یُدْنِیْنَ﴾ یعنی وہ قریب کریں ﴿عَلَیْهِنَّ﴾ یعنی اپنے چہروں اور اپنے تمام جسم پر اور کسی چیز کو بھی کھلا نہ چھوڑیں''۔

⑰ تفسیر ابن عطیہ' ابومحمد عبدالحق ابن عطیہ الاندلسی۔ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

لما کانت عادة العربیات التبذل فی معنی ''الحجبة'' وکن یکشفن وجوههن کما تفعل الاماء وکان ذلك داعیا الی نظر الرجال الیهن وتشعب الفکرة فیهن امر الله ورسوله ﷺ یامرهن بادناء الجلابیب لیقع تسترهن ویبین الفرق بین الاماء والحرائر' فتعرف الحرائر بسترهن (۳۱)

''چونکہ عرب خواتین کی (دور جاہلیت کی) عادات میں سے چھچھورا پن ابھی باقی تھا اور اسی کو وہ پردہ خیال کرتی تھیں اور وہ اپنے چہروں کو لونڈیوں کی طرح کھلا رکھتی تھیں اور ان کا یہ فعل مردوں کے ان کی طرف دیکھنے اور منتشر خیالی کا باعث بن رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ ان کو چادروں کے لٹکانے کا حکم دیں تا کہ وہ مستور ہوں اور آزاد عورتوں اور لونڈیوں کے درمیان فرق واضح ہو جائے اور ان کے مستور ہونے کے سبب ان کو آزاد عورتیں خیال کیا جائے''۔

⑱ تفسیر ابن عاشورا' الشیخ محمد طاہر ابن عاشورا۔ اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں:

وکان عمر بن الخطاب مدة خلافته یمنع الاماء من التقنع کی لا یلتبسن بالحرائر ویضرب من تتقنع منهن بالدررة ثم زال ذلك بعده(۳۲)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں لونڈیوں کو نقاب پہننے سے منع کرتے تھے' تا کہ آزاد عورتوں سے ان کی مشابہت نہ ہو اور جو بھی ان میں سے نقاب اوڑھتی اس کو کوڑے سے مارتے تھے' پھر ان کے بعد یہ عمل ختم ہو گیا''۔

⑲ فتح القدیر' محمد بن علی بن محمد الشوکانی اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قال الواحدی : قال المفسرون یغطین وجوههن و رؤوسهن الا عینا واحدة فیعلم انهن حرائر فلا یعرض لهن باذی (۳۳)

''واحدی نے کہا ہے کہ مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ وہ اپنے چہرے اور اپنے سر ڈھانپ لیں سوائے ایک آنکھ کے تا کہ یہ جان لیا جائے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں اور ان کو تکلیف نہ دی جائے''۔

⑳ روح المعانی 'ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی' متوفی ۱۲۷۰ھ۔ اس آیہ مبارکہ میں ''عَلَيْهِنَّ'' کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والظاهر ان المراد "بعلیهن" علی جمیع اجسادهن وقیل : علی رؤوسهن او علی وجوههن لان الذی کان یبدومنهن فی الجاهلیة هو الوجه واختلف فی کیفیة هذا التستر(۳۴)

''اور ظاہر میں ''عَلَيْهِنَّ'' سے مراد سارا جسم ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اپنے

سروں یا چہروں پر ڈال لو' کیونکہ دورِ جاہلیت میں عورتیں جس چیز کو ظاہر کرتی تھیں وہ ان کا چہرہ تھا لیکن چہرہ ڈھانپنے کی اس کیفیت میں مفسرین کا اختلاف ہے''۔

(۲۱) فتح البیان' صدیق بن حسن بن علی بن الحسین القنوجی البخاری' التوفی ۱۳۰۷ھ۔
اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قال الواحدی : قال المفسرون یغطین وجوھھن ورؤوسھن الا عینا واحدة فیعلم انھن حرائر فلا یعرضن لھن باذی وبه قاله ابن عباس[۳۵]

''واحدی نے کہا ہے کہ مفسرین نے کہا کہ وہ عورتیں اپنے چہرے اور سرڈھانپیں سوائے ایک آنکھ کے تاکہ یہ معلوم ہو کہ وہ آزاد عورتیں ہیں اور ان کو تکلیف نہ پہنچائی جائے اور یہی ابن عباس کا بھی قول ہے۔''

(۲۲) تفسیر نووی' محمد بن عمر الجاوی' متوفی ۱۸۹۸م ''ادناء'' کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(اَدْنٰی) ای احق بان یعرفن انھن حرائر وانھن مستورات لا یمکن طلب الزنا منھن لان من ستر وجھھا لا یطمع فیھا ان تکشف عورتھا[۳۶]

''ادنیٰ'' سے مراد یہ ہے کہ ان کو پہچان لیا جائے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں اس حال میں کہ انہوں نے اپنے آپ کو چھپایا ہو۔ ایسی صورت میں ان سے زنا کا مطالبہ بھی ممکن نہیں ہے' کیونکہ جو عورت اپنے چہرے کو ڈھانپ لے اس کے بارے میں یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اپنا ستر کھولے گی''۔

(۲۳) تفسیر مراغی' علامہ احمد بن مصطفیٰ مراغی۔ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿یُدْنِیْنَ﴾ ای یرخین ویسدلن ویقال للمراة اذا زل الثوب عن وجھھا ادنی ثوبك علی وجھك۔ ای اقرب[۳۷]

''﴿یُدْنِیْنَ﴾ سے مراد یہ ہے کہ وہ (اپنی چادریں) لٹکا لیں۔ عورت کا کپڑا جب اس کے چہرے سے ہٹ جائے تو کہا جاتا ہے اپنے کپڑے کو اپنے چہرے کے قریب کر''۔

(۲۴) تفسیر سعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی، متوفی ۱۳۷۶ھ۔ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ای یغطین بھا وجوھھن وصدورھن(۳۸)

یعنی اپنے چہرے اور سینے ان (جلابیب) کے ساتھ ڈھانپ لیں''۔

(۲۵) اضواء البیان، محمد الامین بن محمد المختار الشنقیطی، متوفی ۱۳۹۳ھ۔ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

ومن ادلة القرآنية علی احتجاب المرأة وسترھا جمیع بدنھا حتی وجھھا قولہ تعالیٰ ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ فقد قال غير واحد من اھل العلم ان معنی یدنین علیھن من جلابیبھن، انھن یسترن جمیع بدنھن ووجوھھن(۳۹)

''عورت کے حجاب اور پورے بدن حتیٰ کہ چہرے کو بھی ڈھانپنے کے قرآنی دلائل میں ایک دلیل یہ آیت مبارکہ ﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ بھی ہے اور بہت سارے اہل علم نے کہا ہے کہ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ عورتیں اپنے سارے بدن اور چہرے کو ڈھانپیں گی''۔

(۲۶) تفسیر ثنائی، ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری۔

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ﴾ ای علی وجوھھن(۴۰)

''اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنے اوپر چادریں لٹکا لیا کریں''، یعنی اپنے چہروں پر۔''

(۲۷) تفسیر مظہری۔ قاضی ثناء اللہ المظہری النقشبندی، التوفی ۱۲۲۵ھ۔ اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

قال ابن عباس وابوعبیدة امرنساء المومنین ان یغطین رؤسھن ووجوھھن بالجلابیب الا عینا واحدا لیعلم انھن الحرائر "ومن" للتبعیض لان المرأة ترخی بعض جلبابھا(۴۱)

''ابن عباس اور ابوعبیدۃ وغیرہ کا قول ہے کہ اہل ایمان کی عورتوں کو حکم دیا گیا

کہ وہ اپنے سر اور چہرے اپنی چادروں سے ڈھانپیں سوائے ایک آنکھ کے'
تاکہ یہ جان لیا جائے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں۔ اور ''مِن'' تبعیض کے لیے ہے'
کیونکہ عورت اپنی چادر کا بعض حصہ (اپنے چہرے پر) لٹکاتی ہے''۔

یہ تو علمائے متقدمین کی تفاسیر تھیں۔ اب ہم عصر حاضر کے مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے علماء کی اردو تفاسیر کے چند نمونے پیش کرتے ہیں۔

(۲۸) معارف القرآن' مولانا مفتی محمد شفیع صاحب۔

﴿یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ﴾

اس آیت کے بارے میں سیر حاصل تفسیر بیان کرنے کے بعد خلاصہ کلام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ عورتوں کو جب کسی ضرورت کی بنا پر گھر سے نکلنا پڑے تو بھی چادر سے تمام بدن چھپا کر نکلیں اور اس چادر کو سر کے اوپر سے لٹکا کر چہرہ بھی چھپا کر چلیں۔ مروّجہ برقع بھی اس کے قائم مقام ہے''۔(۴۲)

(۲۹) تفہیم القرآن' سید ابوالاعلیٰ مودودی۔

﴿یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ﴾

''اے نبیؐ! اپنی بیویوں' بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں''۔

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں مولانا مودودی بیان فرماتے ہیں:

''موجودہ زمانے کے بعض مترجمین اور مفسرین مغربی مذاق سے مغلوب ہو کر اس لفظ کا ترجمہ صرف ''لپیٹ لینا'' کرتے ہیں تاکہ کسی طرح چہرہ چھپانے کے حکم سے بچ نکلا جائے' لیکن اللہ تعالیٰ کا مقصود اگر وہی ہوتا جو یہ حضرات بیان کرنا چاہتے ہیں تو وہ ''یُدْنِیْنَ اِلَیْھِنَّ'' فرماتا۔ جو شخص بھی عربی زبان جانتا ہو وہ کبھی یہ نہیں مان سکتا کہ ''یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ'' کے معنی محض لپیٹ لینے کے ہو سکتے ہیں۔ مزید برآں ''مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ'' کے الفاظ یہ معنی لینے میں اور زیادہ مانع ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہاں ''مِنْ'' تبعیض کے لیے ہے' یعنی چادر کا ایک حصہ۔ اور

یہ بھی ظاہر ہے کہ لپیٹی جائے گی تو پوری چادر لپیٹی جائے گی نہ کہ اس کا محض ایک حصہ۔ اس لیے آیت کا صاف مفہوم یہ ہے کہ عورتیں اپنی چادریں اچھی طرح اوڑھ لپیٹ کر ان کا ایک پلو اپنے اوپر لٹکا لیا کریں جسے عرف عام میں گھونگھٹ ڈالنا کہتے ہیں''۔ (۴۳)

(۳۰) ترجمان القرآن' مولانا ابوالکلام آزاد۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾

''اے نبیؐ! آپ اپنی بیویوں' بیٹیوں اور مؤمنین کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنے اوپر اپنی چادریں اوڑھ کر ان کا کچھ حصہ نیچے لٹکا لیا کریں''۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:

''آیت ۵۹ میں حجاب یعنی پردہ کے احکام بیان فرمائے ہیں جو تمام مسلمان عورتوں کے لیے یکساں طور پر واجب ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی کام کے لیے باہر نکلیں تو اپنی چادروں کے پلو اپنے اوپر ڈال کر اپنا منہ چھپا لیا کریں اور صرف آنکھیں کھلی رکھیں۔ جمہور صحابہ و تابعین نے اس آیت کا یہی مفہوم بیان کیا ہے''۔ (۴۴)

(۳۱) تدبر قرآن' مولانا امین احسن اصلاحی۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾

''اے نبیؐ! اپنی بیویوں' بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں''۔

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں مولانا اصلاحی صاحب فرماتے ہیں:

''قرآن نے اس ''جلباب'' سے متعلق یہ ہدایت فرمائی کہ مسلمان خواتین گھروں سے باہر نکلیں تو اس کا کچھ حصہ اپنے اوپر لٹکا لیا کریں تاکہ چہرہ بھی فی الجملہ ڈھک جائے اور انہیں چلنے پھرنے میں زحمت پیش نہ آئے۔ یہی ''جلباب'' ہے جو ہمارے دیہاتوں کی شریف بڑی بوڑھیوں میں اب بھی رائج

ہے اور اسی نے فیشن کی ترقی سے اب برقع کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اس برقعہ کو اس زمانے کے دلدادگانِ تہذیب اگر تہذیب کے خلاف قرار دیتے ہیں تو دیں' لیکن قرآن مجید میں اس کا حکم نہایت واضح الفاظ میں موجود ہے جس کا انکار صرف وہی برخود غلط لوگ کر سکتے ہیں جو خدا اور رسولؐ سے زیادہ مہذب ہونے کے مدعی ہیں''۔(۴۵)

(۴۲) ضیاء القرآن' پیر کرم شاہ الازہری۔

﴿يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ﴾

''اے نبی مکرمؐ! آپ فرمایئے اپنی ازواجِ مطہرات کو' اپنی صاحبزادیوں کو اور جملہ اہل ایمان کی عورتوں کو کہ (جب وہ باہر نکلیں تو) ڈال لیا کریں اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو''۔

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں مولانا فرماتے ہیں:

''اے نبی مکرم! آپ اپنی ازواجِ مطہرات' اپنی دخترانِ پاک نہاد اور ساری مسلمان عورتوں کو یہ حکم دے دیں کہ جب وہ اپنے گھروں سے باہر نکلیں تو ایک بڑی چادر سے اپنے آپ کو اچھی طرح لپیٹ لیا کریں۔ پھر اس کا ایک پلو اپنے چہرے پر ڈال لیا کریں تاکہ دیکھنے والوں کو پتا چل جائے کہ یہ مسلمان خاتون ہے۔ اس طرح کسی بدباطن کو تمہیں ستانے کی جرأت نہ ہوگی''۔(۴۶)

(۴۳) تفسیر احسن البیان' مولانا صلاح الدین یوسف۔

﴿يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ﴾

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''جلابیب' جلباب کی جمع ہے جو ایسی بڑی چادر کو کہتے ہیں جس سے پورا بدن ڈھک جائے۔ اپنے اوپر چادر لٹکانے سے مراد اپنے چہرے پر اس طرح گھونگھٹ نکالنا ہے کہ جس سے چہرے کا بیشتر حصہ بھی چھپ جائے اور نظریں جھکا کر چلنے سے اسے راستہ بھی نظر آنا چاہیے''۔(۴۷)

(۴۴) معارف القرآن' مولانا محمد ادریس کاندھلوی۔

۱۱) صحیح البخاری' کتاب التفسیر' باب ﴿لَوْ لَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ﴾

۱۲) ابوداوٗد' کتاب المناسک' باب فی المحرمة تغطی وجهها۔ مسند احمد' کتاب باقی مسند الانصار' باب حدیث السیدة عائشة۔

۱۳) المستدرک علی الصحیحین' امام حاکم' جلد ۱' ص ۴۵۴

۱۴) ماهنامه اشراق' ص ۴۴

۱۵) جامع البیان فی تاویل القرآن' ابن جریر طبری' ج۹' ص ۳۰۶' دارالمکتب العلمية بیروت

۱۶) معانی القرآن' ابوزکریا یحییٰ بن زیاد الفراء' ج۲' ص ۳۴۹ مطبعة دارالسرور

۱۷) احکام القرآن' ابوبکر الجصاص' ج ثالث' ص ۳۷۵' مطبعة دارالکتب العربی بیروت

۱۸) معالم التنزیل' امام بغوی' ج۵' ص ۱۶۰' دارالکتب العلمية بیروت

۱۹) الکشاف' علامة زمخشری' ج ثالث' ص ۲۷۴' مطبعة انتشارات آفتاب' تهران

۲۰) زاد المسیر فی علم التفسیر' علامه ابن جوزی' ج۶' ص ۴۲۲' مطبعة المکتب الاسلامی دوحه قطر

۲۱) التفسیر الکبیر' امام رازی' ج۲۵' ص ۲۳۰' دارالکتب العلمية' طهران

۲۲) انوار التنزیل واسرار التاویل' امام بیضاوی' ج۵' ص ۱۳۸' مطبعة العامره۔

۲۳) مدارک التنزیل' امام نسفی' ج۵' ص ۱۳۸' مطبعة العامرة

۲۴) لباب التاویل فی معانی التنزیل' امام خازن' ج۵' ص ۱۳۸' مطبعة العامرة

۲۵) البحر المحیط' علامة ابن حیان الاندلسی' ج۷' ص ۲۵۰' مطابع الضر الحدیثية الریاض

۲۶) الجامع لاحکام القرآن' امام قرطبی' ج۷' ص ۲۴۳' داراحیاء التراث العربی بیروت

۲۷) تفسیر القرآن العظیم' علامه ابن کثیر' ج۳' ص ۵۶۹' دارالسلام ریاض

۲۸) تفسیر جلالین' امام محلی و سیوطی' ص ۵۶۳'دارالعربية

۲۹) اللباب' ابن عادل الحنبلی' ج۵' ص ۵۸۸ دارالکتب العلمية' بیروت

۳۰) نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور' برهان الدین البقاعی' ج۵' ص ۴۱۲' مکتبه ابن تیمیه بیروت

۳۱) المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز' ابن عطیه الاندلسی' ج۱۲' ص ۱۱۶

۳۲) تفسیر التحریر والتنویر' ابن عاشورا' ج۲۲' ص ۱۰۷

۳۳) فتح القدیر' امام شوکانی' ج۴' ص ۳۰۴' دارالفکر بیروت

۳۴) روح المعانی' علامه آلوسی' جلد۲۲' ص ۸۹

۳۵) فتح البیان فی مقاصد القرآن' علامه قنوجی' ج۱۱' ص ۱۴۳' اداره احیاء التراث

الاسلامی بیروت

٣٦) التفسیر المنیر لمعالم التنزیل' محمد بن عمر الجاری النووی' ج٢' ص ١٨٩' دارالفکر' بیروت

٣٧) تفسیر المراغی' احمد مصطفیٰ المراغی' ج٢٢' ص ٣٦ اداره احیاء التراث العربی' بیروت

٣٨) تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان' الشیخ علامه عبدالرحمن ناصر السعدی' ص ٦١٨' مؤسسة الرسالة بیروت

٣٩) اضواء البیان' علامه شفقیلی' ج٦' ص ٥٨٦

٤٠) تفسیر القرآن بکلام الرحمن 'ابو الوفاء ثناء الله امرتسری' دارالسلام ریاض

٤١) تفسیر مظهری' قاضی ثناء الله پانی پتی' جلد٧' ص ٣٨٤

٤٢) معارف القرآن' مفتی محمد شفیع صاحب' ج٧' ص ٢٣٥' ادارة المعارف کراچی

٤٣) تفهیم القرآن' مولانا مودودی' ج٤' ص ١٢٩' اداره ترجمان القرآن لاهور

٤٤) ترجمان القرآن' مولانا ابوالکلام آزاد' ج٣' ص ٢١٥' اسلامی اکادمی لاهور

٤٥) تدبر قرآن' مولانا امین احسن اصلاحی' ج٦' ص ٢٦٩' فاران فاؤنڈیشن' لاهور

٤٦) ضیاء القرآن' پیر کرم شاه صاحب' ج٤' ص ٩٥' ضیاء القرآن پبلیکیشنز' لاهور

٤٧) احسن البیان' مولانا صلاح الدین یوسف' ص ٥٥٨' مکتبه دارالسلام' لاهور

٤٨) عارف القرآن'حضرت مولانا محمد ادریس کاندهلوی' ج٥' ص ٥٤٥' مکتبه عثمانیه جامعه اشرفیه لاهور

٤٩) تفسیر عثمانی' حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی' ص ٥٦٨' مجمع الملك فهد سعودية

دعوت رجوع الی القرآن کی اساسی دستاویز

ڈاکٹر اسرار احمد کی مقبول عام تالیف

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

اشاعت خاص :30 روپے اشاعت عام:15 روپے

سالانہ رپورٹ

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

و

منسلک انجمنیں

برائے سال 2005ء۔2004ء

مرتب:

حافظ خالد محمود خضر
مدیر شعبہ مطبوعات

شعبہ جات کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ

اکیڈمک وِنگ
(Academic Wing)

قرآن اکیڈمی کا اکیڈمک ونگ اس وقت درج ذیل شعبوں پر مشتمل ہے:
1) شعبہ مطبوعات
2) شعبہ تحقیق اسلامی
3) شعبہ تدریس
4) شعبہ انگریزی

یہ چاروں شعبے ڈائریکٹر اکیڈمی کے زیرنگرانی کام کر رہے ہیں۔ شعبہ مطبوعات کے مدیر حافظ خالد محمود خضر، شعبہ تحقیق اسلامی اور شعبہ تدریس کے انچارج حافظ عاطف وحید اور شعبہ انگریزی کے انچارج ڈاکٹر ابصار احمد ہیں۔ ذیل میں ان شعبہ جات کی سال بھر کی کارگزاری پیش خدمت ہے۔

O شعبہ مطبوعات
(Publication Department)

شعبہ مطبوعات کے تحت تین ذیلی شعبے (sections) کام کر رہے ہیں:
(1) تصنیف وتالیف اور ترتیب وتسوید سیکشن
(2) کمپوزنگ سیکشن
(3) پرنٹنگ سیکشن

(1) تصنیف وتالیف اور ترتیب وتسوید سیکشن

مکتبہ خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام شائع ہونے والے اردو جرائد (ماہنامہ میثاق' ماہنامہ حکمت قرآن' ہفت روزہ ندائے خلافت اور پندرہ روزہ خبر نامہ مرکزی انجمن) کے جملہ ادارتی امور' مثلاً مضامین کی تالیف اور ایڈیٹنگ' محترم صدرِ مؤسس کے دروسِ قرآن اور خطابات کو ٹیپ سے صفحۂ قرطاس پر منتقل کرنا اور انہیں تحریری شکل میں مرتب کرنا' محترم ڈائریکٹر اکیڈمی کے خطاباتِ جمعہ کو ٹیپ سے اتار کران کی تلخیص تیار کرنا' اور قابلِ اشاعت مضامین کی پروف ریڈنگ کے ساتھ ساتھ ان میں شامل حوالہ جات کے مطابق قرآنی آیات کے متن اور ترجمہ اور احادیث نبویؐ کے متن' ترجمہ اور تخریج کا اہتمام کرنا اور اس نوعیت کے دیگر امور اس شعبہ کی ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔ چنانچہ یہ شعبہ ہر ماہ دو ماہانہ جرائد (میثاق اور حکمت قرآن) اور ہفت روزہ ندائے خلافت کے چار شماروں کے علاوہ مرکزی انجمن کے خبر نامہ کی اشاعت کا اہتمام کرتا ہے۔

مزید برآں مکتبہ خدام القرآن کے زیر اہتمام شائع ہونے والی جملہ کتب (نئی یا پرانی) کی تیاری اور ان کی اشاعت کی ذمہ داری بھی اسی شعبے پر ہے۔ چنانچہ یہ شعبہ نئی کتابوں کی ترتیب وتدوین' ان میں شامل قرآنی آیات اور احادیث کے متن' تراجم اور حوالہ جات کی صحت کے اہتمام' پرانی کتابوں کی حسب ضرورت نظر ثانی اور ایڈیٹنگ کے بعد نئی کمپوزنگ اور نئے ایڈیشنز کی اشاعت کے وقت ان کی اغلاط کی تصحیح جیسے جملہ امور اپنے مختصر عملے کے ساتھ بحسن وخوبی انجام دے رہا ہے۔

(2) کمپوزنگ سیکشن

شعبہ مطبوعات کا کمپوزنگ سیکشن ماہنامہ میثاق' ماہنامہ حکمت قرآن' ہفت روزہ ندائے خلافت' پندرہ روزہ خبر نامہ انجمن' جملہ کتب' سوالنامے' ہینڈ بلز' خطوط' سرکلرز' اخباری اشتہارات اور اخبارات کو بھیجے جانے والے مضامین وغیرہ کی تمام تر کمپیوٹر کمپوزنگ اور اشتہارات اور ٹائٹلز وغیرہ کی کسی حد تک ڈیزائننگ کا کام سرانجام دیتا ہے۔

(3) پرنٹنگ سیکشن

تمام رسائل وجرائد اور کتب کی کاپی پیسٹنگ کے علاوہ طباعت سے متعلق جملہ امور

شعبہ مطبوعات کا پرنٹنگ سیکشن انجام دیتا ہے۔ چنانچہ پرنٹنگ پریسوں اور بک بائنڈرز سے رابطہ' زیرطبع کام کی نگرانی' طباعت کے بعد رسائل و جرائد اور کتب کی مکتبہ خدام القرآن کو فراہمی اور طبع شدہ کتب و جرائد کی ماسٹر کاپیوں کا ریکارڈ رکھنا اسی سیکشن کی ذمہ داری ہے۔

مزید برآں یہ سیکشن اخباری اشتہارات کی بکنگ کی ذمہ داری بھی ادا کرتا ہے۔

شعبہ مطبوعات کے متذکرہ بالا تینوں سیکشنز (sections) باہم دگر مربوط ہیں اور شعبہ کا تمام کام باہمی تعاون اور ٹیم ورک کے جذبے سے انجام دے رہے ہیں۔

2004-05ء کے دوران شعبہ مطبوعات کی کارکردگی کا جائزہ درج ذیل ہے:

☆ رسائل و جرائد

میثاق: جولائی 2004ء تا جون 2005ء کے دوران ماہنامہ میثاق کے 12 شمارے باقاعدگی سے شائع ہوئے۔

حکمت قرآن: اس عرصے کے دوران حکمت قرآن کے 11 شمارے شائع ہوئے۔ ماہ نومبر و دسمبر 2004ء کا 112 صفحات پر مشتمل مشترکہ شمارہ شائع کیا گیا' جس میں مرکزی انجمن خدام القرآن اور منسلک انجمنوں کی کارکردگی پر مشتمل سالانہ رپورٹ برائے سال 2003-04ء بھی شامل اشاعت کی گئی۔

ندائے خلافت: ہفت روزہ ندائے خلافت کی اشاعت میں باقاعدگی رہی۔ تاہم عید الفطر' عید الاضحیٰ اور سالانہ اجتماع تنظیم اسلامی کے علاوہ ایک اور موقع پر ایک ایک شمارے کا ناغہ کیا گیا۔ دورانِ سال دو خصوصی اشاعتوں کا اہتمام کیا گیا جو دو اشاعتوں کے قائم مقام تھیں۔

25/اگست 2004ء کو ندائے خلافت کا خصوصی شمارہ ''مسئلہ کشمیر نمبر'' اور 23/مارچ 2005ء کو خصوصی شمارہ ''تحریک پاکستان نمبر'' شائع کیا گیا۔

جرائد کی بروقت ترسیل: سال 2004-05ء کے دوران میثاق اور حکمت قرآن کی تیاری میں تاخیر کے مسئلے پر بڑی حد تک قابو پالیا گیا اور اب الحمد للہ دونوں جریدے بالعموم مقررہ تاریخوں پر despatch کیے جاتے ہیں۔ اس طرح میثاق ہر ماہ کی یکم تاریخ سے قبل اور حکمت قرآن ہر ماہ کی ابتدائی تاریخوں میں قارئین تک پہنچ جاتا ہے۔

خبرنامہ مرکزی انجمن: گزشتہ سال کے دوران مرکزی انجمن خدام

القرآن لاہور کی دعوتی وانتظامی سرگرمیوں پر مشتمل پندرہ روزہ ''خبر نامہ'' کا اجراء کیا گیا تھا۔ یہ خبر نامہ ابھی اپنے دورِ طفولیت میں ہونے کے باعث وقت کی پابندی کا خوگر نہیں ہو سکا۔ تاہم اس سال کے دوران ''خبر نامہ'' کے متعدد شمارے شائع ہوئے۔

☆ اشاعت کتب

سال 2004-05ء اشاعت کتب کے اعتبار سے الحمدللہ بھرپور رہا۔

(1) محترم صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد حفظہ اللہ کے اُمّ المسبحات ''سورۃ الحدید'' کے سلسلہ وار دروس کو یکجا کر کے کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ 368 صفحات ضخامت کی اس کتاب کا خاص ایڈیشن 80 گرام آفسٹ پیپر پر مضبوط جلد بندی کے ساتھ' جبکہ عام ایڈیشن اعلیٰ کوالٹی کے نیوز پیپر پر پیپر بیک بائنڈنگ کے ساتھ شائع کیا گیا۔

(2) محترم صدر مؤسس کے ذاتی و خاندانی' مالی و معاشی اور تحریکی و تنظیمی کوائف پر مشتمل کتاب ''حسابِ کم وبیش'' آں جناب کی ایک تازہ تحریر ''گزارشِ احوالِ واقعی'' کے اضافے کے ساتھ شائع کی گئی۔ اس طرح اب اس کی ضخامت 72 صفحات سے بڑھ کر 104 صفحات ہوگئی ہے۔

(3) محترم صدر مؤسس کے درس قرآن و خطاب عام پر مشتمل کتاب ''اسوۂ رسول ﷺ'' گزشتہ چند سال سے آؤٹ آف پرنٹ تھی۔ اس پر بھرپور نظر ثانی اور ذیلی سرخیوں کے اضافے کے ساتھ اسے بالاقساط ''میثاق'' میں شائع کیا گیا اور بعدۂ کتابی صورت میں شائع کر دیا گیا۔

(4) محترم صدر مؤسس کے خطابِ عام ''رسولِ انقلاب ﷺ کا طریقِ انقلاب'' کو ترتیب وتسوید کے بعد پہلے میثاق میں اور پھر خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔

(5) محترم صدر مؤسس کے خطاب پر مشتمل ایک نیا کتابچہ ''انفرادی نجات اور اجتماعی فلاح کے لیے قرآن کا لائحہ عمل'' تیار کر کے شائع کیا گیا۔

(6) سالانہ رپورٹ مرکزی انجمن برائے سال 2003-04ء شائع کی گئی۔

(7) مکتبہ خدام القرآن کی فہرست مطبوعات چار رنگوں میں اعلیٰ کاغذ پر ندائے خلافت

کے سائز میں شائع کی گئی۔

(8) محترم صدر مؤسس کے دروس وخطابات پر مشتمل آڈیو رویڈیو کیسٹس' سی ڈیز اور مطبوعات کی مکمل فہرست update کر کے شائع کی گئی۔

(9) قرآن کالج میں نئے داخلوں سے پیشتر کالج کا نظر ثانی شدہ پراسپکٹس شائع کیا گیا۔

مزید برآں مکتبہ خدام القرآن کی ڈیمانڈ کے پیش نظر مندرجہ ذیل کتب کے نئے ایڈیشن شائع کیے گئے:

(10) مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق (2 بار)

(11) قرآن اور امن عالم

(12) عظمت صوم

(13) راہ نجات: سورۃ العصر کی روشنی میں

(14) مطالبات دین

(15) مسلمان خواتین کے دینی فرائض

(16) عظمت صیام وقیام رمضان مبارک

(17) حب رسول ﷺ اور اس کے تقاضے

(18) نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں

(19) اسلام میں عورت کا مقام

(20) ایجاد وابداع عالم

(21) خطبات خلافت

(22) دینی فرائض کا جامع تصور

(23) سانحہ کربلا

(24) عظمت قرآن' بزبان قرآن وصاحب قرآن ﷺ

(25) معراج النبی ﷺ

(26) عظمت مصطفیٰ ﷺ

(27) اسلام اور پاکستان

(28) مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب (معیاری سائز)

(29) مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب (پاکٹ سائز)
(30) اسلام اور پاکستان
(31) ایک اصلاحی تحریک مع خطبہ نکاح
(32) امت مسلمہ کی عمر (2 بار)
(33) تنظیم اسلامی کا تاریخی پس منظر
(34) تعارف تنظیم اسلامی
(35) سابقہ اور موجودہ مسلمان امتوں کا ماضی' حال اور مستقبل
(36) آسان عربی گرامر (حصہ اول)
(37) آسان عربی گرامر (حصہ دوم)
(38) آسان عربی گرامر (حصہ سوم)
(39) قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں
(40)The Obligations Muslims owe to the Quran.
(41) Muhammad (SAW) the Objective of His Appointment.
(42) Lessons from History.
(43) The Way to Salvation.

نیز الہدیٰ کیسٹ سیریز کے 18 کتابچے شائع کیے گئے۔

☆ رمضان المبارک کی خصوصی مہم

رمضان المبارک کی خصوصی مہم کے لیے مندرجہ ذیل کتابچے پندرہ پندرہ ہزار کی تعداد میں شائع کیے گئے:

1) رسول انقلاب ﷺ کا طریق انقلاب
2) دنیا کی عظیم ترین نعمت: قرآن حکیم
3) روزہ اور قرآن

☆ میثاق اور حکمت قرآن کا اشاریہ

ماہنامہ میثاق کے مضامین کا 1959ء سے 2004ء تک 46 سال کا اشاریہ موضوع وار' مصنف وار اور شمارہ وار ترتیب سے تیار کرایا گیا۔

اسی طرح ماہنامہ حکمت قرآن کے مضامین کا 1982ء سے 2004ء تک 23 سال کا

اشاریہ موضوع وار، مصنف وار اور شمارہ وار ترتیب سے تیار کرایا گیا۔

☆ فقہی راہنمائی

یہ کام اگرچہ شعبہ مطبوعات کو تفویض کردہ امور میں شامل نہیں ہے، تاہم بہت سے حضرات فقہی مسائل معلوم کرنے کے لیے بالمشافہ اور بذریعہ ٹیلی فون رجوع کرتے ہیں، نیز ای میل کے ذریعے بھی استفسارات کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ شعبہ مطبوعات فقہی امور میں راہنمائی کا فریضہ بھی مقدور بھر سرانجام دیتا ہے۔ واضح رہے کہ شعبہ مطبوعات کے پرنٹنگ سیکشن کے نگران شیخ رحیم الدین صاحب ایک سکہ بند عالم دین ہیں۔

o شعبہ تحقیق اسلامی
(Islamic Research & Training Section)

شعبہ تحقیق اسلامی کا قیام

اب تک بحمد اللہ مرکزی انجمن کے انتظامی شعبوں یعنی ایڈمن اور اکاؤنٹس کے ساتھ ساتھ مکتبہ انجمن، شعبہ سمع و بصر، شعبہ تصنیف و تالیف، شعبہ مطبوعات، کمپیوٹر سیکشن، شعبہ تدریس اور شعبہ خط و کتابت کورس وجود میں آ چکے ہیں، جو مل جل کر مرکزی انجمن کے پیش نظر اہداف کے حصول کے لیے مؤثر انداز میں سرگرم عمل ہیں۔ ابتدائی درجے میں علمی و تحقیقی کام قبل ازیں شعبۂ تصنیف و تالیف اور شعبہ مطبوعات کے تحت بھی ہو رہا تھا جس کے لیے میدان ہموار کرنے کی خاطر شعبہ تدریس اپنا رول عمدگی سے ادا کر رہا ہے، لیکن ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ علمی و تحقیقی کام کے لیے ایک علیحدہ بھرپور شعبہ تشکیل دیا جائے جو قرآن اکیڈمی کے تکمیلی مقاصد کے لیے مؤثر انداز میں کام کرے۔ بحمد اللہ سال 2004ء سے اس شعبے کے لیے ضروری وسائل مہیا ہونے پر، جن میں اہم ترین معاملہ مناسب افراد کی دستیابی کا تھا، شعبہ تحقیق اسلامی (Islamic Research and Training Section) کے نام سے اس شعبے کا قیام عمل میں لے آیا گیا جس کی ضرورت کا احساس بہت پہلے سے تھا، اور جس کے بغیر قرآن اکیڈمی کا تصور ادھورا تھا۔ اللہ سے دعا ہے کہ یہ شعبہ اسلام اور قرآن کے حوالے سے علمی تحقیق کا کام وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر اس طور سے انجام دے سکے کہ دین کی حقیقی روح کسی پہلو سے بھی مجروح نہ ہو اور عالمی سطح پر احیاءِ اسلام کے ہمہ گیر کام کی راہ بھی

اس کے ذریعے سے ہموار ہو سکے۔

شعبہ کے مقاصد

اس شعبے کا سب سے نمایاں اور ہدف کے اعتبار سے سب سے بلند کام بحث و تحقیق ہے۔اس کے ذیل میں دعوت اسلامی کا وہ عظیم کام مقصود ہے جسے قرآنی الفاظ میں ﴿ اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ ... ﴾ سے تعبیر کیا گیا ہے۔یعنی امت کے ذہین اور تعلیم یافتہ طبقے کو حکمتِ قرآنی کے ذریعے دین کی دعوت پہنچائی جائے اور دین کی حقانیت اور فکرِ اسلامی کے عُلوّ کو ہدایتِ قرآنی کی روشنی میں مؤکد اور مدلل انداز میں پیش کیا جائے۔

اسی طرح شعبۂ تحقیق اسلامی کے سامنے جو مقاصد ہیں ان میں یہ کام بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ وہ فکرِ قرآنی جسے محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مدظلہٗ نے سابقہ نصف صدی سے زائد عرصہ کے دوران نہ صرف مُلک کے کونے کونے میں' بلکہ روئے ارضی کے طول و عرض میں دعوت قرآنی اور حکمت قرآنی کی ترویج کے ذریعے پھیلایا ہےاور ہر دردِ دل رکھنے والے کو اس کی طرف پکارا ہے' اب یہ فکر اس بات کا متقاضی ہے کہ بڑی تعداد میں اس کے علمبردار پیدا ہوں' اسے آگے بڑھایا جائے' دلائل کے ذریعے مؤکد کیا جائے اور آج کی زبان اور اصطلاحات میں پیش کیا جائے تاکہ بالآخر احیاءِ اسلام کی راہ ہموار ہو سکے۔

اسلام کے متذکرہ بالا انقلابی فکر کی جہاں مدح و ستائش اور قبولیت ہوئی' وہیں اسے مختلف انداز میں مخالفت اور تنقید کا نشانہ بھی بنایا گیا ہے۔اس مخالفت اور تنقید میں ظاہر ہے کہ وہ حملے تو سرے سے قابلِ التفات نہیں ہیں جو اس فکر کو ایک potential danger سمجھتے ہوئے' کبھی سرکاری اور کبھی غیر یا نیم سرکاری حلقوں کی جانب سے کیے گئے ہیں۔البتہ بعض حلقوں کی طرف سے ایسی تنقیدیں اور اشکالات بھی پیش کیے گئے ہیں جو بظاہر علمی نوعیت کے ہیں' یا جن میں اعتراض کرنے والوں کا انداز ناصحانہ اور مخلصانہ ہے۔ایسے اشکالات اور تنقیدوں کا علمی محاکمہ اور ان کا جواب دینا اس انقلابی تحریک کی بہر حال ضرورت ہے۔یہ شعبہ ان شاء اللہ ایسا نظام بھی وضع کرے گا جس کے ذریعے دینی' تحریکی' فقہی اور دوسرے سوالات کے جواب دیے جا سکیں۔

انتظامات کی فراہمی

شعبہ تحقیق اسلامی کے لیے قرآن اکیڈمی کے ہاسٹل بلاک کی پہلی منزل مختص کی گئی

ہے۔اس منزل کی مناسب مرمت اور رنگ و روغن کا کام مکمل ہو چکا ہے اور تین عدد بڑے اور پانچ عدد چھوٹے کمروں کو بطور دفاتر کے تیار کیا گیا ہے۔شعبہ میں جدید طرز کے 9 عدد کمپیوٹرز فراہم کر دیے گئے ہیں' جو کہ شعبہ تحقیق اسلامی کے دفاتر' اعزازی ممبران' ایک سالہ کورس کے شرکاء' شعبہ تدریس اور شعبہ انگریزی وغیرہ کے استعمال میں ہیں ۔مزید برآں انٹرنیٹ' پرنٹنگ' فوٹو کاپینگ اور سکیننگ وغیرہ کی سہولتیں بھی فراہم کی گئی ہیں۔اس کے علاوہ مرکزی انجمن کے دفاتر میں انٹرنیٹ کی فراہمی بھی شعبہ تحقیق اسلامی کی زیر نگرانی ہو رہی ہے۔اس طرح شعبہ میں کام بھرپور انداز سے شروع ہو چکا ہے۔

افراد کی فراہمی

شعبہ تحقیق اسلامی میں حافظ عاطف وحید صاحب' جو اس سے قبل انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں تدریس اور ریسرچ کے شعبے سے منسلک تھے' اب اس شعبے میں بطور انچارج اپنی ذمہ داری نبھا رہے ہیں اور مختلف اہم امور پر ریسرچ کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حافظ محمد زبیر صاحب بطور ریسرچ ایسوسی ایٹ کام کر رہے ہیں اور موصوف مختلف ایشوز پر تحقیق وتصنیف کے علاوہ عربی سے اردو ترجمہ کے کام میں معاونت بھی کرتے ہیں۔مزید برآں ان کے پی ایچ ڈی کے تھیسز کو بھی شعبہ کے تحقیقی پراجیکٹ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ندیم سہیل صاحب شعبہ میں آفس / ریسرچ اسسٹنٹ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

کارکردگی کا جائزہ

شعبہ تحقیق اسلامی نے دورانِ سال جو کارکردگی کی ہے اس کے چیدہ چیدہ نکات ذیل میں درج ہیں۔

1) شعبہ کے تحت مختلف activities میں ایک نمایاں کام 16' 17 فروری کو منعقد ہونے والا دو روزہ سیمینار بعنوان ''اسلام اور بینکنگ'' ہے۔ اس سیمینار میں جدید معیشت وتجارت کے حوالے سے اسلامی بینکاری کا صحیح تصور پیش کرنی کی سعی کی گئی۔

2) ''اسلام اور بینکنگ'' کے عنوان سے منعقد ہونے والے مذکورہ بالا سیمینار کے follow up کے طور پر 9 اپریل 2005ء کو ایک مذاکرے کا انعقاد کیا گیا۔ اس مذاکرہ میں

معروف مصنف اور ماہر معاشیات شیخ محمود احمد صاحب کے پیش کردہ تصور TMCL کی شرعی، فنی و عملی حیثیتوں کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو کی گئی۔

3) مختلف سیمینارز میں شرکت کرنے والے تقریباً 500 سے زائد حضرات کی mailing list تیار کی جا چکی ہے۔ بعد ازاں ان حضرات کو شکریہ کے خط اور اس کے ساتھ ہی مرکزی انجمن کی رکنیت کا فارم اور انجمن کی جانب سے شائع ہونے والے ''خبر نامہ'' کی ایک کاپی بھی ارسال کی گئی، اور ان سے مزید رابطہ بھی جاری رکھا جا رہا ہے۔

4) شعبہ نے ریسرچ کے کام کو آگے بڑھانے کی غرض سے اعزازی ممبر شپ جاری کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ اس ضمن میں ان حضرات کو جو اعزازی ممبر شپ کے متمنی ہوں، مختلف سہولیات مہیا کرنے کے انتظامات کیے گئے ہیں۔

5) قرآن اکیڈمی لائبریری کی توسیع کے سلسلے میں تنظیم و انجمن کے متعلقین کو ایک اشتہار کے ذریعے اس بات کی دعوت دی گئی کہ وہ اپنی ذاتی لائبریری میں سے کچھ کتابیں قرآن اکیڈمی لائبریری کے لیے ہبہ کریں۔ بحمد اللہ اس اپیل کا خاطر خواہ فائدہ ہوا اور ایک صاحب نے تین چار کارٹنز بھر کے انتہائی مفید اور قیمتی کتابیں ارسال کیں۔ کئی دوسرے حضرات نے بھی کتابیں دینے کا وعدہ کیا ہے۔

6) شعبہ کے تحت لائبریری میں ایک کوالیفائیڈ لائبریرین کی خدمات بھی حاصل کی گئیں، جو لائبریری میں کتابوں کی classification، کارڈز کی تیاری اور cataloguing کے کام کو مستعدی سے آگے بڑھا رہے ہیں۔

7) صدر انجمن کے حکم کے مطابق 26 جون سے 31 جولائی تک ہر اتوار کو صبح دس بجے سال 2004ء میں ہونے والے پروگرام Round Table with Dr. Israr Ahmad کی ریکارڈنگ قرآن آڈیٹوریم میں دکھائی گئی اور اس ضمن میں شعبہ تحقیق اسلامی نے وسیع پیمانے پر تشہیری مہم کا اہتمام کیا۔ ہینڈ بلز اور دعوت نامے بڑے پیمانے پر پھیلائے گئے۔

8) انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی کے جرائد، حکمت قرآن، میثاق اور ندائے خلافت میں چھپنے والے مضامین کی علمی و فنی جانچ پرکھ کے لیے بھی شعبہ تحقیق اسلامی کی جانب سے معاونت کی جاتی ہے، اور کوشش کی جاتی ہے کہ چھپنے والے مضامین کے معیار کو قائم رکھا جائے۔ علاوہ ازیں شعبہ کے ایک قابل ریسرچ ایسوسی ایٹ حافظ محمد زبیر

صاحب حکمت قرآن اور میثاق کے لیے علمی اور تحقیقی مضامین لکھنے کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انچارج شعبہ' حکمت قرآن کا اداریہ لکھنے کی ذمہ داری بھی نبھا رہے ہیں۔

9) اسی طرح مختلف اطراف سے آنے والے استفسارات کا جواب دینے کا بھی سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ سوال و جواب کے اس سلسلے کے ذریعہ اب تک کثیر تعداد میں ایسے لوگوں سے رابطہ قائم کیا جا چکا ہے جو بذریعہ خطوط' یا ای میل یا بالمشافہ اپنے مسائل کے حل دریافت کرنے کے لیے رابطہ کرتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں کوشش کی جاتی ہے کہ رابطہ کرنے والے افراد کے سامنے اپنی دعوت کو بھی مؤثر انداز میں پیش کر دیا جائے۔

10) فی الوقت شعبہ تدریس کی نظامت کی ذمہ داری بھی انچارج شعبہ تحقیق اسلامی کے سپرد ہے۔ چنانچہ اب شعبۂ تدریس کے تحت چلنے والے تمام کام بھی اسی شعبہ کے تحت سرانجام دیے جاتے ہیں۔

11) شعبہ تدریس کے تحت ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کا 06-2005 کا سیشن بحمداللہ ماہ ستمبر سے شروع ہو چکا ہے۔ اس کورس سے متعلق جملہ انتظامی معاملات مثلاً کلاس روم اور ہاسٹل میں مناسب سہولیات کی فراہمی' مدرسین کی تقرری اور رابطہ وغیرہ کے اہم امور ہنگامی طور پر ترجیحی بنیادوں پر نمٹانے کا اہتمام کیا گیا۔ ایک سالہ کورس کے حالیہ بیچ میں 50 سے زائد خواتین وحضرات شریک ہیں۔

12) رفیع الدین فاؤنڈیشن کو مرکزی انجمن کے تحت کرنے کے سلسلے میں پچھلے کچھ عرصہ سے خط وکتابت اور میٹنگز جاری ہیں۔ امید ہے کہ اس کام کا عملی طور پر آغاز جلد ہی کر دیا جائے گا۔

13) شعبہ تحقیق اسلامی کے تحت صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے انگریزی دورۂ ترجمہ قرآن کو کتابی شکل میں شائع کرنے کے پراجیکٹ پر بھی کام ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں transcription کا کام بھی جاری رہا۔ بحمداللہ 50 گھنٹوں کے خطاب کی transcription مکمل ہو چکی ہے۔ اب اس سلسلے کا اصل کام یعنی editing کا کام درپیش ہے۔ اس کے لیے مختلف لوگوں سے رابطہ کیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ مثبت پیش رفت کی توقع ہے۔

قرآن اکیڈمی لائبریری

قرآن اکیڈمی لائبریری کو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی مرکزی لائبریری کی حیثیت حاصل ہے جو قرآن اکیڈمی کے بیسمنٹ میں واقع ہے۔ شعبہ تحقیق اسلامی کے قیام کے بعد اب یہ لائبریری شعبہ تحقیق کے تحت کام کر رہی ہے۔

☆ **کتب** : یکم جولائی 2004ء کو لائبریری میں کتب کی کل تعداد 8778 تھی' دورانِ سال 425 کتب کا اضافہ ہوا۔ ان میں سے 23 کتب بازار سے خریدی گئیں جن کی مالیت -/33515 روپے ہے' جبکہ 423 کتب صدر مؤسس جناب محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی طرف سے بطور عطیہ موصول ہوئیں جو انہوں نے اپنی ذاتی لائبریری سے بھجوائیں۔ سال کے آخر میں کتب کی کل تعداد 9203 ہو گئی ہے۔

☆ اس سال 12 جلدوں پر مشتمل Encyclopedia of Religion and Ethics -/31050 روپے میں خصوصی طور پر لائبریری کے لیے خریدا گیا۔ جناب مشتاق احمد سندھو صاحب نے 50 کتب لائبریری کو عطیہ دیں۔

☆ **درجہ بندی اور کیٹلاگنگ** : دورانِ سال درجہ بندی اور کیٹلاگنگ کا کام جاری رہا۔ تقریباً 800 کتب کو اس مرحلے سے گزارا گیا۔ اب تک 7100 کتب کی درجہ بندی اور کیٹلاگنگ ہو چکی ہے اور مزید کتب پر کام جاری ہے۔

☆ **اجراء کتب** : سال 05-2004ء کے دوران 180 افراد کو 1200 کتب و رسائل جاری ہوئے۔ اس کے علاوہ قارئین کی ایک کثیر تعداد نے لائبریری میں بیٹھ کر کتب' رسائل و جرائد اور اخبارات کا مطالعہ کیا۔

☆ **ممبر شپ** : سال کے شروع میں ممبرز کی کل تعداد 52 تھی۔ دورانِ سال 10 نئے ممبرز کا اضافہ ہوا۔ رکنیت حاصل کرنے والوں میں زیادہ تعداد ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کے طلبہ کی ہے۔ کورس مکمل کرنے والے 13 طلبہ کی رکنیت expire ہو گئی۔ اس طرح سال کے آخر میں ممبرز کی کل تعداد 52 رہ گئی۔

☆ **رسائل و جرائد** : دورانِ سال لائبریری میں 150 سے زائد رسائل و جرائد موصول ہوئے' جن میں ہفت روزہ' ماہنامہ' سہ ماہی' ششماہی' سال نامے' نمبر وار اور سیریل وار رسائل و جرائد شامل ہیں۔ لائبریری میں آنے والے رسائل علمی' تحقیقی' دینی'

اصلاحی' سیاسی اور معاشرتی و سماجی موضوعات پر ہوتے ہیں۔ یہ تمام رسائل حکمت قرآن' میثاق یا ندائے خلافت کے تبادلے میں آتے ہیں۔ دورانِ سال باقاعدگی سے آنے والے اردو' انگلش رسائل کی تعداد 116 ہے۔ ان کے علاوہ بے قاعدگی سے آنے والے رسائل کی تعداد 14 ہے۔ دورانِ سال 14 رسائل بند ہوئے اور 7 نئے رسائل آنا شروع ہوئے۔

رسائل و جرائد کے موصولہ شماروں کی مجموعی تعداد 1875 ہے۔ دورانِ سال رسائل وجرائد کو 216 خطوط لکھے گئے کہ وہ اپنے رسائل و جرائد کی ترسیل میں باقاعدگی پیدا کریں اور جو بند ہو گئے ہیں ان کا دوبارہ اجراء کریں۔ ان کے جواب میں 50 رسائل و جرائد کی طرف سے خطوط موصول ہوئے' جس کا فائدہ یہ ہوا کہ بند ہونے والے رسائل دوبارہ آنا شروع ہوئے اور پچھلے سالوں کی ہماری جو فائلیں مکمل نہیں تھیں وہ کچھ مکمل ہو گئیں۔

لائبریری میں کل 13 اخبارات آتے ہیں جن میں سے 10 اردو اور 5 انگریزی ہیں۔ اردو اخبارات نوائے وقت' جنگ' خبریں' پاکستان' دن' انصاف' اسلام' جناح' ایکسپریس اور جرأت ہیں' جبکہ انگریزی اخبارات The Dawn, The Nation, Statesman The News, اور The Frontier Post ہیں۔

لائبریری میں قارئین کی ایک کثیر تعداد ان اخبارات کا مطالعہ کرتی ہے۔ تاہم لائبریری میں اخبارات صرف معین اوقات میں فراہم کیے جاتے ہیں۔ ان اخبارات کا مطالعہ تمام ذمہ دار حضرات صبح اور رات کے اوقات میں گھروں میں کرتے ہیں۔ ان کے لیے علیحدہ اخبارات نہیں خریدے جاتے۔

☆ **اخبارات کے تراشوں کی فائلنگ** : اخبارات میں سے محترم صدر مؤسس کے بیانات' مضامین' انٹرویوز' خطاباتِ جمعہ کے پریس ریلیز اور سیمینار میں خطابات کی خبریں' تنظیم اسلامی کے متعلق دیگر خبریں' کانفرنسوں' جلسوں اور مظاہروں کی رپورٹنگ' بانی تنظیم اسلامی اور امیر تنظیم اسلامی کے پروگراموں کی رپورٹیں اخبارات سے نکال کر ان کو چسپاں کیا جاتا ہے' پھر ان کو فائل کر کے ریکارڈ میں رکھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جناب سردار اعوان' مرزا ایوب بیگ اور عابد اللہ جان کے مضامین اور خطوط وغیرہ' نیز مختلف حضرات کے تائیدی اور تنقیدی بیانات' مضامین اور خطوط بھی کاٹ کر فائل کر لیے جاتے ہیں۔

O شعبہ تدریس

(Teaching Section)

رجوع الی القرآن کورس

رجوع الی القرآن کورس کا اصل مقصد یہ ہے کہ ایسے حضرات کو جو بی اے اور ایم اے تک دُنیوی تعلیم حاصل کر چکے ہوں' ان بنیادی علوم سے مسلح کر دیا جائے جو قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے اور فہم دین کے حصول کے لیے ضروری ہوں۔ گویا نو ماہ کے عرصے میں طلبہ کو (i) اتنی عربی پڑھا دی جائے کہ عربی زبان کے بنیادی قواعد پر انہیں بہت حد تک عبور حاصل ہو جائے' تا کہ پھر کچھ مزید اضافی محنت اور وقت لگا کر وہ یہ استعداد حاصل کر لیں کہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اس کا مفہوم بھی انہیں ساتھ ساتھ سمجھ میں آتا چلا جائے' اور قرآن حکیم سے ہدایت ونصیحت اخذ کرنے کے لیے انہیں کسی ترجمے کا مرہون منت نہ ہونا پڑے۔ (ii) تجوید کے بنیادی قواعد سکھا کر اتنی مشق کرا دی جائے کہ وہ قرآن کو صحیح طور پر پڑھ سکیں۔ (iii) قرآن حکیم کے منتخب نصاب کے مطالعے اور تدریس کے ذریعے دین کا صحیح اور جامع تصور واضح انداز میں پیش کیا جائے' تا کہ طلبہ پر یہ واضح ہو جائے کہ ہمارا دین کیا ہے' وہ ہم سے کیا چاہتا ہے اور یہ کہ دینی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی عملی صورت کیا ہو سکتی ہے! (iv) علمِ حدیث کے بنیادی اصولوں سے اور علمِ فقہ کی مبادیات سے طلبہ کو روشناس کرا دیا جائے' تا کہ پھر آئندہ زندگی میں وہ اپنی اپنی ہمت اور استعداد کے مطابق ان اہم دینی علوم میں پیش رفت کر سکیں اور اپنے دینی علم کے دائرے کو مزید وسعت دے سکیں۔ (v) طلبہ میں اس بات کی اہلیت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے کہ وہ قرآن حکیم کے پیغام کو اور رجوع الی القرآن کی دعوت کو دوسروں تک پہنچا سکیں' اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے مطابق کہ ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)) ''تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں''، وہ تعلیم وتعلّم قرآن کے مبارک کام کو آگے بڑھانے کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔

یہ کورس یکم ستمبر سے 30 مئی تک منعقد ہوتا ہے۔ الحمد للہ اب تک نہ صرف پاکستان بلکہ بیرونی ممالک مثلاً امریکہ' کینیڈا' برطانیہ اور مشرقِ وسطیٰ سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں

گریجویٹس' ڈاکٹرز' انجینئرز' پی ایچ ڈیز اور دوسرے پڑھے لکھے افراد اس کورس سے استفادہ کر چکے ہیں۔ کورس کی تدوین وتشکیل کے لیے مناسب اقدامات' اساتذہ کی فراہمی' کورس کی تشہیر واشاعت' پراسپکٹس کی تیاری وتقسیم اور کلاس کے انتظامی امور کی نگرانی وغیرہ جیسے تمام امور اسی شعبہ کے ذمہ ہیں۔

اس سال اس کورس میں 48 مرد اور 30 خواتین نے حصہ لیا' جس میں سے 31 مرد اور 20 خواتین نے کورس کی تکمیل کی۔ مرد حضرات میں سے محترم الیاس صاحب نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ موصوف ایم اے اکنامکس ہیں۔ دوسری پوزیشن محترم عابد عزیز صاحب نے' جبکہ تیسری پوزیشن محترم سجاد خان صاحب نے حاصل کی اور دوسرے طلبہ بھی اعلیٰ نمبروں سے کامیاب ہوئے۔

خواتین میں پہلی پوزیشن وردہ احمد نے حاصل کی جو حمید احمد مرحوم کی صاحبزادی' محترم اقتدار احمد مرحوم کی پوتی اور صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی نواسی ہیں۔ دوسری پوزیشن نغمانہ انور صاحبہ نے اور تیسری شاہانہ آفتاب صاحبہ نے حاصل کی۔

اس موقع پر صدر مؤسس نے تمام کامیاب طلبہ میں اسناد تقسیم کیں اور پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کیے۔

ترجمہ وترکیب قرآن کورس

قرآن مجید کی صرفی ونحوی تحلیل کے ذریعے تدریس کی ایک کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ کلاس میں 10 افراد شریک رہے۔ کلاس کا دورانیہ چار ماہ تھا۔ کورس کی تدریس کی ذمہ داری حافظ محمد زبیر صاحب نے ادا کی۔

o شعبہ انگریزی
(English Section)

1) اسلام کی بنیادی معاشی تعلیمات کے موضوع پر عاطف وحید صاحب نے کراچی میں خطاب فرمایا تھا۔ اسے سی ڈی سے ترجمہ کر کے ضروری ردّ وبدل کے بعد ندائے خلافت میں شائع کرایا گیا۔

2) چار کتابیں دوبارہ پرنٹ کروائی گئیں:

i) The way to Salvation

ii) Muhammad (SAW) the Objective of his appointment.
iii) Obligations Muslims owe to the Quran.
iv) Lessons from History.

3) The Call of Tanzeem-e-Islami فائنل تیار کر کے مناسب ٹائٹل کے لیے انجینئر محمد علی صاحب کے سپرد کی گئی۔

4) Synthesis of Iman فائنل تیار کر کے ڈاکٹر ابصار احمد صاحب سے چیک کروا کر مناسب ٹائٹل کے لیے انجینئر محمد علی صاحب کے سپرد کر دی گئی ہے۔

5) چند ای میل کے جوابات کا اردو سے انگریزی میں ترجمہ کیا گیا۔

6) ندائے خلافت کے لیے چند انگریزی کٹنگز (Cuttings) کا اردو میں ترجمہ کیا گیا۔

❁❁❁

مکتبہ خدام القرآن

''مکتبہ خدام القرآن'' مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی تحریک رجوع الی القرآن کا ایک اہم شعبہ ہے۔ مرکزی انجمن کی کتب' محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے دروس و خطابات پر مشتمل آڈیو/ ویڈیو کیسٹس اور CDs کو سٹاک کرنا' فروخت کرنا اور اندرون و بیرون ملک ان اشیاء کے آرڈرز کی ترسیل ''مکتبہ'' کی ذمہ داری ہے۔ اس کے علاوہ مرکزی انجمن کے تحت شائع ہونے والے جرائد' جن میں ماہنامہ میثاق' حکمت قرآن اور ہفت روزہ ندائے خلافت شامل ہیں' کی مستقل خریداروں اور ایجنسی ہولڈرز کو بروقت ترسیل کو یقینی بنانا بھی ''مکتبہ'' کی اہم ذمہ داری ہے۔ الحمدللہ ''مکتبہ'' نے اپنی یہ معمول کی ذمہ داریاں عمدگی سے پوری کیں۔ اس کے علاوہ دورانِ سال کچھ دیگر اہم معاملات بھی مکتبہ نے بہت اچھے طریقے سے نبھائے' جن میں ''دہلی کتاب میلہ'' میں شرکت' تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع میں مکتبہ کے بھرپور سٹال کا انعقاد اور قرآن اکیڈمی کے باہر (برلب سڑک) ایک سیل پوائنٹ کا اجراء خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) دہلی کتاب میلہ 2004ء

محترم سید قاسم محمود صاحب نے مرکزی انجمن کی انتظامیہ کو توجہ دلائی کہ دہلی' انڈیا میں

ہر سال کتب کا ایک بہت بڑا عالمی میلہ منعقد ہوتا ہے۔اس سال انہوں نے اس میلہ میں پاکستانی شرکاء کو خصوصی دعوت دی ہے۔انہوں نے کہا کہ مرکزی انجمن کو اپنے فکری لٹریچر اور محترم صدر مؤسس کے دروس و خطابات کو انڈیا میں بڑے پیمانے پر متعارف کرانے کا یہ بہترین موقع ہے' لہٰذا مرکزی انجمن کو اس میں ضرور شرکت کرنی چاہیے۔انتظامیہ نے ان کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے میلے میں شرکت کا فیصلہ کر لیا' جس پر''مکتبہ'' نے ہنگامی بنیادوں پر تیاریاں شروع کر دیں۔اگرچہ میلے کے انعقاد میں بہت کم دن باقی رہ گئے تھے پھر بھی لگ بھگ پانچ لاکھ روپے مالیت کی CDs اور تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کی کتب ارسال کر دی گئیں۔سٹال کی ذمہ داری سنبھالنے کے لیے مولانا شیخ رحیم الدین صاحب اور شاہد ندیم صاحب کا انتخاب عمل میں آیا' جنہوں نے آٹھ روز تک جاری رہنے والے اس کتاب میلے میں انڈیا کے مقامی رفقاء کی مدد سے ایک خوبصورت اور کامیاب اسٹال کا انعقاد یقینی بنایا۔گو اسٹال پر ارسال کی جانے والی اشیاء کا بہت کم حصہ فروخت ہو سکا' لیکن بڑی مقدار میں بچ جانے والا سامان بعد ازاں محترم صدر مؤسس کے دورۂ بھارت کے دوران عمدگی سے کام آیا اور مختلف پروگرامز میں مقامی رفقاء نے اس کے سٹال لگائے۔

(2) تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع 2004ء میں مکتبہ کا سٹال

ماہِ اکتوبر 04ء میں فردوسی پارک' دراجکے (سادھوکی) کے مقام پر تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع کے موقع پر''مکتبہ'' نے اپنے بھرپور اور خوبصورت اسٹال کا اہتمام کیا۔شہر سے دور ہونے کے باعث اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ تین روزہ اجتماع میں کسی چیز کی کمی کا احساس نہ ہونے پائے۔الحمد للہ''مکتبہ'' نے اپنے کارکنوں کی انتھک محنت اور جذبہ کار کی بدولت ایک کامیاب اسٹال منعقد کیا۔اس موقع پر لگ بھگ ڈھائی لاکھ روپے کی کتب کیسٹس اور CDs فروخت ہوئیں۔

(3) قرآن اکیڈمی کے باہر سیل پوائنٹ کا قیام

مرکزی انجمن کی کتب' کیسٹس اور خصوصاً CDs کی تیزی سے بڑھتی ہوئی فروخت کے باعث اس بات کا احساس کچھ عرصہ سے شدت اختیار کرتا جا رہا تھا کہ ان اشیاء کی خریداری کے لیے آنے والے گاہکوں کو قرآن اکیڈمی کے اندر خصوصاً تہہ خانے تک پہنچنا کچھ گراں گزرتا ہے۔اس کے علاوہ یہ بات انتظامی اعتبار سے بھی زیادہ اطمینان بخش نہ تھی۔ لہٰذا

طے کیا گیا کہ نقد فروخت کے لیے اکیڈمی کے باہر ایک سیل پوائنٹ قائم کر دیا جائے۔ الحمد للہ اکتوبر 04ء سے سیل پوائنٹ کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ اس کے بہترین نتائج سامنے آئے ہیں اور فروخت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

اس کے علاوہ ''تحریک خلافت پاکستان'' کے تحت الحمراء ہال اور ایوان اقبال ہال میں منعقد ہونے والے مختلف پروگرامز میں ''مکتبہ'' نے خصوصی طور پر اپنے سٹالز کا اہتمام کیا۔ جبکہ محترم صدر مؤسس کے ہفتہ وار درس قرآن (منعقدہ قرآن آڈیٹوریم) میں ''مکتبہ'' کا سٹال باقاعدگی سے جاری رہا۔

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی مکتبہ کی مجموعی فروخت لگ بھگ 53 فیصد زیادہ رہی۔ ذیل میں گزشتہ تین سال کی مجموعی فروخت
کا ایک تقابلی جائزہ حاضر خدمت ہے۔

	2002-03ء	2003-04ء	2004-05ء
کتب	7,91043	10,64,791	19,32,935
کیسٹس / CDs	15,97,620	28,79,393	58,15,148
جرائد	14,57,735	21,00,945	14,76,048
میزان	38,46,398	60,45,129	92,24,131

شعبہ خط و کتابت کورسز

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب صدر مؤسس انجمن خدام القرآن اور بانی تنظیم اسلامی کی دعوت ''رجوع الی القرآن'' کی متعدد جہتیں (Facets) ہیں۔ عوام کے لیے ڈاکٹر صاحب کے دروس قرآن اور خطبات جمعہ' قرآن کالج میں نوجوان طلبہ کے لیے یونیورسٹی کورسز' یعنی ایف۔اے' بی۔اے' کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم یعنی عربی گرامر' قرآن اور حدیث کی تعلیم' عمر رسیدہ اور Serving احباب کے لیے عربی گرامر اور قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے ایک سالہ کورس اور تجوید سیکھنے کے لیے سپیشل کلاسز۔

مزید برآں محترم ڈاکٹر صاحب کے دورۂ ترجمۂ قرآن اور دروس و خطابات لاکھوں کی

تعداد میں آڈیو اور ویڈیو کیسٹس تمام دنیا میں پھیل چکے ہیں' جن کے ذریعے سے قرآن مجید کی تعلیمات کو نوع انسانی کے لیے عام کیا گیا ہے۔

ان سب کے علاوہ ایسے طلبہ و طالبات' خواتین و حضرات جو ملک سے یا لاہور سے باہر ہیں' یا جن کے لیے کسی وجہ سے قرآن کالج / قرآن اکیڈمی' لاہور میں حاضری ممکن نہیں' خط و کتابت کورسز ترتیب دیے گئے ہیں' تاکہ سب گھر بیٹھے بیٹھے سہولت کے ساتھ اپنے فارغ وقت میں عربی گرامر اور قرآن کی تعلیم حاصل کر سکیں اور درج ذیل کورسز سے استفادہ کر سکیں:

(i) قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس
(ii) ابتدائی عربی گرامر (حصہ اول) کورس
(iii) ابتدائی عربی گرامر (حصہ دوم) کورس
(vi) ابتدائی عربی گرامر (حصہ سوم) کورس
(v) ترجمہ قرآن کریم کورس

پہلے کورس کا آغاز جنوری 1988ء میں کیا گیا۔ اس کورس کا مقصد خواتین و حضرات اور طلبہ و طالبات کو قرآن حکیم کے مربوط مطالعے کے ذریعے دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور سے متعارف کرانا ہے۔ بفضل باری تعالیٰ یہ کورس خوب زور و شور سے جاری ہے۔ اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد 3708 تک پہنچ چکی ہے۔ بیرون ملک اس کورس کا اجراء سعودی عرب میں جدہ' مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' ریاض' داہران اور الواسع میں ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ابوظہبی' دوبئ' شارجہ' راس الخیمہ' انگلینڈ' فرانس' کینیڈا اور امریکہ میں کورس کا اجراء ہو چکا ہے۔

دوسرے کورس عربی گرامر کورس (حصہ اول) کا اجراء نومبر 1990ء میں کیا گیا۔ قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے کے لیے ابتدائی عربی گرامر کا جاننا ناگزیر ہے۔ اس کورس کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ کو عربی گرامر کے بنیادی اصولوں سے اس حد تک متعارف کرا دیا جائے کہ قرآن اور احادیث سے براہ راست استفادہ کے لیے انہیں ایک بنیاد حاصل ہو جائے۔ اول الذکر کورس کی طرح یہ کورس بھی بہت مقبول ہوا۔ اس کے طلبہ اور طالبات کی تعداد 2563 تک پہنچ چکی ہے۔ یہ کورس بھی بیرون پاکستان سعودی عربیہ' ابوظہبی' دوبئ' شارجہ' انگلینڈ' فرانس' کینیڈا اور امریکہ میں جاری ہو چکا ہے۔

اس کورس کے حصہ دوم کا آغاز بھی اکتوبر 1992ء میں کر دیا گیا تھا۔ اس میں طلبہ کی تعداد 341 تک پہنچ چکی ہے۔ جبکہ حصہ سوم کا آغاز مارچ 1997ء میں ہوا۔ اس میں طلبہ کی

تعداد 160 تک پہنچ چکی ہے۔

ترجمہ قرآن کریم کورس

1996ء میں شعبہ خط و کتابت کورسز میں ایک نئے کورس بعنوان ''ترجمہ قرآن کریم'' کورس کا اجراء کیا گیا۔ یہ کورس خاص طور پر Youngsters کے لیے جاری کیا گیا ہے' یعنی سکول اور کالج کے طلبہ و طالبات جو اردو میں لکھ پڑھ سکتے ہوں۔ ان طلبہ اور طالبات کا حافظہ بہت تیز ہوتا ہے اور یہ الفاظ کا ترجمہ بآسانی یاد کر سکتے ہیں۔

آج کل کے مادی دور میں زندگی کا مقصد دنیا کا حاصل کرنا ہی بنالیا گیا ہے۔ جب سے ہمارے ہاں اولاد ہوتی ہے۔ اس کے لیے ہماری بڑی سے بڑی کوشش اور خواہش کیا رہنے لگتی ہے؟ یہی نا کہ یہ اونچی ڈگری حاصل کرے' اونچے سے اونچے مقابلہ کے امتحان میں کامیاب ہو اور اعلیٰ ملازمت حاصل کرے۔ اس مقصد کو سامنے رکھ کر والدین اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو اندھا دھند انگلش سکولوں' پروفیشنل کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جھونک دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نئی نسل قرآن' سنت اور شعائرِ اسلام سے بالکل کوری رہ جاتی ہے۔ جن گھروں میں والدین باقاعدگی سے نمازیں ادا کرنے والے اور تلاوت قرآن کرنے والے ہوتے ہیں ان کی اولاد انگلش سکولوں میں پڑھنے کی وجہ سے دین (قرآن' نماز) سے بالکل بے بہرہ ہوتی ہے۔

ایسے نوجوان بچوں اور بچیوں کو ترجمہ قرآن سکھانے کے لیے ایک طریقہ وضع کیا گیا ہے۔ ایسے بچے اور بچیاں اپنے گھر میں Convenient وقت میں روزانہ دس پندرہ منٹ صرف کر کے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ سکتے ہیں۔ گھر سے باہر جانے کی ضرورت نہیں' ٹیوٹر کی ضرورت نہیں' ٹیوشن فیس دینے کی بھی ضرورت نہیں۔ دین دار والدین جنہوں نے کسی وجہ سے اب تک اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دینے کی طرف توجہ نہیں دی وہ صرف تھوڑی سی توجہ کر کے اپنے بچوں' بچیوں کو اس طریقہ کے مطابق قرآن کریم کا ترجمہ سکھا سکتے ہیں۔ انہیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ بچے روزانہ دس پندرہ منٹ اس کام کے لیے صرف کریں گے اور ناغہ نہیں کریں گے۔

تدریس: قرآن کریم میں تقریباً اسی ہزار (80,000) الفاظ ہیں مگر اصل الفاظ دو ہزار ہیں جو بار بار آنے کی وجہ سے اسی ہزار کی تعداد تک پہنچ جاتے ہیں۔ ان دو ہزار الفاظ میں بھی تقریباً پانچ سو (500) الفاظ وہ ہیں جو اردو میں بولے اور سمجھے جاتے ہیں۔ یہ بار بار استعمال

ہونے والے الفاظ کتابچہ ترجمہ قرآن میں دیے گئے ہیں۔ طلبہ اور طالبات نے ان الفاظ کو یاد کرنا ہے۔ بہتر طریقہ تو یہ ہے کہ انہیں لکھ کر خوب ذہن نشین کرلیا جائے' ورنہ انہیں رٹ کر یاد کرلیا جائے۔ جب یہ الفاظ خوب یاد ہو جائیں تو بچے ''ترجمہ قرآن کریم'' پہلے پارہ سے شروع کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے حافظ نذر احمد صاحب کا ترجمہ Recommend کیا جاتا ہے۔ ترجمہ قرآن کریم' کورس کی تدریس' نصاب' طریقہ امتحان' تعلیمی استعداد اور کورس کے دورانیہ کے لیے پراسپکٹس کی طرف رجوع کریں۔ اس کورس کے اختتام پر کامیاب طلبہ و طالبات کو سند جاری کی جاتی ہے۔ اس کورس کی فیس بہت کم یعنی صرف 150 روپے رکھی گئی ہے۔ اس کورس کا اجراء فروری 1996ء سے کیا گیا۔ اب تک اس کورس میں 1476 طلبہ اور طالبات داخلہ لے چکے ہیں اور 130 طلبہ و طالبات کورس مکمل کر کے سند حاصل کر چکے ہیں۔

ان کورسز کو متعارف کرانے کے لیے اقدام

2003-2004ء کے دوران ان دونوں کورسز کو بڑے پیمانہ پر متعارف کرانے کے لیے مندرجہ ذیل اقدام کیے گئے ہیں۔

1- انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی کے اپنے ماہانہ جرائد ''حکمت قرآن'' ' ''میثاق'' اور ''ندائے خلافت'' میں وقفہ وقفہ سے ان کورسز کے اشتہارات شائع کیے گئے۔

2- ان کورسز کو پبلک میں متعارف کرانے کے لیے روزنامہ ''جنگ'' میں سال میں دو دفعہ اشتہارات دیے گئے۔

3- قرآن اکیڈمی میں جتنے جرائد وصول ہوتے ہیں ان میں 120 جرائد کے مدیروں کے نام اپنے جرائد میں شعبہ خط و کتابت کورسز کا اشتہار شائع کرنے سے متعلق خطوط ارسال کیے گئے۔

4- ناظم شعبہ خط و کتابت کورسز نے اپنے احباب اور ہم خیال دوستوں کو ان کورسز سے متعارف کرانے کے لیے ذاتی خطوط بھی تحریر کیے۔

5- لاہور کی مندرجہ ذیل بڑی بڑی لائبریریوں کے انچارجز کو ان کورسز کے بارے میں خطوط لکھے گئے۔ ان سے استدعا کی گئی کہ ان کورسز کے اشتہارات اپنی لائبریریوں کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کیے جائیں۔ انہیں اشتہارات' کورسز کے پراسپکٹس اور داخلہ فارمز بھی بھجوائے گئے:

(ا) پنجاب پبلک لائبریری

(ب) پنجاب یونیورسٹی لائبریری' لاہور

(ج) دارالسلام لائبریری باغ جناح' لاہور

(د) قرآن محل' پنجاب پبلک لائبریری' لاہور

(ر) قائداعظم لائبریری' باغ جناح' لاہور

(ڑ) گورنمنٹ ماڈل ٹاؤن لائبریری' لاہور

6) ماڈل ٹاؤن کی مسجدوں میں ماہ رمضان میں شعبہ خط وکتابت کورسز کے اشتہارات نوٹس بورڈوں پر آویزاں کیے گئے' تاکہ پبلک اور طلبہ ان کورسز سے متعارف ہو کر مستفید ہوسکیں۔

7) ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں جامع القرآن قرآن اکیڈمی' لاہور میں بعد نماز عصر معتکفین حضرات کو ایک لیکچر کے ذریعہ ناظم شعبہ خط وکتابت کورسز نے شعبہ کے کورسز کے بارے میں معلومات بہم پہنچائیں۔ کورسز کے پراسپکٹس اور داخلہ فارم بھی تقسیم کیے گئے۔

8) ماہِ رمضان میں جامع القرآن قرآن اکیڈمی' لاہور میں اسی شعبہ کے کورسز کے پراسپکٹس اور داخلہ فارمز رکھے گئے تاکہ نمازی حضرات ان کا مطالعہ کر کے ان سے مستفید ہوسکیں۔

9) 23-5-2005 کو قرآن اکیڈمی میں ناظم شعبہ نے رجوع الی القرآن کورس کے طلبہو طالبات کو ایک لیکچر کے ذریعہ شعبہ کے کورسز کا تعارف کرایا۔ پراسپکٹس اور داخلہ فارمز بھی تقسیم کیے گئے۔

10) قرآن کالج میں ایک ماہ کے دینی معلومات تربیتی کورس کے طلبہ کو ایک لیکچر کے ذریعہ شعبہ کے کورسز سے تعارف کرایا گیا۔ پراسپکٹس اور داخلہ فارمز بھی تقسیم کیے گئے۔

11) شعبہ خط وکتابت کورسز کے اشتہارات پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ جات' ہوسٹلز اور جامع مسجد میں نوٹس بورڈوں پر طلبہ وطالبات کی اطلاع کے لیے چسپاں کیے گئے۔

4۔ موازنہ

	(جولائی 2003ء تا جون 2004ء)	(جولائی 2004ء تا جون 2005ء)
1۔ قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس		
(ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	76	94
(ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	14	09
2۔ عربی گرامر کورس (حصہ اول)		
(ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	158	142
(ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	17	15
3۔ عربی گرامر کورس (حصہ دوم)		
(ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	16	17
(ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	07	09
4۔ عربی گرامر کورس (حصہ سوم)		
(ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	12	07
(ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	03	07
5۔ ترجمہ قرآن کریم کورس		
(ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	160	212
(ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	17	14

میثاق، حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے انٹرنیٹ ایڈیشن
تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر ملاحظہ کیجئے۔

شعبہ سمع و بصر

معمول کی سرگرمیاں

الحمدللہ گزشتہ کئی برسوں سے شعبہ سمع و بصر اپنی ذمہ داریاں بخوبی انجام دے رہا ہے۔گزشتہ سال کے دوران بھی اس شعبہ میں حسب معمول انتہائی اہم امور سرانجام دیے گئے۔مکتبہ انجمن کو ڈیمانڈ کے مطابق آڈیو' ویڈیو کیسٹ اور سی ڈیز فراہم کی گئیں۔محترم صدرِ مؤسس کے خطابات، دروس اور دیگر تقاریر کی ریکارڈنگ کی گئی۔انجمن کے تحت ہونے والے تمام پروگراموں میں ساؤنڈ سسٹم اور ریکارڈنگ کی سہولت مہیا کی گئی۔گزشتہ سال کے دوران درج ذیل کی تعداد میں آڈیو/ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز تیار کر کے مکتبہ کو فروخت کے لیے دی گئیں:

آڈیو کیسٹس	:	36146
ویڈیو کیسٹس	:	2233
سی ڈیز اور ویڈیو سی ڈیز	:	160928
ڈی وی ڈیز	:	19990

☆ اتوار کے دن صدر مؤسس کے درس قرآن کی ڈیجیٹل ریکارڈنگز لی جا رہی ہیں۔درس قرآن میں جو آیات تلاوت کی جا رہی ہوتی ہیں ان کو ملٹی میڈیا پروجیکٹر پر دکھانے کا انتظام کیا گیا۔

☆ انٹرنیٹ پر حسب معمول تنظیم کی سائیٹ www.tanzeem.org کو باقاعدگی سے update کیا جاتا رہا اور خطابات جمعہ' ندائے خلافت' حکمت قرآن' میثاق اور عابداللہ جان کے مضامین باقاعدگی سے upload کیے جاتے رہے ہیں۔شعبہ سمع و بصر کے تحت تمام e-mails کی وصولی اور ان کی متعلقہ شعبہ کو ترسیل کی گئی اور ان کے جوابات باقاعدگی سے ارسال کیے گئے۔

نئی سی ڈیز کی تیاری

دوران سال درج ذیل نئی سی ڈیز تیار کی گئیں:

i) اسلام میں پردے کے احکام VCD   ii) اسلام اور بینکنگ

iii) روشن خیالی VCD   iv) قرآن کی عظمت MP3

v) جرائد 2004

Round Table with Dr. Israr Ahmad (vi

نئی DVDs کی تیاری

دوران سال مندرجہ ذیل DVDs تیار کی گئیں:

i) ختم نبوت اور تکمیل رسالت   ii) عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

iii) اسلام میں پردے کے احکام   iv) رسول انقلابؐ کا طریقِ انقلاب

v) خطباتِ خلافت   vi) اسلام اور بینکنگ

vi) بیان القرآن   vii) منتخب نصاب

Round Table with Dr. Israr Ahmad (viii

خصوصی سرگرمیاں

☆ بیان القرآن MP3 عید گفٹ

امسال رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں ناظم شعبہ سمع و بصر نے ناظم اعلیٰ مرکزی انجمن خدام القرآن کی زیرنگرانی صدر مؤسس کے دورۂ ترجمہ قرآن کی MP3 سی ڈیز کو ایک مہم کے طور چلانے کا فیصلہ کیا۔ اس سلسلے میں قرشی انڈسٹریز کا تعاون حاصل کیا گیا۔ 2 سی ڈیز کے سیٹ کی قیمت صرف -/20 روپے رکھی گئی۔ قرشی انڈسٹریز کا تعاون ہمیں 5000 سی ڈیز تک حاصل تھا اور یہ سی ڈیز ایک ہفتہ کے اندر ختم ہوگئیں۔ کافی لوگوں نے ان سی ڈیز سے استفادہ کیا اور ان کو دوسروں کو تحفے کے طور پر پیش کیا۔ اس کے بعد احمد کنکریٹ لمیٹڈ کی جانب سے تعاون حاصل ہوا اور یہ 5000 سی ڈیز بھی ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئیں۔ ان سی ڈیز کے بڑے بڑے سائن بورڈز ماڈل ٹاؤن لنک روڈ' جیل روڈ اور گارڈن ٹاؤن کے چوک پر لگائے گئے تھے اور اس کے لیے ہمیں ایک بل بورڈ کمپنی Adsells کا تعاون حاصل تھا' جنہوں نے بلا معاوضہ ہماری سی ڈیز کے سائن بورڈ آویزاں کیے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کی سعی و جہد کو اپنے دین کے کام کے لیے قبول فرمائے۔ آمین!

☆ سالانہ اجتماع (تنظیم اسلامی)

تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع 7 تا 19 اکتوبر 2004ء فردوسی فارم دراجکے (سادھوکے) میں منعقد ہوا۔ ہر سال کی طرح شعبہ سمع و بصر کے ذمہ آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ ساؤنڈ سسٹم کا انتظام کرنا اور ٹیلی فون ایکسچینج کی تنصیب تھی۔ سالانہ اجتماع کے دوران شعبہ سمع و بصر کے تمام کارکنان سادھوکے میں موجود تھے اور مختلف ذمہ داریاں ادا کررہے تھے۔ سالانہ اجتماع کی مکمل آڈیو اور ویڈیو ریکارڈنگ کی گئی اور آڈیو کیسٹس کو ہر پروگرام کے آخر میں شرکاء تک پہنچانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اسی طرح سے سالانہ اجتماع کے آخری دن تمام پروگرامز کی مکمل سی ڈی بھی فروخت کے لیے مکتبہ کو پہنچائی گئی۔ الحمدللہ تمام کام نہایت خوش اسلوبی سے اور بروقت مکمل ہوئے۔

☆ شادی بیاہ کی تقریبات میں اصلاح VCDs

بیان القرآن MP3 سی ڈیز کی طرز پر ناظم شعبہ سمع و بصر نے شادی بیاہ کی تقریبات میں اصلاح کے عنوان سے صدر مؤسس کی ایک انتہائی جامع تقریر کو ایک مہم کے طور پر چلانے کا فیصلہ کیا۔ الحمدللہ لوگوں کی جانب سے اس کوشش کو کافی سراہا گیا ہے۔ یہ تقریر بھی 2VCDs پر مشتمل ہے اور اس کی قیمت صرف -/30 روپے رکھی گئی ہے۔ ان سی ڈیز کے سائن بورڈز بھی مختلف مقامات پر آویزاں کیے گئے ہیں۔

سیٹلائیٹ چینلز کی معاونت

☆ ARY Digital کے زیر انتظام چلنے والے ایک چینل QTV پر صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے حالیہ منتخب نصاب کے دروس کو باقاعدگی سے دکھایا جاتا رہا۔ بحمداللہ یہ دروس عوام الناس میں بہت مقبول ہوئے ہیں' اس کا اندازہ ہمیں e-mails سے بخوبی ہوتا ہے۔ ان تمام دروس کی ریکارڈنگ کے فرائض شعبہ سمع و بصر ادا کررہا ہے اور ARY کو ان دروس کی ایڈٹ شدہ ڈیجیٹل کیسٹس فراہم کررہا ہے۔ اسی طرح ARY کو بیان القرآن کی نئی ایڈٹ شدہ DV کیسٹس فراہم کی گئیں جنہیں رمضان المبارک اور اس کے بعد Qtv پر باقاعدگی سے دکھایا گیا۔

☆ 12 ربیع الاول کے حوالے سے صدر مؤسس نے خصوصی طور پر سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر 10 تقاریر ریکارڈ کروائی تھیں' جنہیں Qtv نے یکم ربیع الاول سے 10 ربیع

الاول تک روزانہ نشر کیا اور بعد ازاں یہی تقاریر دوبارہ Prime Tv سے بھی نشر کی گئیں۔ لوگوں کی ایک کثیر تعداد نے اسے بہت پسند کیا۔

☆ امیر تنظیم اسلامی' ڈائریکٹر اکیڈمی محترم جناب حافظ عاکف سعید صاحب کے دورۂ ترجمہ قرآن 2003 کی ایڈیٹنگ کا کام جاری ہے اور اس کی DV کیسٹس ساتھ کے ساتھ Qtv کو ارسال کی جارہی ہیں' جنہیں وہ یکم جولائی 2005ء سے نشر کررہے ہیں۔

☆ Prime TV نے' جو کہ خصوصاً یورپ میں اپنی نشریات پیش کر رہا ہے' صدر مؤسس محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد کے بیان القرآن اور منتخب نصاب کو براڈ کاسٹ کرنا شروع کیا ہے۔ اس چینل کو بھی شعبہ پروگرام فراہم کر رہا ہے۔ صدر مؤسس کی تقاریر عظمت مصطفیٰ ﷺ' سیرت النبی ﷺ اور قائداعظم اور علامہ اقبال کا نظریہ پاکستان کی ریکارڈنگز بھی مہیا کی گئی جنہیں جلد ہی براڈ کاسٹ کر دیا جائے گا۔ اسی طرح ای میلز اور ٹیلی فون کے ذریعے اس بات کا اندازہ ہو رہا ہے کہ یورپ میں ان پروگرامز کو کافی شوق سے دیکھا جارہا ہے۔

☆ ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب اپنا ایک سیٹلائیٹ چینل شروع کررہے ہیں جس کے لیے انھوں نے صدر مؤسس کی ریکارڈنگز مانگی تھیں۔ انہیں بیان القرآن اور منتخب نصاب کی DV کیسٹس کاپی کرکے ارسال کردی گئی ہیں' امید ہے جلد ہی وہ چینل کام شروع کردے گا اور ہمارے پروگرامز اس پر بھی نشر ہوں گے۔ ان شاء اللہ

☆ چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب کے دورۂ ترجمہ قرآن پنجابی کی ریکارڈنگز کا آغاز ہو چکا ہے اور اس کی اب تک 87 اقساط ریکارڈ ہو چکی ہیں۔ مختلف چینلز سے اس سلسلے میں بات چیت چل رہی ہے اور کچھ پنجابی زبان کے چینلز اس سلسلے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ جلد ہی اس کی براڈ کاسٹنگ شروع ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ!

دورۂ ترجمہ قرآن LIVE

اس سال قرآن اکیڈمی میں ہونے والے دورۂ ترجمہ قرآن کو مقامی کیبل کمپنیوں پر براہ راست دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ لاہور کی دو بڑی کیبل کمپنیوں NBC اور MAX نے اسے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور یہ پروگرام تقریباً آدھے لاہور میں دیکھا گیا تھا۔ الحمد للہ پورے رمضان المبارک کے دوران یہ پروگرام بغیر کسی رکاوٹ اور پریشانی کے

جاری رہا اور لوگوں کی جانب سے اس کو بہت پسند کیا گیا۔ اسی طرح پورے رمضان المبارک کے دوران خطابِ جمعہ کو بھی براہِ راست نشر کیا گیا۔ NBC کیبل کمپنی نے اب ایک چینل مستقل طور پر ہمیں دے دیا ہے۔ صدر مؤسس کے دروس اور تقاریر کے علاوہ ڈاکٹر ذاکر نائک اور دیگر مقررین کے پروگرام نشر کیے جا رہے ہیں اور تمام پروگرام شعبہ سمع و بصر سے ٹیلی کاسٹ ہو رہے ہیں۔ اسی طرح جمعہ کی تقریر اور نماز بھی براہ راست نشر کی جا رہی ہے۔

ریڈیو چینلز کی معاونت

☆ صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے بیان القرآن کی آڈیو سی ڈیز ریڈیو براق کو بھجوائی گئی ہیں۔ یہ ریڈیو چینل سیالکوٹ اور پشاور سے اپنی نشریات کر رہا ہے اور یہ ریڈیو چینل مقبوضہ کشمیر میں بھی سنا جاتا ہے۔

☆ حیدر آباد سے بھی ایک FM ریڈیو اسٹیشن شروع ہو گیا ہے۔ اس کو بھی صدر مؤسس کے بیان القرآن کی آڈیو سی ڈیز ارسال کر دی گئی ہیں۔

☆ بہاولپور میں بھی ایک FM چینل کو صدر مؤسس کے بیان القرآن کی CDs فراہم کی گئی ہیں جس کو وہ نشر کر رہے ہیں۔

کیبل چینل

لاہور کی ایک بڑی کیبل کمپنی NBC نے ہمیں ایک چینل فراہم کر رکھا ہے جس پر ہم صدر مؤسس اور دیگر مقررین کی ریکارڈنگز چلا رہے ہیں۔ اسی کیبل چینل پر ہم نے رمضان المبارک کے دوران دورۂ ترجمہ قرآن Live نشر کیا تھا۔ پہلے یہ چینل صرف 12 گھنٹے چل رہا تھا، مگر اب ہم نے اس چینل کو چلانے کے لیے ایک P-IV کمپیوٹر لے لیا ہے، جس کی بدولت اب یہ چینل 24 گھنٹے چلتا ہے۔ اسی چینل پر ہم خطاب جمعہ کو بھی Live نشر کر رہے ہیں۔

قرآن اسٹوڈیو

☆ صدر مؤسس اور دیگر مقررین کی تقاریر کو براڈ کاسٹ لیول پر تیار کرنے کے لیے ایک اسٹوڈیو کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا اور الحمد للہ دو ماہ کے قلیل عرصہ میں اس کی تعمیر مکمل کر لی گئی۔ یہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے۔ اس میں صدر مؤسس کی تقاریر بعنوان ''سیرت النبی ﷺ'' ریکارڈ کی گئی ہیں، اسی طرح ARY One کے پروگرام Views

News on کی ریکارڈنگ بھی یہاں پر کی گئی ہے۔آج کل رحمت اللہ بٹر صاحب کے دورۂ ترجمہ قرآن پنجابی کی ریکارڈنگز جاری ہیں اور اس کی اب تک 187 اقساط ریکارڈ ہو چکی ہیں۔

شعبہ سمع و بصر کی منتقلی

بحمداللہ ہر سال شعبہ کے کام میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔اسٹاف اور Equipment میں اضافہ کی وجہ سے شعبہ کی موجودہ جگہ بہت کم پڑ رہی تھی' لہٰذا انجمن کی انتظامیہ نے شعبہ کے لیے K-433 ماڈل ٹاؤن کا مکان (جو کہ انجمن اور تنظیم کی ایک خاتون ممبر نے انجمن کو گزشتہ کئی سالوں سے استعمال کے لیے دیا ہوا ہے) بطور دفتر فراہم کر دیا ہے۔اس کی ضروری مرمت کا کام جاری ہے اور ان شاء اللہ جولائی میں شعبہ کی وہاں منتقلی عمل میں آ جائے گی۔

ناظم شعبہ سمع و بصر کا دورۂ انڈیا

ناظم شعبہ سمع و بصر جناب آصف حمید صاحب دسمبر کے آغاز میں (8 تا 20 دسمبر) ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب کی دعوت پر انڈیا تشریف لے گئے۔وہاں آپ نے IRF(Islamic Research Foundation) کے ویڈیو سیکشن کا تفصیلی دورہ کیا اور ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب اور متعلقہ افراد سے تفصیلی ملاقاتیں کیں۔اس دوران آپ مسلسل ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب کے ساتھ رہے اور ان سے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔آپ وہاں سے ویڈیو ریکارڈنگ کے حوالے سے کافی کچھ دیکھ کر آئے ہیں اور ان شاء اللہ اُن کو یہاں پر استعمال کرنے کا ارادہ ہے۔

انٹرنیٹ کا استعمال

i) معمول کی سرگرمیاں: گزشتہ سال کے دوران بھی بحمد اللہ صدر مؤسس اور ڈائریکٹر انجمن کے خطابات اور منتخب دروس انٹرنیٹ پر تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ پر نشر ہوتے رہے۔ اسی طرح نئے مضامین اور پریس ریلیز بھی ویب سائٹ پر آویزاں کیے گئے۔ای میلز کی روزانہ وصولی اور ان کے جوابات کی ترسیل کا اہتمام کیا گیا۔

بحمد اللہ انٹرنیٹ کی سہولت سے محترم صدر مؤسس کے خطبات و تقاریر ہزاروں کی تعداد میں لوگ ہر ہفتہ نہ صرف انٹرنیٹ پر سنتے ہیں بلکہ اس کی آڈیو کیسٹس بنا کر وسیع پیمانے پر تقسیم

کرتے ہیں۔ ان خطابات کے علاوہ انٹرنیٹ پر صدر مؤسس کا مکمل دورۂ ترجمہ قرآن' منتخب نصاب اردو اور منتخب نصاب انگریزی تمام کا تمام سماعت کے لیے دستیاب ہے۔ علاوہ ازیں صدر مؤسس کی کئی انگریزی تصانیف بھی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ دیگر حضرات کے اہم مقالہ جات بھی افادہ عام کے لیے سائٹ پر رکھے گئے ہیں۔ مرکزی انجمن و تنظیم اسلامی کے جرائد میثاق' حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے انٹرنیٹ ایڈیشن بھی باقاعدگی سے ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیے جاتے رہے۔

تکنیکی معاونت

مرکزی انجمن کے دیگر شعبہ جات جن میں قرآن کالج لاہور' شعبہ مطبوعات' شعبہ انگریزی اور مکتبہ شامل ہیں' ان تمام کو شعبہ سمع و بصر کمپیوٹر سے متعلق تمام معاملات میں' جن میں خرابی کی درستگی یا نئے آلات کی خریداری شامل ہیں' ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر دونوں لحاظ سے تکنیکی معاونت فراہم کرتا ہے۔ تمام شعبہ جات کو networking کے ذریعے آپس میں منسلک کیا گیا اور متعلقہ شعبہ کو انٹرنیٹ کی سہولت مہیا کی گئی۔

قرآن کالج لاہور

1) نئے داخلے

کالج میں ایف اے' ایف اے جنرل سائنس' آئی کام اور آئی سی ایس کے داخلے جولائی 2004ء میں شروع ہوئے اور ستمبر میں مکمل ہوئے۔ ان کلاسوں میں طلبہ کی کل تعداد 66 تھی۔ ان میں سے ایف اے آرٹس گروپ میں 28' ایف اے جنرل سائنس گروپ میں 07' آئی سی ایس میں 12 اور آئی کام میں 19 طلبہ داخل ہوئے۔ بی اے سال اول میں داخلے ستمبر میں شروع ہوئے۔ اس سال بی اے میں داخل ہونے والے طلبہ کی تعداد 09 تھی۔

2) بورڈ کے امتحانات

بورڈ کے امتحان منعقدہ مئی 2004ء میں کالج کی طرف سے 77 طلبہ نے امتحان میں شرکت کی۔ ان میں سے 65 طلبہ پاس ہوئے۔ اس امتحان میں کالج کے ہونہار طالب علم

حامد سجاد نے آرٹس گروپ میں 828 نمبر لے کر بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی' جبکہ دوسرے ہونہار طالب علم حسین عاکف نے 814 نمبر لے کر قرآن کالج میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اس کے علاوہ کالج کے 6 طلبہ نے 700 اور 12 طلبہ نے 600 سے اوپر نمبر حاصل کیے۔ کالج کا مجموعی رزلٹ تقریباً 86 فیصد اور ایف اے فائنل کا رزلٹ 87 فیصد رہا۔

بورڈ کے امتحان منعقدہ مئی 2005ء میں کالج کی طرف سے 85 طلبہ نے امتحان میں شرکت کی۔ ان میں سے آئی کام سال اوّل 16' آئی کام سال دوم 20' ایف اے آرٹس سال اوّل 19' ایف اے آرٹس سال دوم 12' آئی سی ایس سال اول 6' آئی سی ایس سال دوم 07' ایف اے جنرل سائنس سال اوّل 03' اور ایف اے جنرل سائنس سال دوم کے 02 طلبہ شریک ہوئے۔

3) ماہانہ و دیگر امتحانات

کالج میں ہر کلاس کے ماہانہ امتحانات باقاعدگی سے منعقد ہوئے اور طلبہ کی کارکردگی کی رپورٹ ہر ماہ والدین کو ارسال کی گئی۔

4) اسلامک جنرل نالج ورکشاپ

حسب سابق اس مرتبہ بھی میٹرک سے فارغ طلبہ کے لیے دینی معلوماتی اسلامک جنرل نالج ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ اس کا دورانیہ تقریباً ایک ماہ تھا۔ یہ ورکشاپ 16 مئی تا 18 جون 2005ء منعقد ہوئی۔ اس میں داخلہ لینے والے طلبہ کی کل تعداد 40 تھی۔ طلبہ نے اس کلاس کو نہایت مفید اور عمدہ قرار دیا۔ ورکشاپ کے اختتام پر ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں پہلی' دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو نقد انعام دیے گئے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی ناظم کالج جناب حافظ عاکف سعید صاحب تھے۔

5) ٹیچرز ٹریننگ کورس

قرآن کالج کے اساتذہ کی نظریاتی و عملی تربیت کے لیے مورخہ 18 اپریل 2005ء تا 7 مئی 2005ء ٹیچرز ٹریننگ کورس کا آغاز ہوا جس میں بذریعہ ویڈیو مختلف پروگرام دکھائے گئے۔ قرآن میں بیان کردہ سائنسی حقائق پر مبنی سی ڈیز بہت دلچسپی کے ساتھ دیکھی گئیں۔ اس کے علاوہ مہمان مقررین کے لیکچرز بھی اس پروگرام کا حصہ تھے۔ ان مقررین نے مختلف اوقات میں کالج میں تشریف لا کر لیکچرز دیے جو بہت پسند کیے گئے۔ ان مہمان

مقررین میں سرفہرست جناب حافظ عاکف سعید صاحب' بریگیڈیئر غلام مرتضیٰ صاحب اور ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب شامل تھے۔ اس کے علاوہ اساتذہ جو کہ خود بھی اپنی فیلڈ کے ماہر ہیں' نے مختلف موضوعات پر لیکچرز دیے۔ اس سے علم کے میدان میں ہونے والی ہر تازہ ترین پیش رفت کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں۔

6) خصوصی تقریب

ماہِ اکتوبر 2004ء میں صدر مؤسس جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے نئے داخلہ لینے والے طلبہ سے قرآن آڈیٹوریم میں خطاب کیا اور اس موقع پر بورڈ کے امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کو انعامات دیے۔

7) انگریزی و اردو تقریری مقابلہ

23/اکتوبر 2005ء کو انگریزی تقاریر کا مقابلہ ہوا جس کے مہمان خصوصی کالج کے پرنسپل جناب طارق مسعود تھے۔ بعد ازاں اوّل' دوم اور سوم پوزیشن لینے والے طلبہ کو انعامات دیے گئے۔

ماہِ مارچ 2005ء میں اردو تقاریر کا مقابلہ ہوا جس میں تقریباً دس طلبہ نے حصہ لیا۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی حافظ عاکف سعید صاحب تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں طلبہ پر زور دیا کہ وہ دینی اور دنیاوی تعلیم حاصل کریں۔ بعد ازاں اوّل' دوم اور سوم آنے والے طلبہ کو انعامات دیے گئے۔

8) سالانہ سپورٹس

ماہِ مارچ 2005ء میں کالج میں سالانہ سپورٹس کا انعقاد کیا گیا۔ یہ کھیلیں ایک ہفتہ تک جاری رہیں۔ ان کھیلوں میں کرکٹ' فٹ بال' ٹیبل ٹینس' رسہ کشی' والی بال اور بیڈمنٹن شامل ہیں۔ طلبہ نے ان کھیلوں میں بڑے جوش وخروش سے حصہ لیا۔

9) رجسٹریشن و لاہور بورڈ سے الحاق

محکمہ تعلیم پنجاب سے کالج کی رجسٹریشن اور لاہور بورڈ سے Affiliation کئی سال قبل ہوئی تھی۔ محکمہ تعلیم سے کالج کی رجسٹریشن 2008ء تک ہے' جبکہ بورڈ کے ساتھ Affiliation میں ہر سیشن کے بعد توسیع کروانا پڑتی ہے اور اس سیشن کی توسیع

2006ء تک ہو چکی ہے۔

10) کالج لائبریری

قرآن کالج لائبریری میں اس وقت مختلف موضوعات پر کل 2406 کتب موجود ہیں۔ دورانِ سال 87 کتابوں کا اضافہ ہوا۔ ان میں سے 20 کتب بازار سے خریدی گئیں' باقی کتب عطیہ کی صورت میں وصول ہوئیں۔

قرآن کالج ہاسٹل

تعارف

قرآن کالج جیسے تعلیمی و تربیتی ادارے میں ہاسٹل کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس کالج کے طلبہ کی اکثریت ہاسٹل سے تعلق رکھتی ہے' جو ملک کے کونے کونے سے حصولِ علم کے ساتھ ساتھ تربیت کے حصول کے لیے یہاں داخلہ لیتی ہے۔ قرآن کالج ہاسٹل نہ صرف ایک اقامتی ادارہ ہے' بلکہ یہاں اسلامی اصولوں کے تحت طلبہ کی تربیت کا بھی خصوصی انتظام و اہتمام ہوتا ہے اور یہی ہمارے ہاسٹل کی امتیازی شان ہے۔ جہاں تک سہولیات کا تعلق ہے تو اس لحاظ سے بھی ہمارا ہاسٹل جدید ترین ہاسٹلوں سے کسی لحاظ سے کم نہیں ہے۔ ہماری ہاسٹل انتظامیہ کا مرتب کردہ تربیتی نظام طلبہ کی زندگیوں پر گہرے' دیرپا اور دوررس اثرات مرتب کرتا ہے۔ ہاسٹل میں تقریباً 80 طلبہ کی رہائش کی گنجائش ہے' البتہ ہنگامی حالات میں اس گنجائش میں توسیع بھی کی جاسکتی ہے۔

معمولاتِ ہاسٹل

ہاسٹل میں مقیم طلبہ نیز ہاسٹل کے ملازمین کو نماز پنجگانہ باجماعت کی پابندی کا لازماً اہتمام کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ نماز باجماعت میں ہاسٹل کے جملہ مقیمین کی حاضری یقینی بنانے کی غرض سے چند طلبہ پر مشتمل اقامت صلوٰۃ کے نام سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو فجر کی اذان کے ساتھ ہی طلبہ کو جگاتی ہے۔ وضو اور حوائج ضروریہ سے فراغت کے بعد مسجد میں نماز باجماعت کی ادائیگی کے بعد مسجد ہی میں اسسٹنٹ وارڈن محترم علاؤ الدین صاحب تمام طلبہ اور ملازمین کو قرآن مجید کے آخری پاروں میں سے بالترتیب اور تسلسل کے ساتھ

تین چار آیات تجوید کے ساتھ پڑھانے کے بعد اس کا ترجمہ پڑھاتے ہیں۔ سابقہ ڈی پی ای محترم زین العابدین کے استعفاء کی وجہ سے مارننگ پی ٹی ای اور انڈور گیمز کے پروگرام فی الحال تعطل کا شکار ہیں۔ نئے ڈی پی ای کی تعیناتی پر ہی یہ پروگرام شروع کیے جا سکیں گے۔ امید ہے کہ یہ تعیناتی جلد از جلد ہو جائے گی۔

کالج ٹائم شروع ہونے سے 45 منٹ قبل طلبہ کو ناشتہ دیا جاتا ہے اور بعد ازاں ہاسٹل وارڈن پورے ہاسٹل کا راؤنڈ لگا کر تمام طلبہ کو کالج بھیج دیتا ہے۔ ظہر کی نماز اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد عصر تک طلبہ فارغ ہوتے ہیں۔ اس دوران طلبہ مختلف مشاغل میں مصروف ہوتے ہیں جن میں مختلف اِنڈور گیمز بھی شامل ہیں۔ نماز عصر با جماعت ادا کرنے کے بعد مغرب تک طلبہ مختلف کھیلوں میں مصروف رہتے ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد عشاء کی اذان تک ہوم ورک کی کلاس کے لیے کالج دوبارہ کھول دیا جاتا ہے۔ نگرانی کے لیے ایک استاد (غفور احمد اعوان) موجود ہوتے ہیں' جو نگرانی کے ساتھ ساتھ پڑھائی میں بھی طلبہ کی معاونت کرتے ہیں۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد کھانا ہوتا ہے' کھانے کے بعد طلبہ کو آدھ گھنٹے کے لیے واک کی اجازت ہوتی ہے۔ بعد ازاں گیٹ بند کر کے تمام طلبہ کلاس روم میں دوبارہ جمع ہو جاتے ہیں اور اسسٹنٹ وارڈن صاحب نماز' روزہ وغیرہ ارکان کی اہمیت پر مشتمل احادیث کا درس دیتے ہیں جس کا دورانیہ 10 سے 15 منٹ ہے۔ بعد ازاں طلبہ اپنے اپنے کمروں میں مطالعہ کرتے ہیں اور ٹھیک رات گیارہ بجے ہاسٹل کی لائٹیں بند کر دی جاتی ہیں۔ اگر کسی طالب علم نے اس کے بعد بھی پڑھنا ہو تو بجائے اپنے کمرے کے' کامن روم میں بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔

یہ رپورٹ میس کا تذکرہ کیے بغیر میرے خیال میں نامکمل ہو گی' اس لیے کہ ہاسٹل کے مختلف عناصر میں سے اس کو ایک اہم ترین عنصر کی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ ہم نے طلبہ کو متوازن اور ان کا پسندیدہ کھانا مہیا کرنے کی غرض سے مختلف کلاسوں کے طلبہ پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی ہے جس کا کام اپنا پسندیدہ مینو مرتب کر کے ہاسٹل وارڈن کے حوالے کرنا ہوتا ہے۔ مینو کا ہر پہلو سے جائزہ لینے کے بعد بازار سے تھوک کے حساب سے سودا خریدنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ سودے کی خریداری اور حاضری سسٹم کا جائزہ اور اس کی نگرانی کا کام ہاسٹل وارڈن کرتا ہے۔ اس کڑی نگرانی کا نتیجہ یہ ہے کہ اس ہوشربا گرانی کے دور میں بھی طلبہ کے پسندیدہ اور منتخب کردہ مینو کے مطابق تینوں ٹائم معیاری کھانے کے ماہوار چارجز فی کس

1000 سے زیادہ نہیں ہوتے۔

کالج وہاسٹل کی صفائی پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ چنانچہ ہاسٹل میں رہائشی گملے اور قرآنی دعاؤں پر مشتمل مختلف سائز کے فریم اور سینریز مختلف جگہوں پر آویزاں کردی گئی ہیں۔

ہاسٹل میں کامن روم بھی ہمارے ہاسٹل کا ایک اہم حصہ ہے' جہاں طلبہ کے مطالعاتی ذوق کی تسکین کے لیے مختلف رسائل و جرائد کا انتظام ہوتا ہے۔ ہاسٹل میں مانیٹرنگ سسٹم کا بھی انتظام ہے تاکہ طلبہ اپنے معاملات خود حل کرنے کی عادت ڈالیں۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل پراکٹوریل سسٹم بنایا گیا ہے:

(۱) صلوٰۃ کمیٹی (۲) میس کمیٹی (۳) ڈسپلن کمیٹی (۴) کامن روم واخبار کمیٹی

ہاسٹل میں ہفتہ میں ایک دن بروز جمعرات رات گیٹ بند ہونے کے بعد بزمِ ادب کا پروگرام ہوتا ہے' جس میں تلاوتِ قرآن پاک' حمد باری تعالیٰ' نعت رسول ﷺ' کلامِ اقبال' درس قرآن اور تقاریر وغیرہ کا مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ گاہے بگاہے شعروشاعری کا پروگرام بھی منعقد ہوتا ہے۔

اتوار کے دن آڈیٹوریم میں درس قرآن مجید ہوتا ہے جس میں تمام طلبہ کی شرکت یقینی بنائی جاتی ہے۔ مزید برآں ہاسٹل میں بھی قرآن مجید کا پندرہ روزہ درس ہوتا ہے۔ اس سال رمضان المبارک میں طلبہ کو باجماعت نماز تراویح پڑھانے کا انتظام قرآن آڈیٹوریم میں کیا گیا ہے۔ اسسٹنٹ وارڈن محترم علاؤ الدین صاحب ہر چار رکعت کے بعد تلاوت شدہ قرآنی آیات کا خلاصہ بیان کریں گے۔ اس پروگرام میں ایف اے سال اول اور بی اے سال اول کے ان طلبہ کی شرکت لازمی قرار دی گئی ہے جنہوں نے ایف اے سال دوم کا امتحان قرآن کالج کے علاوہ کسی اور کالج سے پاس کیا ہو' جبکہ سیکنڈ ایئر اور بی اے فائنل کے طلبہ کو یہ رعایت دی گئی ہے کہ وہ اگر چاہیں تو قرآن اکیڈمی میں بھی تراویح پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کہیں اور یا کسی اور مسجد میں جاکر تراویح پڑھنے کی اجازت ہرگز نہیں ہو گی۔ جو طلبہ قرآن اکیڈمی میں تراویح پڑھنے جائیں گے' ان کی نگرانی کے لیے انہی میں سے کچھ طلبہ کی ڈیوٹی لگائی جائے گی جو ہاسٹل وارڈن کو روزانہ رپورٹ دینے کے پابند ہوں گے۔

عمارت

ہاسٹل میں 14 عدد بڑے اور 12 عدد چھوٹے کمرے ہیں۔ بڑے کمروں میں 4 طلبہ کو اور چھوٹے کمروں میں 2 لڑکوں کو رہائش دی جاتی ہے۔لیکن اس سال طلبہ کی کثرت کی وجہ سے بڑے کمروں میں 4 طلبہ کے بجائے 6 طلبہ کو ٹھہرایا گیا ہے۔ بڑے کمروں میں سے ایک کمرے کو کامن روم اور ایک کمرے کو سپورٹس روم بنایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ایک کمرے کو مہمان خانہ بھی بنایا گیا ہے تاکہ وقتاً فوقتاً طلبہ اور ملازمین کے آنے والے عزیزوں کے ٹھہرانے میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔اس مقصد کے لیے 4 عدد بیڈ مع بستر کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ابھی حال ہی میں اس کو رنگ وروغن بھی کیا گیا ہے۔ چھوٹے کمروں میں ایک کمرہ ہاسٹل وارڈن' ایک لائبریرین اور ایک معاشیات کے استاد غفور احمد اعوان کے زیر استعمال ہے' باقی کمرے طلبہ کے زیر استعمال ہیں۔

اخراجات ہاسٹل

ہاسٹل میں رہائش کے خواہش مند طلبہ کو مندرجہ ذیل اخراجات ادا کرنا ہوتے ہیں۔

ڈارمیٹری (فورسیٹر):

کرایہ 350' یوٹیلیٹی چارجز 200 ٹوٹل 550

بائی سیٹر : اس میں دو طلبہ کو ٹھہرایا جاتا ہے۔اس کا فی کس کرایہ 500 جبکہ یوٹیلیٹی چارجز 200 روپے ہیں۔ اس طرح طالب علم کو اس کمرے میں رہائش کے عوض 700 روپے ادا کرنے ہوتے ہیں۔

مزید برآں ہاسٹل میں داخلہ لیتے وقت ہر طالب علم سے 1500 روپے بطور میس ایڈوانس حاصل کیے جاتے ہیں جو کہ قابل واپسی ہوتے ہیں۔ کھانے کے اخراجات حاضری سسٹم کی بنیاد پر وصول کیے جاتے ہیں۔علاوہ ازیں ہر طالب علم سے ہاسٹل سکیورٹی کی مد میں 250 روپے وصول کیے جاتے ہیں اور وہ بھی قابل واپسی ہوتے ہیں۔

ہاسٹل سٹاف:

اس وقت ہاسٹل میں درج ذیل سٹاف ہمہ وقت فرائض انجام دے رہا ہے۔

(1) ناظم (2) وارڈن (3) اسسٹنٹ وارڈن (4) ہاسٹل اینڈ میس کلرک (5) باورچی' دو (6) خاکروب' ایک (7) چوکیدار رقاصد' تین (8) مالی' ایک۔

شعبہ خواتین

حلقہ خواتین کا دینی وتربیتی کورس

حلقہ خواتین کی جانب سے طالبات اور خواتین کی دینی تربیت کے لیے شارٹ کورس کا آغاز 1995ء میں کیا گیا تھا۔ الحمد للہ اُس وقت سے تا حال ہر سال یہ کورس باقاعدگی سے جاری ہے۔ امسال بھی 20 جون تا 30 جولائی اس کا انعقاد ہوا۔ اس میں 60 سے زائد خواتین اور طالبات نے شرکت کی اور قریباً 40 شریکات نے کورس مکمل کیا۔ اس کورس میں درج ذیل مضامین شامل تھے: ابتدائی عربی گرامر' تجوید' لحن جلی کے قواعد' منتخب احادیث' قرآن حکیم کا منتخب نصاب اور ارکانِ اسلام۔ اس کے علاوہ مختلف دینی موضوعات پر ہر ہفتے ایک لیکچر کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں میت کے غسل اور تجہیز وتکفین سے متعلق معلوماتی لیکچر اور اسے عملی طور پر کرکے دکھایا جانا بھی شامل تھا۔

تمام اساتذہ نے انتہائی محنت اور خلوص کے ساتھ اس کورس میں اپنی خدمات انجام دیں۔ کورس کے اختتام پر تقریب تقسیم اسناد کا اہتمام کیا گیا جس میں طالبات اور اساتذہ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کورس کے بارے میں رائے دی کہ یہ کورس انتہائی مفید اور معلوماتی ہے جو زندگیوں میں اچھے اثرات اور مثبت تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ آخر میں ناظمہ محترمہ بیگم ڈاکٹر اسرار احمد صاحبہ نے اسناد تقسیم کیں اور دعائے خیر کے ساتھ اختتام ہوا۔

استقبال رمضان المبارک

اس دفعہ استقبالِ رمضان کا بڑا پروگرام یکم اکتوبر کو قرآن آڈیٹوریم میں منعقد ہوا' جس میں خواتین کو رمضان اور روزے کے آداب' دعا کی اہمیت وفضیلت' لیلۃ القدر کی فضیلت اور رمضان اور قرآن وغیرہ سے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ مزید برآں ''قرآن اور پردہ'' اور ''جہاد کی اہمیت'' پر بھی خطاب ہوئے۔ بانی تنظیم کا خصوصی خطاب ''عورت کی اصل ذمہ داری'' کے عنوان سے ہوا۔ قریباً 800 سے 900 خواتین نے شرکت کی۔ ربیع الاول کے مہینے میں سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے بھی مختلف مقامات پر بھرپور پروگرام ہوئے' جن میں نبی اکرم ﷺ کا مقصد بعثت' نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں اور ہماری دینی ذمہ داریاں کے موضوعات پر خواتین کو بتایا گیا۔

خواتین کا ماہانہ اجتماع

ہر انگریزی ماہ کے پہلے ہفتے کے روز قرآن اکیڈمی میں یہ اجتماع منعقد ہوتا ہے اور یہ سلسلہ الحمدللہ گزشتہ کئی سال سے بغیر کسی وقفہ کے جاری ہے۔ اس میں خواتین کی معلومات اور تربیت کے لیے درسِ قرآن' درس حدیث اور مختلف مواقع کی مناسبت سے موضوعات پر تقاریر کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

ترجمہ قرآن اور تجوید کی کلاس

قرآن اکیڈمی خواتین ہال میں یہ کلاسز ہر ہفتے میں دو دن ہوتی ہیں جن میں ترجمہ قرآن اور تجوید کے علاوہ عربی گرامر اور منتخب نصاب کی کلاسیں بھی ہوتی ہیں۔ ان میں خواتین کافی تعداد میں شرکت کرتی ہیں۔

دورۂ ترجمہ قرآن و جامع القرآن

قرآن اکیڈمی کی جامع مسجد کا نام جامع القرآن ہے۔ محترم صدر مؤسس مرکزی انجمن جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ضرورت کا احساس کرتے ہوئے 1984ء میں ایک نہایت اہم فیصلہ کیا تھا کہ نماز تراویح کے ساتھ ساتھ پڑھے جانے والے قرآن کا ترجمہ اور مختصر تشریح بھی بیان کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 1984ء سے اب تک یہ سلسلہ اس مسجد میں تاحال جاری ہے۔ لوگوں میں اس سلسلہ کو بہت پذیرائی حاصل ہوئی ہے اور ہمارے علاوہ بہت سے دوسرے لوگوں نے بھی اس سلسلہ کو اپنا لیا ہے۔ رمضان المبارک 1425ھ کے دوران دورۂ ترجمہ قرآن کی ذمہ داری ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے بڑے صاحبزادے جناب ڈاکٹر عارف رشید صاحب نے نہایت خوش اسلوبی سے ادا کی۔ اس پورے پروگرام کی ڈیجیٹل ریکارڈنگ کی گئی۔ نیز اسے بذریعہ کیبل براہِ راست نشر کیا گیا۔ پہلے دن افتتاحی خطاب محترم ڈاکٹر صاحب نے عظمت قرآن اور سورۂ فاتحہ کے موضوع پر کیا۔ دورۂ ترجمہ قرآن کے دوران مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد نے اس سے استفادہ کیا' جبکہ آخری عشرے میں یہ تعداد تقریباً 450 افراد اور 100 خواتین تک جا پہنچی۔ (رمضان المبارک 1426ھ کے دوران یہ ذمہ داری حافظ عاطف وحید صاحب نے ادا کی جس کا تذکرہ آئندہ رپورٹ میں کیا جائے گا)۔ اس کے علاوہ لاہور میں قریباً آٹھ دس مقامات پر

تراویح کے ساتھ یا دن میں دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام منعقد ہوا۔ اس دفعہ قریباً 80 افراد نے اعتکاف کی سعادت حاصل کی۔ معتکف حضرات کو انجمن اور تنظیم کا لٹریچر مطالعہ کے لیے مہیا کیا گیا۔ دورۂ ترجمہ قرآن کے اختتام پر محترم صدر مؤسس نے خطاب کیا۔

جامع القرآن میں خطابِ جمعہ کی ذمہ داری ڈاکٹر عارف رشید صاحب ادا کرتے ہیں۔ جمعہ کے اجتماعات میں لوگوں کی کثیر تعداد شریک ہوتی ہے۔ نمازِ فجر کے بعد ہفتہ میں تین دن درس قرآن اور تین دن درسِ حدیث کا پروگرام جاری رہا۔ شادی بیاہ کے ضمن میں اصلاحی تحریک کو اب کافی قبول عام حاصل ہو چکا ہے اور کافی تعداد میں محافل نکاح اس مسجد میں منعقد کی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ مسجد میں ناظرہ کلاس اور حفاظ بچوں کی دہرائی کا بھی بندوبست ہے۔

صدر مؤسس کا ہفتہ وار درسِ قرآن

قرآن آڈیٹوریم میں صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا درسِ قرآن اتوار کے روز کافی عرصہ سے جاری ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی بیرون شہر مصروفیات کی وجہ سے یہ درس قرآن ہر مہینہ قریباً تین دفعہ منعقد ہوتا ہے اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد نہایت ذوق وشوق کے ساتھ اس سے استفادہ کر رہی ہے۔ مئی 2002ء سے سلسلہ وار درس قرآن کی بجائے دعوتی نقطۂ نگاہ سے مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب کا درس شروع کیا گیا۔ اس ریکارڈنگ کو مختلف چینلز نشر کر رہے ہیں اور اس طرح یہ دعوت لوگوں کی ایک بڑی تعداد تک پہنچ رہی ہے۔ مطالعہ قرآن حکیم کے منتخب نصاب کے دروس کی تکمیل کے بعد دوبارہ سلسلہ وار درس قرآن کا تسلسل قائم کیا گیا۔ جون 2005ء تک سورۃ النساء زیر درس ہے۔

سامعین کی دلچسپی اور ان کے اشکالات دور کرنے کے لیے درس کے بعد آدھ گھنٹہ سوال و جواب کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ قریباً 400 سے 500 حضرات اور 100 سے 150 خواتین اس پروگرام میں شرکت کر رہے ہیں۔

ایڈمن

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے شعبہ ایڈمن کے روزمرہ کے معاملات میں سٹاف کی نگرانی' ماہوار تنخواہوں کی بروقت تیاری' ڈاک کا باقاعدہ اندراج اور تقسیم' سٹاف کی

حاضریوں اور چھٹیوں کا ریکارڈ رکھنا' مختلف نوع کے آفس آرڈرز نوٹس اور میموز کا اجراء اور ریکارڈ مرتب کرنا' قرآن اکیڈمی ہاسٹل' میس اور مسجد کے انتظامات کی نگرانی' دروس و خطابات اور مختلف پروگرامز کے انتظامی معاملات کی نگرانی کرنا اور ارکان انجمن کے ساتھ رابطہ رکھنا شامل ہیں۔ ایڈمن کے بڑھتے ہوئے کام کے پیش نظر مدیر مکتبہ نعیم الدین صاحب کو بطور ایڈمن آفیسر اضافی ذمہ داری تفویض کی گئی۔ دوران سال ایڈمن نے اپنی معمول کی ذمہ داریاں عمدگی سے ادا کیں۔ حسب ضرورت سرکاری دفاتر سے رابطے بھی جاری رہے۔

اکاؤنٹس اور کیش سیکشن

شعبہ اکاؤنٹس اور کیش نے نہایت مختصر سٹاف کے باوجود اپنی معمول کی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے ادا کیں۔ سالانہ اکاؤنٹس بروقت تیار کیے گئے اور خارجی محاسب' رحمان سرفراز اینڈ کمپنی کو آڈٹ کے لیے پیش کیے گئے۔ خارجی محاسب کے طور پر رحمٰن سرفراز اینڈ کمپنی کی اعزازی خدمات مرکزی انجمن کو شروع ہی سے حاصل ہیں۔ یہ کمپنی مرکزی انجمن کے سالانہ اکاؤنٹس کو چیک کر کے آڈٹ رپورٹ مرتب کرتی ہے اور بعد ازاں ہمارے اکاؤنٹس کو (آڈٹ رپورٹ کے ہمراہ) CBR سے منظوری کے لیے محکمہ انکم ٹیکس میں submit کراتی ہے۔ مرکزی انجمن' کمپنی کی ان اعزازی خدمات کے لیے میر عبدالرحمٰن صاحب کی بے حد ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب کو بہترین اجر سے نوازے' آمین۔

مرکزی انجمن کے چیف اکاؤنٹنٹ جناب محمد یونس صاحب نے اس سال فریضۂ حج کی ادائیگی کی سعادت حاصل کی۔ حج سے واپسی پر موصوف نے اپنی خدمات اعزازی طور پر مرکزی انجمن کے لیے وقف کرنے کا فیصلہ کیا۔ مرکزی انجمن کے لیے ان کی خدمات کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے اور انہیں صحت و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے۔

مرکزی انجمن کو داخلی محاسب کے طور پر چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب کی اعزازی خدمات حاصل ہیں۔ محترم بٹر صاحب نہ صرف سال بھر اکاؤنٹس اور سٹاک رجسٹرز کو چیک کرتے ہیں' بلکہ ہر تین ماہ بعد کتب و کیسٹس کے سٹاک اور دیگر اثاثہ جات کو بھی چیک کرتے ہیں۔ مرکزی انجمن کی انتظامیہ موصوف کی ان خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم بٹر صاحب کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین!

بیلنس شیٹ برائے سال 2005-2004ء
Balance Sheet as on 30-06-2005

Assets		Liabilities	
مستقل اثاثہ جات و سرمایہ کاری	33,819,073	فکسڈ فنڈ موسسین، محسنین اور مستقل اراکین کی یکمشت ادائیگی	3,644,000
مکتبہ مرکزی انجمن	5,212,883		
اسٹاک وسٹورز		فکسڈ اثاثہ جات فنڈ	29,000,000
پیشگی رقوم و دیگر واجب الوصول رقم	310,895	تعلیمی قرضہ فنڈ	42,145
		دیگر فنڈ	25,087
		سکیورٹی ڈیپازٹ	126,125
بینک میں موجودہ رقم	8342	قابل ادائیگی اخراجات	30,000
امپریسٹ فنڈ	362	میزان کل آمدن منہا اخراجات 30/جون 2005ء	6,484,198
	39,351,555		39,351,555

Income and Expenditure

A/C for the year ended 30-06-2005

رقم	اخراجات	رقم	آمدن
1,007,237	قرآن کالج آف آرٹس اینڈ سائنس (اخراجات منہا آمدن)	1,022,100	ماہانہ اعانت
118,777	ہاسٹل قرآن کالج (اخراجات منہا آمدن)	8,148,989	خصوصی دیگر اعانت
1,454,372	مکتبہ انجمن (اخراجات منہا آمدن)	108,894	خط وکتابت ودیگر کورسز فیس
10,285	محاضرات قرآنی		
20,948	نقد امداد	1488,107	دیگر آمدنی
301,719	دعوت وتبلیغ پبلسٹی		
489,428	مساجد		
315024	قرآن اکیڈمی ہاسٹل ومیس		
1,623,965	اسٹاف تنخواہ		
394,326	ٹیلی فون فیکس، بجلی، پانی وگیس بل		
257,153	آڈیٹوریم		
48,404	اولڈ ایج بینیفٹ		
594,532	مرمت اور مینٹیننس		
282311	خط وکتابت ودیگر کورسز		
489859	شعبہ تحقیق اسلامی وتربیت		
156,646	لائبریری		
229,375	گاڑیوں کے اخراجات		
410,337	دیگر اخراجات		
2563,392	آمدنی منہا اخراجات		
10768090		10,768,090	

Shedule of Fixed Assets
as at 30th June, 2005

Total	Amount	Particulars of Land & Buildings
	4,781,470	قرآن اکیڈمی
	10,956,607	قرآن آڈیٹوریم وکالج مع ہاسٹل
	679,401	جامع مسجد ومکتب والٹن
	80,000	جامع مسجد الہدیٰ راولپنڈی
	1,000,000	لینڈ کوئٹہ
	31,000	لینڈ سرگودھا
	510,000	لینڈ شیخوپورہ
	1,834,700	جامع مسجد بنت کعبہ سمن آباد
20,040,678	167,500	فلیٹ فردوس مارکیٹ
		Other Assets
	6,714,075	قرآن اکیڈمی
	130,896	قرآن اکیڈمی ہاسٹل
	4750	فلیٹ فردوس مارکیٹ
	895,068	قرآن کالج
	427,774	قرآن کالج ہاسٹل اینڈ میس
	476,630	قرآن آڈیٹوریم
8,679,831	30,638	جامع مسجد ومکتب والٹن
28,720,509		کل رقم =

منسلک انجمنوں کی کارکردگی کا جائزہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

دعوت و تبلیغ

1) دورۂ ترجمۂ قرآن

انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی کے تحت رمضان المبارک کی راتوں میں نمازِ تراویح کے ساتھ مکمل دورۂ ترجمۂ قرآن کا سلسلہ ایک منفرد اور اپنی مثال آپ کاوش ہے۔ الحمدللہ! کراچی میں یہ سلسلہ گزشتہ پندرہ سالوں سے باقاعدگی سے جاری ہے اور اس سے استفادہ کرنے والے حضرات و خواتین کی تعداد میں سال بہ سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس سال شہرِ کراچی میں 14 مقامات پر دورۂ ترجمۂ قرآن کے پروگرام منعقد ہوئے جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

مقام	مدرس
1- قرآن اکیڈمی، ڈیفنس	انجینئر نوید احمد
2- شمیم گارڈن (یاسین آباد)	عمران لطیف صاحب
3- گلستان انیس کلب	عامر خان صاحب
4- نوبل پوائنٹ، نارتھ ناظم آباد	فریس احمد مسعود صاحب
5- فاران کلب، انٹرنیشنل	شجاع الدین شیخ صاحب
6- قرآن مرکز، کورنگی	انجینئر نعمان اختر صاحب
7- بسم اللہ ہلز، گلستانِ جوہر	طاہر عبداللہ صدیقی صاحب
8- کہف ماڈل اسکول، ملیر	اعجاز لطیف صاحب
9- قرآن سینٹر، ڈیفنس	فیصل منظور صاحب

10- قرآن مرکز' لانڈھی — ریاض الاسلام فاروقی صاحب

11- دفتر تنظیم اسلامی' آرام باغ — عثمان کاظمی / زبیر اقبال صاحبان

12- E-3' بلاک 4-' گلشن اقبال — محمد سلیم الدین صاحب

13- فور سیزنز لان' شارع فیصل — ڈاکٹر محمد الیاس صاحب

14- 11/6' پاک کالونی — محمد رضوان / محمد نعمان صاحبان

2) حلقہ ہائے دروسِ قرآن / خطابات

مقام	دن / وقت
مسجد جامع القرآن' قرآن اکیڈمی ڈیفنس فیز VI	بدھ بعد نمازِ عشاء
مسجد نبوی ہاؤسنگ اسکیم' عقب مڈایسٹ ہسپتال'' کلفٹن	جمعرات بعد نمازِ عشاء
مکان M-1/1, بلاک 6 'PECHS	اتوار نمازِ فجر کے ایک گھنٹے بعد
انگلش لیبارٹریز' PECHS سوسائٹی	جمعہ 3:00 بجے دن
حق چیمبر' بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال' کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی	جمعہ 9:00 بجے شب
گلستان انیس کلب' نزد ہل پارک چورنگی' شہید ملت روڈ	تیسرا اتوار 11 بجے دن
نوبل پوائنٹ شادی ہال' نارتھ ناظم آباد	تیسرا اتوار 11 بجے دن
مادام اپارٹمنٹ' بالمقابل زین کلینک' چھوٹا گیٹ' ایئرپورٹ' کراچی	تیسرا اتوار 11 بجے دن
ہل ٹاپ لان' گلستان جوہر' بلاک-16	تیسرا اتوار 11 بجے دن
PIB لان' PIB کالونی' بس روٹ نمبر 8 کا آخری اسٹاپ	تیسرا اتوار 11 بجے دن
ڈیفنس' قرآن اکیڈمی' خیابان راحت' درخشاں' ڈیفنس فیز 6	تیسرا اتوار 11 بجے دن
مسجد عثمان' متصل فاران کلب انٹرنیشنل	پیر بعد نمازِ مغرب
ظفر اسکوائر نزد مدینہ مسجد گلی نمبر 4' برنس روڈ	جمعہ بعد نمازِ عشاء

تعلیم و تربیت

1) ایک سالہ قرآن فہمی کورس

بحمد اللہ انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے بعد اس کے زیر اہتمام ایک سالہ قرآن فہمی کورسز کا تسلسل کے ساتھ انعقاد

ہورہا ہے۔اب تک 10 کورسز مکمل ہو چکے ہیں جن سے 225 سے زائد حضرات وخواتین استفادہ کر چکے ہیں' جن میں سے 45 حضرات وخواتین شہر کراچی کے مختلف مقامات پر دورہ ہائے ترجمہ قرآن کرنے' دروس قرآن دینے اور عربی گرامر کی تدریس کی خدمت بجالانے میں مصروف ہیں ۔بفضلہ تعالیٰ !انجمن کے تحت گیارہواں ایک سالہ قرآن فہمی کورس جاری ہے۔40 حضرات وخواتین اس کورس میں باقاعدگی سے شرکت کررہے ہیں۔آئندہ کورس 28نومبر 2005ء سے شروع کرنے کاارادہ ہے۔

2) عربی گرامر برائے قرآن فہمی کلاسز

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی''عربی گرامر برائے قرآن فہمی کورس''15 مقامات پر منعقد کیا گیا' جن میں''عربی گرامر برائے قرآن فہمی'' کتاب پڑھائی گئی۔ابتدا میں اِس کتاب میں عربی گرامر قواعد کے اطلاق کے لیے قرآن کریم سے سات سورتوں کا انتخاب کیا گیا تھا۔ اِس سال مزید 12 سورتوں کا اضافہ کیا گیا۔ان سورتوں میں القیامہ' الفاتحہ' الفیل' القریش' الماعون' الکوثر' الکافرون' النصر' اللھب' الاخلاص' الفلق اور الناس شامل ہیں۔ان سورتوں کے انتخاب کی حکمت یہ ہے کہ شرکاء قواعد کے اطلاق کے ساتھ ساتھ ان سورتوں کے مفہوم سے بھی واقف ہو جائیں جو کہ عموماً نمازوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ان کلاسز سے مجموعی طور پر تقریباً60 حضرات نے استفادہ کیا۔یہ کلاسز ہفتہ میں تین دن منعقد ہورہی ہیں۔اس کے علاوہ قرآن اکیڈمی ڈیفنس اور حق اسکوائر گلشن اقبال میں ہفتہ وار عربی گرامر کلاسز کاانعقاد ہوا۔

3) مدرسۃ البنین

مدرسۃ البنین میں بچوں کو ناظرہ قرآنِ حکیم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بنیادی دینی تعلیمات بھی سکھائی جاتی ہیں جن کا تعلق طہارت' نماز' معمولاتِ زندگی اور اخلاقیات و آداب سے ہے۔بحمداللہ اس وقت مدرسے میں 30 طلبہ(9 شعبۂ قاعدہ اور 21 شعبۂ ناظرہ میں)باقاعدگی سے تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ششماہی امتحان برائے سال 2005ء کاانعقاد مئی 2005ء میں ہوا۔نتیجہ 65فی صدرہا۔

4) سمر کورس

اس سال Islamic Day Camp کے نام سے موسم گرما کی تعطیلات میں

سمر کورس کا انعقاد کیا گیا جو 5 ہفتوں پر مشتمل تھا۔ اس کورس کی تشہیر کے لیے اِس بار بزبانِ انگریزی بروشر تیار کیا گیا جس میں بڑے مؤثر انداز سے کورس کا تعارف کرایا گیا۔ تشہیر کی اِس صورت کا بہت عمدہ response ملا اور 127 طلبہ نے اِس کورس میں داخلہ لیا۔ طلبہ کو اُن کی عمر کے اعتبار سے چار گروپس (A,B,C&D) میں تقسیم کیا گیا۔ چھوٹے بچوں کی دلچسپی کے لیے اُن کی عمر کی مناسبت سے کچھ Extra-Curricular Activites کا اہتمام کیا گیا جس میں Quiz Team 'Word Scramble' Box Games وغیرہ شامل تھے۔ باقی گروپس کے لیے بھی پروگرامز کو دلچسپ بنانے کے لیے ملٹی میڈیا پروجیکٹر کا استعمال کیا گیا۔

کورس کے شرکاء کو قرآن فہمی کے لیے بنیادی عربی گرامر' احادیث' سیرۃ النبیؐ ' آدابِ زندگی' تجوید کے بنیادی قواعد' نماز مع ترجمہ' نماز کے مسائل اور اخلاقیات کے مضامین کی تعلیم دی گئی۔ ان کے علاوہ کچھ اسپیشل لیکچرز کا بھی اہتمام کیا گیا' جس میں اسلامک ویب سائٹس' اسلام اور صحت' ٹائم مینجمنٹ' فرسٹ ایڈ ٹریننگ' دعوت و تبلیغ کی تربیت اور طریقِ کار کا تعارف' ایمان اور اسلام میں فرق اور علامہ اقبال کی کچھ نظمیں شامل تھیں۔ کورس کے دوران دو Field Trips بھی رکھے گئے' جن میں سے ایک انگلش بسکٹ فیکٹری کا اور دوسرا قاسم ٹیکسٹائل مل کا تھا۔ 127 میں سے 90 طلبہ نے کامیابی سے اس کورس کی تکمیل کی۔ مورخہ 14 اگست کو صدرِ انجمن نے کامیاب طلبہ میں اسناد تقسیم کیں۔

5) ماہانہ تربیتی پروگرام

حسبِ سابق اس سال بھی ماہانہ شب بیداری کا دوروزہ تربیتی پروگرام منعقد ہوتا رہا۔ اس سال یہ پروگرام شمسی ماہ کے ہر تیسرے ہفتہ کے بجائے دوسرے ہفتہ کو منعقد کیا گیا اور اس کا مقام بھی قرآن اکیڈمی ڈیفنس سے قرآن اکیڈمی یاسین آباد منتقل کر دیا گیا۔ یہ پروگرام ہفتہ کے روز 9:30 بجے شب سے شروع ہو کر اگلے روز دوپہر 11 بجے تک جاری رہتا ہے۔ اس پروگرام میں درج ذیل عنوانات کے تحت خطابات و دروس کا سلسلہ جاری رہتا ہے:

☆ مطالعۂ لٹریچر ☆ حاصلِ مطالعہ

☆ مطالعۂ حدیث ☆ تذکیر بالقرآن

☆ منتخب نصابِ قرآنی ☆ تذکیری گفتگو

منتخب نصابِ قرآنی کے اسباق کی تدریس کے فرائض انجینئر نوید احمد صاحب اور شجاع الدین شیخ صاحب ادا کرتے ہیں۔ اب تک منتخب نصابِ قرآنی کے پانچ حصوں کے اسباق کے دروس مکمل ہو چکے ہیں۔ تذکیر بالقرآن' مطالعۂ حدیث اور تذکیری گفتگو کے پروگراموں کے مقررین کی ذمہ داریاں مختلف رفقاء انجام دیتے ہیں۔

6) سالانہ ہفت روزہ تربیت گاہ

اس سال اس تربیت گاہ کا انعقاد دو مرتبہ کیا گیا۔ اولاً یہ تربیت گاہ جنوری 2005ء میں منعقد کی گئی جس میں 43 حضرات نے شرکت کی۔ دوسری بار اِس تربیت گاہ کا انعقاد جولائی 2005ء میں ہوا اور شرکاء کی تعداد 159 رہی۔ اِس تربیت گاہ کا مقصد شرکاء کو بحیثیت مسلمان اُن کی دینی ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا اور اُنہیں اُن ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لیے تیار کرنا ہے۔ تربیت گاہ میں عقائد' عبادات' رسومات اور مختلف انفرادی و اجتماعی امورِ زندگی اور فرائض دینی کے لیے دینی تعلیمات کو واضح کرنے کے لیے مختلف لیکچرز رکھے جاتے ہیں۔ تدریس کے لیے جناب حافظ عاکف سعید صاحب' جناب اظہر بختیار خلجی صاحب اور جناب شاہد اسلم صاحب لاہور سے تشریف لائے اور کراچی سے انجینئر نوید احمد صاحب' شجاع الدین شیخ صاحب' ڈاکٹر محمد الیاس صاحب' فرلیس احمد مسعود صاحب' انجینئر نعمان اختر صاحب اور راقم نے مدرسین کے فرائض انجام دیے۔

7) دوروزہ تربیت گاہ برائے مدرسین

22-23 ستمبر 2005ء کو قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں مدرسین کے لیے دو روزہ تربیت گاہ کا انعقاد کیا گیا۔ تربیت گاہ کا مقصد مدرسین کو رمضان المبارک کے دوران نمازِ تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمۂ قرآن کی ذمہ داری کے لیے تیار کرنا تھا۔ اس تربیت گاہ میں حسبِ ذیل نکات زیر بحث آئے:

1) تلاوت کے اعتبار سے مشکل مقامات 2) مناسب متن کی تلاوت
3) ترجمہ کے اعتبار سے مشکل مقامات 4) ترجمہ کے اعتبار سے نازک مقامات
5) ترجمہ میں سہولت کے لیے محذوفات 6) ترجمہ کے دوران لہجہ کے اعتبار سے اہم مقامات
7) تفسیر کے اعتبار سے مشکل مقامات 8) اشکالات کے حوالے سے اہم مقامات

9) تفسیر بالقرآن
10) تفسیر بالحدیث
11) تفسیر کے ضمن میں موزوں اشعار
12) تحریکی فکر کے اعتبار سے اہم مقامات
13) آیات کے جوابات یا دعا
14) کتب یا کیسٹس کے حوالہ جات

اِس تربیت گاہ میں مدرسین کے علاوہ ایک سالہ قرآن فہمی کورس کے طلبہ وطالبات نے بھی شرکت کی۔شرکاء کی کل تعداد 30 تھی۔تدریس کے فرائض جناب حافظ عاکف سعید صاحب' جناب انجینئر نوید احمد صاحب' جناب شجاع الدین شیخ صاحب' ڈاکٹر محمد الیاس صاحب' حافظ محمد عمر صاحب اور انجینئر نعمان اختر صاحب نے انجام دیئے۔تربیت گاہ کے دوران محترم جناب حافظ عاکف سعید صاحب نے شرکاء کو دروس کے حوالے سے اہم اخلاقی و علمی ہدایات دیں۔

Basic Themes of Islam (8

22/جون سے 7 ستمبر 2005ء "Basic Themes of Islam" کے نام سے جدید تعلیم یافتہ حضرات وخواتین کے لیے بارہ ہفتہ پر محیط ایک شارٹ کورس منعقد کیا گیا۔ اس کورس کا مقصد مختصر وقت میں ان حضرات وخواتین تک دین کا پیغام پہنچانا تھا جو کہ اپنی کاروباری یا دیگر مصروفیات کی وجہ سے باقاعدہ دینی تعلیمات کے حصول کے لیے وقت نکالنے سے قاصر تھے۔داخلہ لینے والے شرکاء کا انٹرویو لیا گیا۔شرکاء کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کورس کو دو کلاسوں میں تقسیم کیا گیا جس میں سے ایک بدھ کے دن جبکہ دوسری ہفتے کے دن منعقد کی گئی۔ جناب شجاع الدین شیخ صاحب نے تمام لیکچرز کو نہایت احسن انداز میں پیش کیا۔کورس کے شرکاء کو تمام لیکچرز کے نوٹس فراہم کیے گئے۔تمام لیکچرز ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے ذریعے پیش کیے گئے۔ ہر لیکچر کے اختتام پر شرکاء کے مختلف گروپس کے درمیان موضوع سے متعلق Discussion کا اہتمام کیا گیا اور سوال وجواب کی نشست رکھی گئی۔اس کے علاوہ ہر لیکچر کے اختتام پر شرکاء کو Home Assignment دی جاتی۔کورس کے اختتام پر شرکاء میں سرٹیفکیٹس کی تقسیم کے لیے 14 ستمبر 2005ء کو ایک تقریب منعقد کی گئی۔صدر انجمن نے سرٹیفکیٹس اور کتابوں کے تحائف تقسیم کیے۔اپنے تأثرات میں شرکاء نے کورس کے کامیاب انعقاد پر مبارک باد پیش کی اور اسے بہت سراہا اور امید ظاہر کی کہ ان شاء اللہ آئندہ بھی اِس طرح کے کورسز منعقد کیے جاتے رہیں گے۔

9) اعتکاف

ہر سال کی طرح اس سال بھی رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمۂ قرآن میں شرکت کے خواہشمند رفقاء و احباب نے مسجد جامع القرآن میں اعتکاف کی سعادت حاصل۔ اس سال معتکفین کی تعداد 116 تھی۔ معتکفین کے لیے روزانہ بعد نماز ظہر مختلف دینی موضوعات پر لیکچرز کا اہتمام کیا گیا۔ یہ لیکچرز انجینئر نوید احمد صاحب اور شجاع الدین شیخ صاحب نے دیے۔ اس سال فاران کلب میں دورۂ ترجمہ قرآن میں شرکت کرنے والے رفقاء و احباب کے لیے مسجدِ عثمان میں اعتکاف کا اہتمام کیا گیا جہاں پر معتکفین کی تعداد 30 رہی۔ یہاں پر بھی معتکفین کے لیے نمازِ ظہر کے بعد مختلف دینی موضوعات پر دروس کا اہتمام کیا گیا۔ تدریس کے فرائض شجاع الدین شیخ صاحب اور ڈاکٹر الیاس صاحب نے ادا کیے۔

شعبۂ خواتین

1) قرآن فہمی کورس

ڈیڑھ سالہ قرآن فہمی کورس 3 جنوری 2005ء کو شروع ہوا اور ابھی جاری ہے۔ اس کورس کے اوقات صبح 9 بجے سے 12:30 تک ہیں۔ تمام معلمات تدریس کے فرائض بہت محنت سے انجام دے رہی ہیں۔ کورس میں 30 خواتین شریک ہیں۔ کورس میں ترجمہ و تفسیرِ قرآن کے علاوہ عربی گرامر، تجوید و ناظرہ، سیرت النبی ﷺ، نماز، زکوٰۃ، طہارت، حج کے مسائل، سنت کی اہمیت اور دینی و تحریکی لٹریچر کی تدریس کی جارہی ہے۔

2) دورۂ ترجمۂ قرآن

رمضان المبارک کے دوران صبح 10 تا 12:30 دورۂ ترجمہ قرآن کا انعقاد کیا گیا۔ محترمہ بنت اعوان صاحبہ نے معلمہ کے فرائض انجام دیے۔ خواتین کی بڑی تعداد اس پروگرام میں شریک ہوئی۔ خواتین میں دینی شعور بیدار کرنے اور اپنی زندگیوں کو اللہ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے کے لیے یہ دورۂ ترجمۂ قرآن اہم کردار ادا کرتا ہے۔

3) ماہانہ دروس

ماہانہ درسِ قرآن ہر ماہ کی آخری جمعرات کو دوپہر 3:30 تا 5:30 بجے منعقد ہوتا

ہے۔درس میں اُن خواتین کو شرکت کی خصوصی دعوت دی جاتی ہے جن کے بچے اور بچیاں مدرسۃ البنات میں زیرِ تعلیم ہیں۔ اِس درس کے ذریعے خواتین میں دینی شعور پیدا ہوتا ہے اور اُن پر قرآن کی انقلابی فکر واضح ہوتی ہے۔''قربِ الٰہی کے دو مراتب'' کے موضوع پر درس تین نشستوں میں مکمل ہوا۔اس کے علاوہ جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کے سلسلے ماہِ جنوری تا مئی 2005ء جاری رہے۔ایک لیکچر ''فتنہ انکارِ حدیث'' کے عنوان سے بھی منعقد کیا گیا۔

4) مدرسۃ البنات

مدرسۃ البنات کے تحت ناظرہ قرآنِ مجید' عربی گرامر' ترجمہ وتفسیر اور منتخب نصابِ قرآنی کی کلاسز جاری ہیں۔ ماہ جون کی چھٹیوں کے بعد مدرسہ میں دس سال سے زائد عمر کی لڑکیوں کی الگ کلاس شروع کی گئی۔ اِس کلاس میں 4 دن ناظرہ اور ایک دن قرآنِ پاک کا ترجمہ اور تفسیر بتائی جاتی ہے۔الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے برکت دی اور 52 بچیاں شوق سے آتی' پڑھتی اور یاد کرتی ہیں۔

تصنیف و تالیف

تصنیف وتالیف کے حوالے سے قابلِ ذکر امور حسبِ ذیل ہیں :

i) منتخب نصاب حصہ پنجم کے نکات برائے درس وتدریس کتابی صورت میں شائع کیے گئے۔

ii) ''سود۔حرمت' خباثتیں' اشکالات'' کے عنوان سے ایک مختصر لیکن نہایت جامع اور مفید کتاب کا انگریزی ترجمہ بنام "The Curse of Interest" شائع کی گئی۔مترجم کے فرائض کراچی یونیورسٹی شعبہ انگریزی کے لیکچرر جناب طیّب زیدی صاحب نے انجام دیے۔ترجمہ پر نظرِ ثانی محترم جناب ڈاکٹر ابصار احمد صاحب نے کی ہے۔

iii) ''عربی گرامر برائے قرآن فہمی'' کے عنوان سے جو کتاب پچھلے سال متعارف کرائی گئی تھی' جس میں عربی گرامر کے قواعد کا خلاصہ اور منتخب نصابِ قرآنی سے سات سورتیں شامل کی گئی تھیں' اس سال ان میں 12 سورتوں کا اضافہ کیا گیا۔

iv) قرآنِ حکیم کے منتخب نصاب میں شامل سورۃ التحریم' سورۃ بنی اسرائیل رکوع 3 تا 4' سورۃ الحجرات' سورۃ الحج' سورۃ التوبہ آیت 24 سورۃ الصف' سورۃ الجمعہ اور حقیقتِ صبر کے دروس کو کتابچوں کی صورت میں شائع کیا گیا۔ اس کے علاوہ نگران انجمن کے

خطابات پر مشتمل اہم کتاب ''مطالبات دین'' کے عام فہم انداز میں خلاصہ پر مبنی کتاب ''قرآن ہم سے کیا چاہتا ہے؟'' کا دوسرا ایڈیشن اور ''آسان عربی گرامر حصہ چہارم'' کا نیا ایڈیشن نظر ثانی کے بعد شائع کیا گیا۔

شعبۂ سمع و بصر

قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں ایسے دینی پروگرامز کی تیاری کے لیے جو انٹرنیشنل ڈیجیٹل میڈیا کے معیار کے مطابق ہوں' بنیادی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔ اِس سلسلے میں آڈیو' ویڈیو ریکارڈنگ کے لیے اسٹوڈیو کی تعمیر کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ مسجد جامع القرآن میں ریکارڈ ہونے والے خطابِ جمعہ کی آڈیو/ویڈیو کوالٹی میں بہتری لانے کے لیے ماہرین کے مفید مشوروں کی روشنی میں مسجد کی محراب میں دس فٹ اونچے دبیز کپڑوں کے پردے لگائے گئے اور ایک عدد اسپلٹ ایئر کنڈیشن کی تنصیب کی گئی۔ اکیڈمی ہال میں خواتین کی سہولت کے لیے بورڈ کو فوکس کرنے کے لیے ایک عدد ہینڈی کیم کیمرہ' ملٹی میڈیا پروجیکٹر اور اسکرین کی تنصیب ہوئی۔ اب دورانِ کلاس شریک خواتین بھی ملٹی میڈیا کے ذریعہ بورڈ پر تحریر شدہ عبارت کو واضح طور پر اسکرین پر پڑھ سکتی ہیں۔ خواتین سیکشن میں آڈیو ریکارڈنگ کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے آڈیو ایڈیٹنگ یونٹ لگایا گیا۔ ایک صاحبِ خیر نے شعبہ میں سی ڈی ریکارڈنگ کے لیے ایک عدد سی ڈی رائٹر شعبہ کو عطیہ کیا ہے۔ اب سی ڈیز شعبہ میں ہی تیار کی جارہی ہیں۔ DVDs کی بڑھتی ہوئی ڈیمانڈ کو پورا کرنے کے لیے اس سال شعبہ میں DVDs کی ریکارڈنگ بھی شروع کی گئی ہے۔ اس کے لیے ایک عدد DVD رائٹر (1+8) خریدا گیا ہے۔ آسان عربی گرامر کی چار کتابوں کی تدریس کی ریکارڈنگ 28 ویڈیو کیسٹس اور 84 عدد VCDs پر مشتمل ہے۔ اِس سال اِس ریکارڈنگ کو DVDs پر بھی منتقل کر دیا گیا۔ یہ ریکارڈنگ 17 عدد DVDs پر مشتمل ہے۔ دورانِ سال آڈیو' ویڈیو کیسٹس' سی ڈیز اور ڈی وی ڈیز کی ریکارڈنگز کی تعداد اِس طرح رہی :

	سال 2003-2004	سال 2004-2005ء
آڈیو کیسٹس	62,963	58,895
ویڈیو کیسٹس	1,356	598

CDs	5,754	13000
DVDs	-	15400

آئی ٹی سیکشن

اِس سال شعبہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے تحت قرآن اکیڈمی کی ویب سائٹ کے Domain Server کو shift کیا گیا۔ موجودہ Domain کا hosting package کافی تسلی بخش ہے اور ساتھ ہی اس کی cost بھی کم ہے۔ انٹرنیٹ سروس biz 128 کے بجائے home 128 لے لی گئی ہے جس کی وجہ سے ماہانہ 2925 روپے کی بچت ہو رہی ہے اور سروس بھی تسلی بخش ہے۔ ''Quran Media Player'' کے نام سے ایک سوفٹ ویئر متعارف کرایا گیا۔ اس سوفٹ ویئر میں قرآن مجید کی کسی بھی آیت' سورۃ یا موضوع پر ڈاکٹر اسرار احمد صاحب' حافظ عاکف سعید صاحب اور انجینئر نوید احمد صاحب کی بیان کردہ تشریح سنی جاسکتی ہے۔ مختلف شعبہ جات کے Data کو کسی بھی قسم کے نقصان سے بچانے کے لیے روزانہ Backup لینے کا سلسلہ جاری رہا۔ ویب سائٹ کے News Section کو وقفے وقفے سے update کیا جاتا ہے۔ درج ذیل VHS کیسٹس کو Computer Format میں convert کیا گیا:

i) قرآن اور جہاد (2 Cassettes)

ii) اسلام کی نشاۃِ ثانیہ: کرنے کا اصل کام (3 Cassettes)

iii) نظریاتی ریفریشر کورس (15 Cassettes)

مکتبہ

قرآن اکیڈمی میں قائم مکتبہ سے استفادہ کی صورتِ حال ہر سال بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ مکتبہ کے اوقاتِ کار صبح 9:00 تا شام 6:00 بجے ہیں۔ البتہ خصوصی پروگراموں کے دوران یہ رات گئے تک خدمات انجام دیتا ہے۔ قرآن اکیڈمی کے علاوہ شہرِ کراچی میں انجمن کے تحت دیگر دعوتی پروگراموں میں مکتبہ کی سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس سال مکتبہ پر فروخت کے حوالے سے اعداد و شمار اس طرح ہیں :

	2003-2004 (روپے)	2004-2005 (روپے)
آڈیو کیسٹس	5,65,219/-	6,43,271/-
ویڈیو کیسٹس	148,614/-	68,035/-
CDs	8,62,294/-	15,61,472/-
کتب	9,51,136	13,21,827/-
کل میزان:	25,27,263/-	35,94,605/-

کیسٹ کلب :

انجمن خدّام القرآن سندھ ہر ہفتے (Weekly) مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں ہونے والے خطابِ جمعہ کا کیسٹ' کیسٹ کلب کے ممبران کے گھر/ آفس تک پہنچانے کا انتظام کرتی ہے۔اس کے لیے سالانہ رعایتی ممبر شپ فیس -/500 روپے ہے۔ الحمد للہ کیسٹ کلب کے ممبران کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔اس وقت کیسٹ کلب کے ممبران 322 ہیں۔

ذیلی مراکز

1) قرآن مرکز کورنگی

قرآن مرکز کورنگی 1995ء سے تعلیمی و تدریسی خدمات انجام دے رہا ہے۔ تجوید' ناظرہ قرآن حکیم اور عربی گرامر کے حوالے سے اس مرکز کا تعارف ایک قابلِ اعتماد ادارے کی حیثیت سے بڑھ رہا ہے۔اس مرکز کی تعلیمی و تدریسی سرگرمیوں کا مختصر جائزہ کچھ اس طرح ہے :

○ **شعبۂ حضرات** :قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کے لیے 3 کلاسز میں 87 طلبہ زیر تعلیم ہیں۔شعبۂ تعلیم وتربیت میں طلبہ کی تعداد 22 ہے۔حفظ کی کلاس میں طلبہ کی تعداد 22 ہے۔ہفتہ وار درسِ قرآن جمعرات بعد نماز عشاء ہوتا ہے جس میں تقریباً 60 حضرات شریک ہوتے ہیں۔ہر ماہ کے تیسرے اتوار کو بعد نماز عشاء تفہیم دین کے عنوان سے مختلف موضوعات پر دروس اور لیکچرز کا انعقاد ہوتا ہے۔اس پروگرام میں اوسطاً 70 حضرات و خواتین شریک

ہوتے ہیں۔ اس سال عربی گرامر کی کلاس میں 20 حضرات نے شرکت کی۔ ہر ماہ کے چوتھے اتوار کو ماہانہ تربیتی اجتماع ہوتا ہے جس میں اوسطاً 30 حضرات شریک ہوتے ہیں۔ اِس سال سمر کورس میں 40 طلبہ شریک ہوئے۔

○ **شعبۂ خواتین** :قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کے لیے 4 کلاسز میں 133 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ تجوید کی 2 کلاسز میں 29 خواتین باقاعدہ شریک ہوتی ہیں۔ ہر ماہ کے دوسرے جمعہ کو منعقد ہونے والے درس قرآن میں اوسطاً 100 خواتین شرکت کرتی ہیں۔ ایک سالہ قرآن فہمی کورس کی کلاس میں 14 خواتین شریک ہو رہی ہیں۔

2) قرآن اکیڈمی' یاسین آباد

الحمدللہ اکیڈمی کا بیسمنٹ تعمیر ہو چکا ہے اور اب گراؤنڈ فلور کی فنشنگ کا کام جاری ہے۔ آئندہ سال قرآن فہمی کورس اِس کیمپس میں بھی شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ چونکہ قرآن اکیڈمی یاسین آباد شہر کے وسط میں واقع ہے لہٰذا بڑی تعداد میں طلبہ کی شرکت متوقع ہے۔ مرکز میں اِس وقت ہونے والے پروگراموں میں اہم ترین ماہانہ شب بیداری کا پروگرام ہے جس میں 150 حضرات شریک ہوتے ہیں۔ ہفتہ وار درسِ قرآن منگل کے روز بعد نمازِ عشاء ہوتا ہے۔ چھٹیوں کے دوران میں طلبہ اور طالبات کے لیے سمر کیمپ منعقد کیا گیا جس میں مجموعی طور پر 36 طلبہ اور پانچ طالبات نے شرکت کی۔ خواتین کے لیے عربی گرامر' ناظرہ قرآن' ترجمۂ قرآن اور منتخب نصاب کی کلاسز منعقد ہو رہی ہیں۔ بالغان اور بچوں کے لیے ناظرہ قرآن کی کلاس پابندی سے جاری ہے۔ اس سال عربی گرامر کورس میں 8 حضرات نے شرکت کی۔ ماہ ربیع الاوّل میں شجاع الدین شیخ صاحب نے ''غارِ حرا سے حجۃ الوداع تک'' کے موضوع پر بڑا دلنشین خطاب فرمایا جس میں تقریباً 350 افراد نے شرکت کی۔

3) قرآن مرکز لانڈھی

قرآن مرکز کا دارالمطالعہ باقاعدگی سے کھلتا ہے۔ احباب و رفقاء اِس سے بھرپور استفادہ کرتے ہیں۔ ہفتہ وار درسِ قرآن میں شرکاء کی تعداد 40 اور 50 کے درمیان رہتی ہے۔ دورۂ ترجمۂ قرآن میں 35 سے 40 مرد اور 10 سے 15 خواتین نے شرکت کی۔ ہفتہ وار تربیتی اجتماع میں 13 حضرات شریک ہوتے ہیں۔ عربی گرامر اور تجوید کی کلاس میں 10 افراد نے شرکت کی۔ قرآن مرکز کی تعمیر کے لیے نقشہ جات کی تیاری کا کام جاری ہے۔

4) قرآن مرکز نارتھ کراچی

قرآن مرکز نارتھ کراچی کے لیے ایک صاحبِ خیر نے 240 گز کا ایک پلاٹ ہبہ کیا تھا۔ اِس مرکز کی تعمیر کے لیے ابتدائی نقشہ جات کی تیاری کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ سال تعمیری کام شروع ہو جائے گا۔

5) قرآن سینٹر ڈیفنس

ہر بدھ کو بعد نماز مغرب درسِ قرآن میں اوسطاً 40 افراد شریک ہوتے ہیں۔ مردوں کے لیے عربی گرامر کلاس میں 20 افراد نے شرکت کی جبکہ خواتین کی کلاس میں 7 شریکات نے کامیابی سے کورس کی تکمیل کی۔ خواتین کے لیے ہفتہ وار ترجمہ وتفسیر کی کلاس میں اوسطاً حاضری 20 رہی۔ بچوں کی دینی تربیت اور تجوید کی کلاسز سے تقریباً 40 بچوں نے استفادہ کیا۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں سمر کورس منعقد کیا گیا جس میں 54 بچوں نے شرکت کی۔

6) قرآن مرکز گلزارِ ہجری

ماہِ فروری 2005ء میں ایک صاحبِ خیر کی طرف سے اِس مرکز کے لیے برائے نام کرائے پر جگہ فراہم کی گئی۔ مرکز میں ایک مکتبہ ولائبریری قائم کی گئی۔ 23 مارچ 2005ء کو مرکز کی تشہیر کے لیے ایک روزہ تعارفی کیمپ لگایا گیا۔ مرکز کو شام 3 بجے سے اذانِ عشاء تک باقاعدگی سے کھلے رکھنے کا انتظام کیا گیا۔ 4 جون سے ایک قاری صاحب کا انتظام کیا گیا جو عصر اور مغرب کے درمیان بچوں کو ناظرہ قرآن کی تعلیم دیتے ہیں۔ ہر بدھ بعد نماز عشاء درس قرآن کا اہتمام ہوتا ہے۔ ہر ماہ کے تیسرے اتوار کو 11 بجے دن بھی درس قرآن ہوتا ہے۔ خواتین کے لیے ہر بدھ شام 4 تا 6 بجے درس قرآن ہوتا ہے۔

چند قابلِ ذکر اُمور

1) دیگر اداروں میں لیکچرز وخطابات

الحمد للہ! اس سال بھی چند تعلیمی ودیگر اداروں کی طرف سے انجمن کو عربی گرامر کلاسز اور مختلف موضوعات پر لیکچرز وخطابات کی دعوت دی گئی جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

☆ نیوی انجینئرنگ کالج (PNS JAUHAR) میں انجینئر نعمان اختر صاحب

گریجویشن کے طلبہ کو انگریزی میں Islamic Studies کا مضمون پڑھا رہے ہیں۔

☆ شجاع الدین شیخ صاحب کے لیکچرز و خطابات کی تفصیل حسب ذیل ہے: 5 نومبر 2004ء Commecs Institute میں ''اسلام اور صحت'' کے موضوع پر' 24 مارچ 2005ء کو IBA کے مرکزی کیمپس واقع کراچی یونیورسٹی میں ''اسلام کا معاشی نظام'' کے موضوع پر' یکم مئی 2005ء کو تابانی اسکول آف اکاؤنٹنسی کے سالانہ ڈنر کی تقریب منعقدہ بحریہ آڈیٹوریم میں ''روشن خیالی'' کے موضوع پر' 12 اگست 2005ء کو لیاقت ڈینٹل کالج میں ''اسلام اور پاکستان'' کے موضوع پر اور 10 ستمبر 2005ء کو Pakistan Islamic Medical Association کے تحت منعقدہ سیمینار میں ''Islam and Tobacco'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

2) خصوصی خطاباتِ جمعہ

نگرانِ انجمن اور دیگر مقررین نے مسجد جامع القرآن میں خصوصی خطابات فرمائے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :

☆ محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے خطاباتِ جمعہ کے موضوعات تھے: اُمت مسلمہ کی سب سے بڑی ضرورت' قرآن کا فلسفۂ شہادت' پاکستان کا موجودہ انتشار اور اِس کا حل' سانحۂ کربلا کا تاریخی پس منظر' قراردادِ پاکستان سے قراردادِ مقاصد تک' ختمِ نبوت اور اس کے تقاضے' حفاظتِ قرآن' حرمتِ قرآن اور ہماری ذمہ داریاں اور دہشت گردی اور اس کے اسباب۔

☆ حافظ عاکف سعید صاحب نے قرآن حکیم کی بنیادی فکری رہنمائی' قرآن میں حزب اللہ اور حزب الشیطان کا ذکر اور دہشت گردی کے موضوعات پر خطابات ارشاد فرمائے۔

3) فاران کلب میں درسِ قرآن

فاران کلب انٹرنیشنل کے زیر اہتمام ماہانہ درسِ قرآن کا پروگرام باقاعدگی کے ساتھ ہر مہینہ کے پہلے اتوار کو جاری ہے۔ قرآنِ حکیم کے منتخب نصاب کے سلسلہ وار دروس کی ذمہ داری انجینئر نوید احمد صاحب بڑے احسن طریقے سے انجام دے رہے ہیں۔ اس پروگرام میں تقریباً 700 حضرات وخواتین شریک ہوتے ہیں۔ اس نشست میں اب تک منتخب نصابِ قرآنی کے چار حصّوں کے دروس مکمل ہو چکے ہیں جبکہ پانچویں حصّے کا آغاز ہو چکا ہے۔ درس کے نکات پر مشتمل کتابچہ شرکاء کو تحفتاً پیش کیا جاتا ہے۔

4) انٹرنیٹ پر لیکچرز

الحمد للہ! www.paltalk.com کے گروپ " By language : india &
pakistan کے روم @@live quranacademy pakistan@@ میں
پاکستان کے وقت کے مطابق روزانہ رات 7:00 بجے روم کا آغاز ہوتا ہے جس میں نگرانِ انجمن اور دیگر مقررین کی تقاریر/ دروس چلائے جاتے ہیں۔ رات 10:00 بجے سے 12:00 بجے live پروگرامز کا انعقاد ہوتا ہے جس میں تجوید' آدابِ زندگی' آؤ دعائیں یاد کریں' منتخب نصاب آن لائن' درسِ قرآن' دینی موضوعات پر ورکشاپ' تذکیر بالقرآن اور سوال و جواب کی نشست ہوتی ہے۔ان تمام پروگرامز میں متحدہ عرب امارات' امریکہ' برطانیہ' کینیڈا اور بھارت سے سامعین شرکت کرتے ہیں۔اس طرح یہ روم سمندر پار پاکستانیوں میں انجمن کی سرگرمیوں کے تعارف کا ایک مؤثر ذریعہ بن گیا ہے۔ان تمام پروگرامز کو قرآن مرکز کورنگی سے بھی شروع کرنے کا ارادہ ہے اور اس سلسلے میں کوشش کی جارہی ہے۔

آئندہ کے منصوبے

1- قرآن اکیڈمی یاسین آباد کے بیسمنٹ کی تکمیل کے بعد گراؤنڈ اور فرسٹ فلور کی تعمیر مکمل کرنے کا منصوبہ ہے۔

2- شعبۂ سمع و بصر میں ویڈیو ایڈیٹنگ کی سہولیات فراہم کرنے کا منصوبہ ہے۔

3- الحمد للہ قرآن اکیڈمی کے تمام شعبہ جات کے کمپیوٹرز کو newtworking کے ذریعے link کردیا گیا ہے اور اب کراچی شہر کے مختلف مراکز کو بھی interlink کرنے کا منصوبہ ہے۔

4- منتخب نصاب کے حصہ ششم کے نوٹس کی کمپوزنگ کا کام جاری ہے۔اِن شاءاللہ عنقریب ان نوٹس کو کتابی صورت میں شائع کردیا جائے گا۔

5- مدرسین اور مترجمین کی سہولت کے پیشِ نظر قرآن کریم کا ایک رواں اور آسان ترجمہ تیار کرنے کا کام جاری ہے۔طویل آیات کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کرکے متن اور ترجمہ کو ایک ساتھ شائع کیا جائے گا تاکہ درسِ قرآن دیتے ہوئے یا ترجمۂ قرآن کرتے ہوئے ترجمہ کی روانی برقرار رہے۔

6- قرآن اکیڈمی ڈیفنس کی تعمیرات میں توسیع کا منصوبہ ہے جس میں طہارت اور وضو کی

سہولیات کو بہتر بنانے‘ اسٹاف کی رہائش کے لیے معقول انتظام کرنے اور ایک اسٹوڈیو کی تعمیر شامل ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ معیاری پروگرامز ریکارڈ کر کے ARY اور QTV چینل پر نشر کرنے کے لیے دیے جا سکیں۔

❁❁❁

انجمن خدام القرآن ملتان

دورۂ ترجمۂ قرآن

ماہِ رمضان المبارک میں باترجمہ تراویح کے ساتھ ترتیب دیا گیا یہ پروگرام مرکزی انجمن خدام القرآن اور اس سے جنم لینے والی انجمنوں کی نمایاں خصوصیت ہے اور الحمد للہ اس وقت پورے پاکستان کے نمایاں شہروں میں بھرپور طور پر یہ سلسلہ پھیل چکا ہے۔ قرآن اکیڈمی ملتان میں بھی یہ پروگرام 1992ء سے تسلسل سے جاری ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق سے امسال یہ پروگرام ملتان میں تین مقامات قرآن اکیڈمی‘ قرطبہ مسجد اور 5/H شاہ رکن عالم کالونی میں ہوا۔ قرآن اکیڈمی میں سال گزشتہ کی طرح یہ سعادت راقم (ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی) کے حصے میں آئی۔ تینوں پروگراموں کی تشہیر کے لیے اجتماعی طور پر دس ہزار ہینڈ بلز‘ پانچ ہزار پاکٹ کارڈ‘ ایک ہزار ہینگنگ کارڈ اور پچیس عدد بینرز بنوائے گئے۔ قرآن اکیڈمی ملتان اور گردونواح سے تقریباً 150 مرد اور 40 تا 50 خواتین اس پروگرام میں باقاعدگی سے شریک ہوتے رہے‘ جبکہ بقیہ دو مقامات پر بھی حاضری تسلی بخش تھی۔ دوران وقفہ شرکاء کی چائے اور بسکٹ سے تواضع کی گئی جبکہ مقیم حضرات کے لیے بلا معاوضہ قیام و طعام کا اہتمام کیا گیا۔ ماہِ مبارک کے آخری عشرے میں پچاس افراد نے قرآن اکیڈمی میں اعتکاف کیا جس کے لیے بامعاوضہ اجتماعی سحری و افطاری کا اہتمام کیا گیا۔ اختتامی پروگرام میں تقریباً 500 خواتین و حضرات نے شرکت کی‘ جن کی مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

عربی گرامر کلاس

قرآن حکیم کی تعلیمات سے براہِ راست استفادے اور اس کے ساتھ شعوری تعلق پیدا کرنے کے لیے عوام الناس میں عربی زبان کی ترویج انجمن خدام القرآن کے اساسی مقاصد میں شامل ہے۔ عربی گرامر کی تدریس کے لیے اس سال قدرے مختلف طریقہ اختیار کرتے

ہوئے پہلے کم دورانیے کی تین تعارفی کلاسز کا اجراء کیا گیا جس کے بعد ان کلاسز کے شرکاء کو چار ماہ کے دورانیے پر مشتمل تفصیلی کلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ کم دورانیے کی کلاسز میں اوسطاً بیس افراد نے شرکت کی' تاہم ان کلاسز کے اختتام پر جب تفصیلی کلاس شروع ہوئی تو اس میں حاضری حوصلہ افزا نہ رہی۔ اِمسال اس سلسلے کی آخری کلاس 6 جون تا 26 اگست تک جاری رہی جس کے لیے تین ہزار ہینڈ بلز' 6 عدد بینرز بنوائے گئے۔ روزنامہ اسلام میں تین دن متواتر اشتہار شائع کرایا گیا۔ اس کلاس کی تدریس کے لیے گورنمنٹ کالج بوسن روڈ کے شعبہ عربی کے سربراہ ڈاکٹر محمد اصغر اسعد کی خدمات حاصل کی گئیں۔ ابتداءً حاضری 50 مرد اور 30 خواتین تک رہی تاہم بعد میں چھ افراد نے آخر تک اس کلاس کا ساتھ دیا۔ ان کلاسز سے ابھی تک حوصلہ افزا نتائج سامنے نہیں آئے ہیں تاہم کوششیں جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری خامیوں کو دور فرما دے اور ان کلاسز کے مطلوبہ مقاصد کے حصول کو ہمارے لیے آسان فرما دے۔ آمین

ترجمہ وتفسیر قرآن کلاس

مورخہ 5 اپریل 2004ء سے ادارہ ہذا کے تحت ترجمہ وتفسیر قرآن کلاس کا آغاز کیا گیا جس کی تشہیر کے لیے دس ہزار ہینڈ بلز اور بیس عدد بینرز بنوائے گئے۔ مزید برآں چار عدد اخباری اشتہار بھی دیے گئے۔ یہ کلاس ہفتے میں چار دن مغرب تا عشاء جاری رہتی ہے۔ تین دن درس قرآن ہوتا ہے جس کی ذمہ داری راقم کے سپرد ہے۔ اس وقت سورۃ الانفال زیر تدریس ہے' جبکہ ایک دن منتخب نصاب کا درس ہوتا ہے جس کی ذمہ داری محمد سلیم اختر صاحب نبھا رہے ہیں۔ اس وقت شرکاء کی تعداد تیس' پینتیس ہے۔ مزید برآں دن کے اوقات میں بھی خواتین کے لیے ترجمہ وتفسیر قرآن کی کلاس جاری ہے جس کی ذمہ داری محترمہ صغریٰ خاکوانی صاحبہ کے سپرد ہے۔ اس کلاس میں بھی چالیس کے قریب خواتین باقاعدگی سے شریک ہوتی ہیں۔

صدر مؤسس جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا دورۂ ملتان

مورخہ 26 اپریل 2005ء بروز منگل صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ایک روزہ دورہ پر ملتان تشریف لائے۔ ان کے خطابِ عام کے لیے ملتان آرٹس کونسل کا ہال کرایہ پر لیا گیا۔ اس پروگرام کی تشہیر کے لیے دس ہزار

ہینڈ بلز تقسیم کرائے گئے' 25 عدد بینرز لگوائے گئے جبکہ دو اخبارات میں اشتہارات دیے گئے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے ''خلافت کی حقیقت اور عصر حاضر میں اس کا نظام'' کے موضوع پر سوا دو گھنٹے کا خطاب کیا جسے تقریباً 800 افراد نے پوری توجہ اور دلچسپی سے سنا۔ شرکاء کے تأثرات کے مطابق انہیں پہلی دفعہ خلافت کے موضوع پر اتنی عمدہ تقریر سننے کا موقع ملا جس کے دوران انہیں وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا۔ ہال سے باہر سٹال بھی لگایا گیا جس پر تقریباً دس ہزار روپے کی کتب' سی ڈیز اور آڈیو کیسٹس فروخت ہوئیں۔

مکتبہ

سالِ رواں کی ایک اور نمایاں بات مکتبہ کی منتقلی ہے۔ اس سے پہلے یہ اکیڈمی کی عمارت کے تہہ خانے میں تھا جہاں عوام الناس تک رسائی نہ ہونے کے برابر تھی۔ اب اس کے لیے اکیڈمی کے صحن میں ایک کمرہ تعمیر کیا گیا ہے۔ مکتبہ کی باہر منتقلی سے فروخت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ایک سال میں تقریباً نوے ہزار روپے کی سی ڈیز' اتنی ہی مالیت کی کتب اور تیس ہزار روپے کی آڈیو کیسٹیں فروخت ہوئی ہیں۔ اس میں مزید اضافے کے لیے ہم سب نے قرآن اکیڈمی' یہاں ہونے والے پروگراموں اور یہاں سے دستیاب نشری و اشاعتی مواد کے بارے میں اپنے حلقہ احباب کو خصوصی طور پر اور عوام الناس کو عمومی طور پر آگاہ کرنا ہے۔

نظام خطاب جمعۃ المبارک

جامع مسجد قرآن اکیڈمی میں نماز جمعہ کا اہتمام گزشتہ پندرہ سال سے مستقل طور پر ہو رہا ہے جس میں تین سو کے لگ بھگ افراد شریک ہوتے ہیں۔ خواتین کی بھی معقول تعداد نمازِ جمعہ کے اجتماع میں شریک ہوتی ہے۔ خطابِ جمعہ کی نمایاں خصوصیت عوام الناس کو حالات حاضرہ سے آگاہی اور اس کے ضمن میں قرآن و سنت کی روشنی میں عملی رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ اِمسال یہ ذمہ داری سعید اظہر عاصم صاحب' محمد سلیم اختر صاحب اور راقم الحروف ادا کرتے رہے۔ نمازِ جمعہ کے بعد مسنون تقاریب نکاح کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔ اس سال کے دوران 12 مسنون تقاریب نکاح منعقد ہوئیں۔

شعبہ حفظ و ناظرہ

ادارہ ہذا میں قرآن پاک کے حفظ اور ناظرہ تدریس کا بھی اہتمام ہے۔ شعبۂ حفظ کے

لیے دو سیکشن بنائے گئے تھے تاہم بعض وجوہات کی بنا پر دونوں کو ختم کر کے ایک سیکشن بنا دیا گیا ہے جس میں اس وقت 34 بچے حفظ قرآن کر رہے ہیں۔ اس شعبہ کے معلم قاری محمد شاہد صاحب ہیں۔ دوران سال متعدد بچوں نے قرآن پاک کا حفظ مکمل کیا ہے۔ اللہ انہیں قرآن پاک کو سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق بخشے۔ آمین!

اس کے علاوہ بچوں کے لیے عصر تا مغرب ناظرہ تدریس کا بھی اہتمام ہے۔ قاری محمد فرحان صاحب یہ ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ بچیوں اور خواتین کے لیے بھی قرآن پاک کی ناظرہ تدریس کا اہتمام کیا گیا ہے جس کے لیے ایک مستند قاریہ صاحبہ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ اس وقت 40 کے لگ بھگ بچیاں اور خواتین قرآن پاک کی ناظرہ تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

اقرأ کلاس

ادارہ شانِ اسلام گلبرگ کے زیر نگرانی اقرأ سکول پراجیکٹ کے نام سے پنجاب میں بہت سے سکول قائم کیے گئے ہیں۔ ان اداروں کا بنیادی مقصد ایسے بچوں کو جو کسی وجہ سے اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکے' تین سال کے اندر پرائمری تک تعلیم دلانا ہے۔ یہ ادارے ایک استاد' ایک کلاس کے اصول پر قائم کیے گئے ہیں' یعنی ایک کلاس کو تین سال کے اندر پرائمری تک تعلیم مکمل کروانے کے بعد نئی کلاس شروع کی جاتی ہے۔ اس پراجیکٹ کے تحت ایک کلاس ادارہ ہٰذا میں بھی جاری ہے۔ کلاس کے تمام اخراجات مشتمل بر کتب' سٹیشنری' یونیفارم اور معلم کی تنخواہ ادارہ ہٰذا برداشت کرتا ہے جبکہ نگرانی کا کام ادارہ شان اسلام لاہور کے ذمہ ہے۔ چنانچہ ادارۂ مذکورہ کی طرف سے جاری کردہ کارکردگی رپورٹوں میں سابقہ معلم کی کارکردگی پر عدم اطمینان کے اظہار کی بنا پر ان سے معذرت کی گئی ہے اور اس کلاس کے لیے اب ایک نئے معلم کو تعینات کیا گیا ہے۔ ان کی محنت اور لگن کو دیکھتے ہوئے فائنل امتحان میں اچھے نتائج کی توقع ہے۔ اس وقت اس کلاس میں تیرہ بچے پانچویں جماعت کا کورس پڑھ رہے ہیں۔

حلقہ ہائے دروسِ قرآنی

قرآن پاک کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے قرآن اکیڈمی کے علاوہ شہر میں بھی مختلف مقامات پر دروسِ قرآن کا سلسلہ دوران سال جاری رہا۔ ان میں خان ولیج' جامع مسجد ابوہریرہ' جامع مسجد عثمان' قرطبہ مسجد' دفتر تحریک محنت' امیر آباد' چوک شہیداں' شاہ رکن

عالم، رشید آباد اور محلہ ٹبی شیر خان نمایاں ہیں۔

یہ ذمہ داری پروفیسر محمود الٰہی چوہدری صاحب، محمد سلیم اختر صاحب، انجینئر محمد عطاء اللہ صاحب اور راقم الحروف ادا کرتے رہے۔

اختتامیہ

دورانِ سال ہم سے جو حقیر سی خدمات ہو سکی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق کے بغیر ممکن نہ تھیں۔ اس دوران ہم سے جو کوتاہیاں ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے درگزر فرمائے۔ جن جن حضرات کی دلچسپی اور سرپرستی سے یہ کارِ خیر جاری ہے اللہ تعالیٰ اُن کی محنت اور انفاقِ مال کو قبول فرمائے اور روزِ آخرت اجرِ عظیم سے نوازے اور اس میں مزید توفیق ارزانی فرمائے۔ انفاق مال کے علاوہ ہمیں احباب کے مشوروں اور دعاؤں کی شدید ضرورت ہے۔

❁❁❁

انجمن خدام القرآن سرگودھا

1) دورۂ ترجمہ قرآن

سرگودھا میں رمضان المبارک کے دوران انجمن کے پلیٹ فارم سے یہ ایک اہم پروگرام ہوتا ہے۔ یہ پروگرام انجمن کے مرکز مسجد جامع القران میں منعقد ہوتا ہے۔ شائقین قرآن بڑے ذوق وشوق سے اس میں حصہ لیتے ہیں۔ اس سال بھی دورۂ ترجمہ قرآن کی ذمہ داری ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے باوجود ناسازیٔ صحت کے انتہائی احسن طریقے سے نبھائی۔ سامعین کی حاضری 30 سے 40 تک رہی۔

2) باقاعدہ دروس قرآن کے حلقے

انجمن کے تحت تقریباً سات مقامات پر دروسِ قرآن کے پروگرام جاری ہیں۔ یہ پروگرام ہفتہ وار، ماہانہ اور روزانہ کی ترتیب سے ہوتے ہیں۔

3) فہم دین کورس

اس سال ایک دس روزہ فہم دین کورس منعقد ہوا جس میں درج ذیل موضوعات تھے:

قرآن کے نقطۂ نظر سے ہماری ذمہ داریاں' آدابِ زندگی۔ یہ پروگرام مرکز میں صبح چھ سے ساڑھے آٹھ بجے تک ہوتا تھا۔ پروگرام کے شرکاء کو ان دس دنوں میں تجوید بھی پڑھائی گئی۔ اس پروگرام میں انجمن کے ممبران کے علاوہ مقامی یونیورسٹی کے پروفیسر فضل حق اور عارف صاحب نے بھی اپنی خدمات پیش کیں۔ اس پروگرام میں حاضری 15 سے 20 تک رہی۔ شرکاء نے اس پروگرام کو بہت سراہا اور آئندہ بھی اس طرح کے پروگرام منعقد کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

4) انجمن کی قائم کردہ لائبریری

اس سال اس سے تقریباً 150 لوگوں نے استفادہ کیا۔ لائبریری روزانہ عصر سے عشاء تک کھلی ہوتی ہے۔ لائبریری میں تفاسیر' کتب احادیث اور دیگر موضوعات پر تقریباً 300 کے قریب کتب موجود ہیں۔ آڈیو کیسٹس کی تعداد 580 اور ویڈیو کیسٹس کی تعداد 142 ہے اور مکتبہ میں کتب کی تعداد 1120 ہے۔

5) فری لٹریچر کی تقسیم

انجمن کی طرف سے مختلف مواقع پر فری لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

مختلف مقامات پر انجمن کی طرف سے مکتبہ لگایا گیا اور مکتبہ سے تقریباً 145 کتابیں فروخت ہوئیں۔

انجمن خدام القرآن سرگودھا اپنے محدود وسائل کے باوجود اس کام کو آگے بڑھانے کے لیے کوشاں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس مساعی کو قبول فرمائے۔

❁❁❁

انجمن خدام القرآن اسلام آباد/راولپنڈی

صدرِ مؤسس کے ماہانہ دروسِ قرآن

انجمن خدام القرآن اسلام آباد/راولپنڈی کی نئی انتظامیہ جنوری 2005ء میں وجود میں آئی' جس کے صدر ڈاکٹر جاوید اقبال ہیں۔ نئی انتظامیہ نے ڈاکٹر اسرار احمد' صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن کے ماہانہ دروس کا آغاز کیا جو کہ دو ماہ قبل تک مسلسل جناب شیخ

ظفر الامین کے مکان پر ہوتے رہے۔ ان دروس میں اسلام آباد اور راولپنڈی سے اہم احباب اور شہر کی elite کو دعوت دی جاتی رہی اور یہ پروگرام بڑے بھرپور انداز میں جاری رہے۔

تفہیم دین کورس

انجمن نے 6 جون تا 16 جولائی 2005ء تفہیم دین کورس کا انعقاد کیا۔ یہ پروگرام تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شمالی کے دفتر واقع 1/8 اسلام آباد میں منعقد کیا گیا۔ کورس میں شرکت کرنے والے احباب کی تعداد 60 کے لگ بھگ تھی جو کہ بعد میں کم ہو کر 30 تا 35 رہ گئی۔ کورس کے اساتذہ نے انتہائی محنت اور شوق سے ذمہ داری نبھائی۔ خصوصاً عربی گرامر کورس جناب حافظ حسین عاکف نے خصوصی طور پر لاہور سے تشریف لا کر مکمل کروایا۔ محترم محمد ندیم صاحب نے تجوید اور اہم دینی مسائل پر شرکاءِ کورس کو مستفید فرمایا جسے تمام شرکاء نے بہت پسند فرمایا۔ دیگر اساتذہ نے منتخب نصاب کے حوالے سے بڑی محنت کے ساتھ لیکچر تیار کیے جو کہ دعوتی نقطۂ نظر سے مفید ثابت ہوئے۔ پروگرام کے اختتامی اجلاس میں حافظ عاکف سعید صاحب کو خصوصی دعوت پر بلایا گیا۔ تقریباً پندرہ افراد نے بیعت کر کے اقامت دین کی جدوجہد کرنے والے قافلے میں شمولیت اختیار کی۔

حکمت قرآن کا اجراء

انجمن نے اپنے ممبران کے نام حکمت قرآن کا ماہانہ شمارہ اعزازی طور پر لگوایا ہے جس کی ادائیگی انجمن برداشت کرتی ہے۔

دفتر انجمن خدام القرآن

فی الحال انجمن کا اپنا دفتر حلقہ تنظیم اسلامی پنجاب شمالی کے دفتر ہی میں رکھا گیا ہے' جو کہ ناظم حلقہ کے خصوصی تعاون کی وجہ سے ممکن ہو سکا ہے۔

دورۂ ترجمہ قرآن

انجمن کے زیر اہتمام اس دفعہ ماہِ رمضان المبارک کے دوران دو مساجد میں دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں۔ اسلام آباد میں F/10 مرکز کی جامع مسجد اور راولپنڈی کینٹ کی الہدیٰ مسجد میں۔

۞۞۞

مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب —— حصہ ششم

اُمتِ مسلمہ سے خطاب کے ضمن میں
قرآن حکیم کی جامع ترین سورت

یعنی

اُمُّ المُسَبِّحات

سورۃ الحدید

کی مختصر تشریح
از
ڈاکٹر اسرار احمد

❁ دیدہ زیب پرنٹنگ ❁ خوبصورت ٹائٹل ❁ صفحات:368
❁ اشاعت عام:100 روپے ❁ اشاعت خاص:200 روپے

مکتبہ خُدّام القرآن لاہور

36۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور' فون 03-5869501